No. 5588

اللّٰہ نور السمٰوٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

مصباح

ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

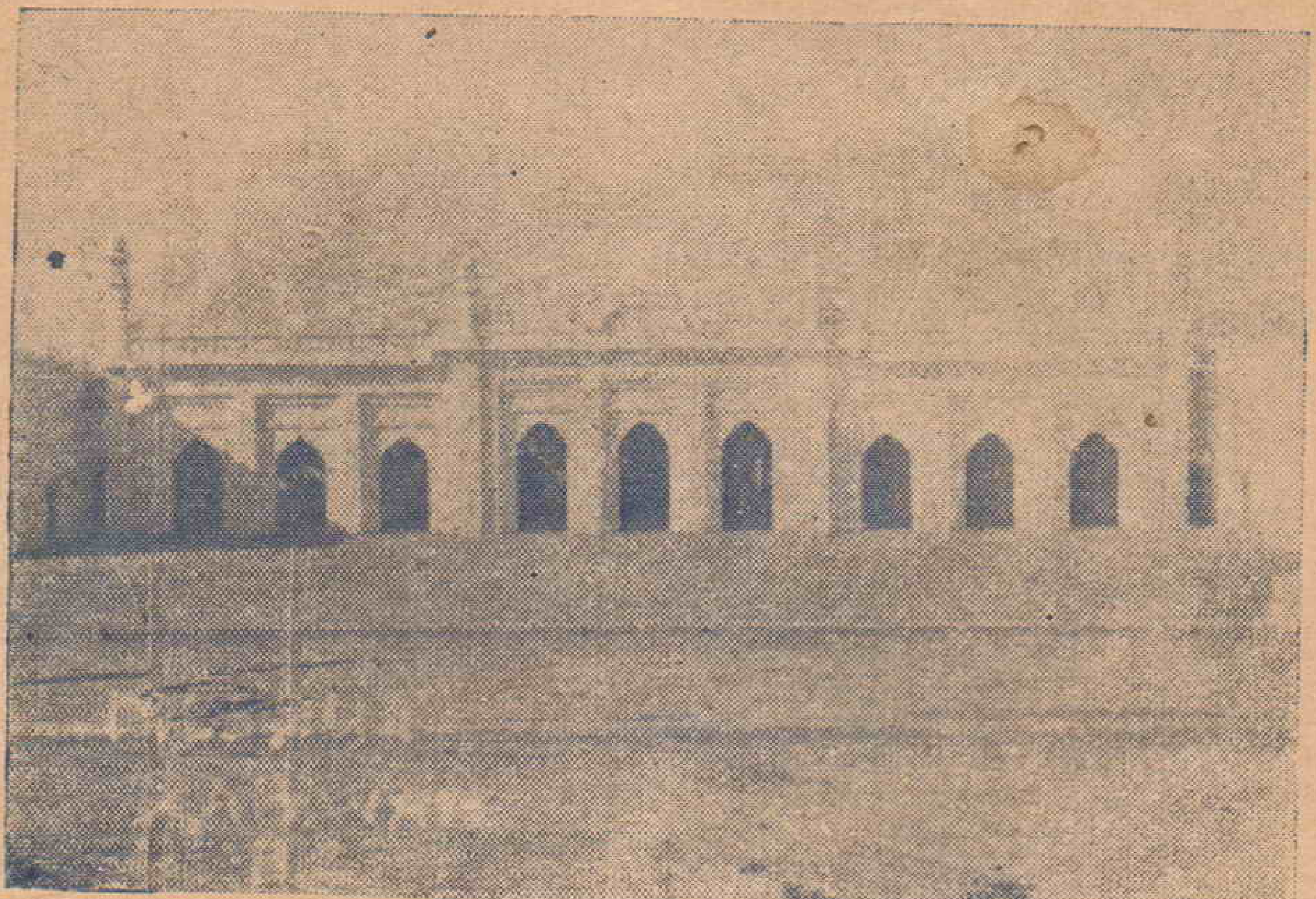

ربوہ کی پختہ عمارتوں میں سب سے پہلے اللہ کے اس گھر کی بنیاد رکھی گئی - چنیوٹ کی طرف سے بذریعہ بس ربوہ آنے والے احباب کے لئے یہ مسجد دور ہی سے عجیب دلکش نظارہ پیش کرتی ہے -

قیمت فی پرچہ

سالانہ چندہ

٦ روپے

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْہَا مِصْبَاحٌ

ماہنامہ

مصباح

جلد ۲۴ ۲۳ — نمبر ۸-۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی مستورات کا علمی، مذہبی و ادبی رسالہ

زیر انتظام

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

بابت ماہ

نبوت/فتح ۱۳۳۱ ہش — نومبر/دسمبر ۱۹۵۲ء

مدیرہ: امۃ اللہ خورشید

معاون مدیرہ کشیدہ کاری - ایم صادقہ میر

سالانہ چندہ! چھ روپے — قیمت پرچہ ھذا ایک روپیہ ۱/-

مندرجات

شذرات، مدیرہ ۲
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آنحضور صلعم سے محبت، حمیدہ سائرہ صاحبہ ۴
تمہاری شادی شدہ زندگی کا معیار کیا ہے؟ بیگم مرزا مبارک احمد صاحب ۶
درس قرآن مجید۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ۹
قرآن مجید کی پیشگوئیاں، مولانا جلال الدین صاحب شمس ۱۲
نظم، جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ۱۹
نظم، مکرم مولوی مصلح الدین احمد صاحب راجیکی ۲۰
نظم، محترمہ نصیرہ نزہت صاحبہ ۲۱
نظم، سیدہ طلعت جعفری و اکمل صاحب ۲۲
نظم، مکرم سجاد احمد صاحب ۲۳
نکات دانش، عزیز احمد صاحب راجیکی ۲۴
اسلامی قانون وراثت میں عورت کا حصہ، جناب مولوی محمد احمد صاحب ثاقب ۲۵
مکمل عورت، نصرت قیوم بٹالوی ۳۳
بوجھ، امۃ المنیر شاہدہ ربوہ ۳۵
تصحیح، جناب مولوی احمد علی صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ۴۱
معصومیت و بزم اطفال، آپا اچھی ۴۳
سیدۃ النساء حضرت ام المومنینؓ کی ربوہ میں رہائش گاہ، جناب مرزا برکت علی صاحب قادیانی ۴۷
کامیاب ازدواجی زندگی، منظور النساء سیکنڈ ایر جامعہ نصرت ربوہ ۵۱
دنیا کا کنارہ، نصیرہ نزہت صاحبہ ماریشس ۵۴
بہن آر۔ او صاحبہ کے جواب میں، حسن آرا بٹ ۵۷
جامعہ نصرت ربوہ کی سالانہ رپورٹ، ڈائریکٹرس جامعہ نصرت ۵۸
رپورٹ سالانہ لجنہ اماء اللہ بورنیو، امۃ العزیز صاحبہ ۶۳
ایک خط، ۶۵
آپ کی آنکھیں، عبد العزیز صاحب دواخانہ خدمت خلق ربوہ ۶۶
مدیرہ کی ڈاک، ۶۸
کشیدہ کاری، معاون مدیرہ کشیدہ کاری ۷۰
وصایا، ۷۳

(شیخ خورشید احمد شاد پرنٹر و پبلشر نے پنجاب الیکٹرک پریس لائلپور میں چھپوا کر دفتر رسالہ مصباح ربوہ ضلع جھنگ سے شائع کیا)

شذرات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱) ہمارا جلسہ سالانہ

"مصباح" کا یہ سالانہ نمبر بہنوں کے ہاتھوں میں جلسہ سالانہ سے ہفتہ عشرہ پہلے پہنچ رہا ہے۔ جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ دُنیا کے عام جلسوں سے نرالا جلسہ ہے۔ یہ صرف ایک جلسہ نہیں بلکہ جماعت احمدیہ کی رُوحانی ترقی اور افراد جماعت کے باہمی تعارف کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقرر کردہ مقدس اجتماع ہے۔ حضور علیہ السلام نے خود تحریر فرمایا ہے کہ:۔

"اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لاویں، جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں اور اللہ اور اسکے رسول کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر یک قدم پر ثواب دیتا ہے اور اسکی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں ہوتی۔ اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلاء کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ پر بہ نیت خالص آنیوالے احباب کے حق میں بالفاظ ذیل دُعا فرمائی ہے:۔

"ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کیلئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دور فرماوے اور اُن کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور اُن کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روزِ آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل اور رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا! اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا! یہ تمام دُعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔"

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

امید ہے کہ اس بابرکت اجتماع میں شمولیت کے لئے بہنوں نے تیاری کر لی ہوگی اور ابھی بھی موقع ہے کہ بہنیں کسل اور غفلت کو ترک کر کے سالانہ جلسہ میں شمولیت کا عزم کر لیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان دُعاؤں سے حصہ لیں اور جلسہ کی روحانی برکات سے مستفید اور متمتع ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب بہنوں کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(۲) موجودہ مخالفت میں احمدی خواتین کا فرض

یوں تو ہر مامور وقت کی ہمیشہ سے مخالفت ہوتی آئی ہے اسلئے ضروری تھا کہ سلسلہ احمدیہ کی بھی مخالفت کی جاتی۔ مگر موجودہ مخالفانہ شورش کے متعلق تو پہلے سے معین پیشگوئیاں موجود ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں اسکا صریح ذکر موجود ہے اسلئے اہل ایمان کیلئے مخالفین کی موجودہ ہنگامہ آرائی ازدیاد ایمان کا ہی موجب ہو رہی ہے لیکن مخالفت کی شدت کو دیکھ کر بعض جگہ کمزور انسانوں نے بظاہر احمدیت سے انحراف کا اعلان کر دیا ہے۔ ایسے لوگ انگلیوں پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گنے جا سکتے ہیں اور انہیں اپنی اس لغزش پر ندامت ہے۔ بے شک ایسے لوگوں کا معاملہ اللہ تعالیٰ سے ہے لیکن جماعت کے تمام افراد کا فرض ہے کہ وہ اس خامی کا حقیقی تدارک کریں۔ یہ درست ہے کہ مخالفت بہت سخت ہے اور بعض جگہ ناقابل برداشت حد تک پہنچ چکی ہے اور ابھی نہیں کہا جا سکتا کہ ناخدا ترس ملاں نے اس ایذا رسانی کو کہاں پہنچا دینگے تاہم یہ بات شک و شبہ سے بالا ہے کہ احمدیت ایک صداقت ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہی اس سلسلہ کو قائم کیا ہے اس لئے اس راہ میں قربانی کرنے والے اللہ تعالیٰ کا قرب پائیں گے اور لوگوں سے ڈر کر اس سے انحراف اختیار کرنے والے خسارہ میں رہیں گے۔ ایسے کمزور لوگوں کو ایسی لغزش سے بچانے کا صحیح ذریعہ یہی ہے کہ ان کے ایمان کو پختہ کیا جائے اور ان کی بصیرت میں اضافہ ہو۔

احمدی خواتین کو چاہیئے کہ وہ ابھی سے اپنے بچوں کی ایسی تربیت کریں کہ وہ بڑے ہو کر بزدلی اور کمزوری دکھانے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہر قسم کی قربانی خندہ پیشانی سے کریں۔ ماں اس بارے میں اپنے بچے کو بہت کچھ سکھا سکتی ہے۔ بہنیں بچوں کو ڈراؤنی کہانیوں کی بجائے پہلے بزرگوں کے جرأت آموز اور قربانی پر آمادہ کرنیوالے واقعات سنایا کریں تا وہ پیش آنے والے حالات میں مقدس بزرگوں کے نقش قدم پر چلیں۔ اور کوئی تکلیف ان کے قدم کو جادۂ استقامت سے متزلزل نہ کر سکے۔

خریدارانِ مصباح سے

بعض خریداران کا چندہ ختم ہو چکا ہے انہیں وی پی نہیں کیا جا رہا۔ مہربانی فرما کر ایسے خریداران جلسہ سالانہ کے موقع پر دفتر مصباح میں اپنا چندہ خود تشریف لا کر ادا کر دیں۔

(ادارہ)

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں

تقاریب مسرت

(۱) ۲۶ اکتوبر ۱۹۵۵ء کو صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ابن سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی شادی سیدہ امۃ القدوس صاحبہ بنت حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔

(۲) صاحبزادی امۃ اللطیف صاحبہ بنت حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی شادی ۱۳ نومبر سید محمد احمد صاحب ابن حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔

(۳) مورخہ ۱۷ اکتوبر کو صاحبزادی امۃ النصیر صاحبہ بیگم پیر معین الدین صاحب کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی۔ نومولودہ حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی نواسی اور پیر اکبر علی صاحب مرحوم کی پوتی ہیں۔

(۴) ماہ اکتوبر میں صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب ابن حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ نے دوسری بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ میر عبد السلام صاحب کی نواسی ہیں۔

ادارہ مصباح سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب، بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم، پیر معین الدین صاحب نیز جملہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خاندان پیر اکبر علی صاحب، خاندان میر عبد السلام صاحب کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تقریبات کو طرفین کے لئے بابرکت بناوے۔ آمین!

تبصرہ:- "اسلام کا ایک عظیم الشان نشان"

محترم سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب جماعت احمدیہ میں ایک ممتاز ہستی ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو تبلیغ احمدیت کا خاص شوق عطا فرمایا ہے۔ آپ نے ایک رسالہ "اسلام کا ایک عظیم الشان نشان" شائع کیا ہے جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے ہی تمام عقائد احمدیت کی وضاحت کی گئی ہے اور سلسلہ پر کئے گئے اہم اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔ ہمارے خیال میں یہ رسالہ تبلیغی لحاظ سے بہت موزوں ہے۔

ملنے کا پتہ: عبد اللہ الہ دین بلڈنگ سکندر آباد دکن

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت!

(۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(محترمہ حمیدہ صابرہ صاحبہ و محترم ڈاکٹر فیض علی صاحب صابر۔ ربوہ)

محبت کا نام جو عربی زبان میں دوستی، شفقت اور بھرنے کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اس کا استقاق حَبّ کے لفظ سے بھی کیا گیا ہے۔ جیسا کہ عربی زبان میں محاورہ ہے حَبّ الزرع۔ اس محاورہ میں جہاں مذکورۃ الصدر معنی پر روشنی ڈالی گئی ہے وہاں اس طرف بھی ایک لطیف کنایہ مدنظر ہے کہ محبت درحقیقت وہی ہے جو دانہ کی طرح انسان کے دل کی زمین میں بوئی جائے۔ اور محبوب کے لئے فنا، بقا اور لقاء کے تینوں مرحلوں کو طے کرے۔ اور جس طرح دانہ و تخم کو نشو و نما کے لئے بالیدگی، آبیاری اور سورج کی تمازت کی ضرورت پڑتی ہے اسی طرح اس جذبۂ محبت کے بڑھنے اور پھلنے پھولنے کے لئے انسان کے دل میں درد اور تڑپ کا ہونا بھی ضروری ہے۔

اس مختصر تشریح کے بعد اب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کے حقیقی جذبہ کو بیان کرتی ہوں کیونکہ اسلامیات اور الٰہیات کے سلسلہ میں اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ کے ارشادِ گرامی کے مطابق کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو۔ میری پیروی کرنے سے ہی خدا تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔ اور پھر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے مطابق کہ لا یؤمن احدکم حتّٰی اکون احبّ الیہ من والدہٖ وولدہٖ والناس اجمعین کہ تم لوگوں میں سے کوئی بھی مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اُسے اس کے باپ، ماں، اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ پیارا نہ ہوں۔ سو کوئی شخص اُس وقت تک حقیقی مومن نہیں بن سکتا جب تک اسکے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بے نظیر حُسن اور آپ کا بے مثال احسان دُنیا کی تمام مرغوبات سے زیادہ محبوب نہ ہو۔ اور چونکہ اسی جذبۂ محبت کا کمال محبوب کی ذات و صفات میں فنا ہو جانے سے پیدا ہوتا ہے اسلئے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اُس کامل محبت کو حضور اقدسؑ کے قول، فعل اور عمل سے ثابت کروں گی تا اندازہ لگایا جا سکے کہ آپؑ کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کس قدر سچی اور بے پایاں محبت تھی۔

حبیب خدا سردارِ انبیاء خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی بلند و بالا شان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کی صفات اور آپ کے خصائل عربی، فارسی اور اُردو نظم اور نثر میں اس قدر بیان فرماتے ہیں کہ اس کی مثال اسلامی تاریخ میں نہیں مل سکتی۔ آپ نے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی کے ہر پہلو کو روشن کیا اور اسلام کے دشمنوں کے دانت کھٹے کئے۔ اور یہ مقام ہر ایک کو نہیں مل سکتا سوائے ایک فنا فی الرسول کے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ دشمنانِ اسلام تو ایک طرف رہے حامیانِ اسلام بھی اپنی دیانت اور امانت کو بالائے طاق رکھ کر محض بغض و کینہ کی بنا پر یہ دُور از صداقت الزام ایک ایسے وجود کو دیتے ہیں کہ آپ نے نعوذ باللہ حضرت رسول کریم خاتم الانبیاء کی ہتک کی ہے جنہوں نے قریباً ۸۰ کتابیں لکھی ہیں اور آپ کی کوئی چھوٹی سے چھوٹی کتاب بھی ایسی نہیں جو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح سے خالی ہو۔

مَیں اس وقت حضور علیہ السلام کی کتب اور مقالات کی ہزار ہا عبارتوں میں سے کچھ بطور نمونہ مشتے از خروارے آپ کی خدمت میں پیش کرتی ہوں تا آپ اندازہ لگا سکیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کس قدر محبت اور عقیدت تھی اور کس طرح آپ کا عشق اُن کا جزوِ ایمان تھا۔

آپؑ اپنی کتاب "سراج منیر صٓ۲" میں فرماتے ہیں:۔

"ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجے کا جوانمرد نبی اور خدا کا اعلیٰ درجے کا پیارا نبی اور زندہ نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی وہی نبیوں کا سردار رسولوں کا فخر جس کا نام محمد مصطفےٰ اور احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے جسکے زیر سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزار برس تک نہیں مل سکتی تھی۔"

پھر آپؑ "اتمام الحجۃ" میں فرماتے ہیں:۔

"وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور کامل انسان تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا اور جس سے روحانی بعثت اور حشر کی وجہ سے دُنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور عالم کا عالم مرا ہوا اُس کے آنے سے زندہ ہوگیا۔ وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے پیارے خدا اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداءِ دُنیا سے تُو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔ اور اگر یہ عظیم الشان نبیؐ دُنیا میں نہ آتا تو پھر جس قدر چھوٹے چھوٹے نبی دُنیا میں آئے جیسا کہ یونسؑ اور ایوبؑ اور مسیحؑ ابن مریم اور ملاکیؑ اور یحیٰؑ اور زکریاؑ وغیرہ ان کی سچائی پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں تھی۔ اگرچہ سب مقرب اور وجیہ اور خدا تعالیٰ کے پیارے تھے یہ اسی نبی کا احسان ہو کہ یہ لوگ بھی دُنیا میں سچے سمجھے گئے۔

اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علیہ واٰلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔"

(باقی آئندہ)

شکریہ و معذرت

مصباح جلسہ سالانہ نمبر کے لئے احمدی بھائیوں اور بہنوں نے جس شوق سے مضامین بھجوائے ہیں اس کے لئے ادارہ ان تمام کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ لیکن بہت سے مضامین کچھ تو عدم گنجائش کی وجہ سے اور بہت کچھ تاخیر سے موصول ہونے کی وجہ سے اس پرچہ میں شائع نہیں کئے جا سکے۔ ہم ان تمام مضمون نگار خواتین سے معذرت خواہ ہیں۔ یہ مضامین جنوری سنہ ۵۳ء میں شائع ہو رہے ہیں۔ انشاء اللہ۔

(ادارہ)

تمہاری شادی شدہ زندگی کا معیار کیا ہے؟

(محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ میاں مبارک احمد صاحب)

مغرب میں شادی شدہ زندگی کا معیار کیا ہے؟

اسکے متعلق ایک انگریزی رسالے میں سے ترجمہ کر کے بھیج رہی ہوں۔ اسمیں گو بعض باتیں ہمارے تہذیب و تمدن کے خلاف ہیں مگر انکے علاوہ اور بہت سی باتیں بھی ہیں جو کہ مجھے امید ہے پڑھنے والوں کے لئے بہت فائدہ مند ثابت ہوں گی — نمبر دیکھنے کیلئے ہر کالم کے نمبروں کو جمع کرو پھر خوبیوں میں سے کمزوریوں والے نمبر نکالدو جو خوبیوں کی طرف بچے اس کا موازنہ ایسے کیا جائے:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۶ — ۰ ناکام
۱۲ — ۷ بہت خراب
۲۰ — ۱۳ خراب
۳۲ — ۲۱ درمیانہ
۳۹ — ۳۳ بہت اچھا
۴۰ سے اوپر بہت ہی اعلیٰ

بیوی کے پرکھنے کا پیمانہ!

خوبیاں			کمزوریاں	
۱- اچھی میزبان ہو اچانک آنیوالے مہمانوں کیلئے بھی	۲	۱	باقاعدگی سے شوہر کے کپڑوں کے بٹن وغیرہ نہیں لگاتی اور رفو نہیں کرتی	۲
۲- صبح چائے پر صاف ستھری ہو کر آتے	۱	۲	گھر میں پھٹے ہوئے اور بوسیدہ کپڑے پہنتی ہے	۲
۳- ستھرا گھر رکھنے والی ہو	۱	۳	اگر کہیں مدعو ہو تو ہمیشہ دیر سے پہنچتی ہے	۱
۴- کبھی رات کو شوہر سے ناراض ہو کر نہیں سوتی۔	۲	۴	بالوں میں گھنگر ڈالنے والے کلپ لگا کر سوتی ہے	۲
۵- اہم معاملات میں ضرور اپنے شوہر کا مشورہ لیتی ہے۔	۲	۵	کار چلاتے ہوئے پچھلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے مشورے دیتی ہے	۱
۶- بامذاق طبیعت ہے	۱	۶	غیر مردوں سے چہلیں کرتی ہے	۱
۷- بچوں کو نمازوں کیلئے بھیجتی ہے اور خود بھی باقاعدہ ہے۔	۲	۷	بستر پر آنے میں اتنی دیر کر دیتی ہے کہ شوہر قریباً سو چکا ہوتا ہے	۲
۸- اگر شوہر رات کو دیر تک جاگنا چاہے تو اسکو جاگنے دیتی ہے	۲	۸	شکی اور حسد والی طبیعت ہے	۱
۹- خرچ کم کرنے کی ترغیب دیتی ہے اور خود بھی کفایت شعار ہے۔	۱	۹	اپنے شادی سے پہلے کے دوست لڑکوں کے متعلق اکثر باتیں کرتی ہے	۲
۱۰- Child Study یا Parent Teacher club		۱۰	اپنے گھریلو معاملات کا ہر ایک سے ذکر کرتی ہے	۲
group کی ممبر ہے۔	۲	۱۱	ادھر ادھر کی باتیں کر کے تاش کی کھیل کو خراب کر دیتی ہے	۲
۱۱- صحت کے اصولوں کے مطابق کھانا دیتی ہے اور خود بھی اچھا پکا سکتی ہے	۲	۱۲	Tooth Paste کو اوپر سے دبا کر نکالتی ہے	۱
۱۲- شام کو جب شوہر گھر آتا ہے تو مسکرا کر ملتی ہے۔	۲	۱۳	خاوند کی ذاتی ڈاک کو کھول کر پڑھ لیتی ہے	۱
۱۳- صبح کے وقت خوش مزاج ہوتی ہے۔	۲	۱۴	اکثر اپنا جیب خرچ یا گھر کے بجٹ سے زیادہ خرچ کر دیتی ہے	۲
۱۴- دلیر ہے اور اپنے خیالات پر دلیل کے ساتھ قائم ہے۔	۲	۱۵	سینما یا کھیل میں باتیں کرتی ہے	۲
۱۵- شوہر کی کھلم کھلا تعریف کرتی ہے۔	۱	۱۶	نوکروں یا دکانداروں سے بری طرح پیش آتی ہے	۲
۱۶- شوہر کے ماں باپ سے خط و کتابت رکھتی ہے۔	۲	۱۷	لوگوں کے سامنے خاوند کی گفتگو یا اس کے عمل کی اصلاح	
۱۷- بچوں کو پسند کرتی ہے اور مصیبت زدوں سے ہمدردی کرتی ہے	۲		کرنے کی کوشش کرتی ہے	۲
۱۸- شوہر کے کپڑے صاف ستھرے اور استری کر کے رکھتی ہے	۲	۱۸	کھانا لگا کر خود اس وقت آکر بیٹھتی ہے کہ دوسرے آدھا کھا چکتے ہیں	۲
۱۹- صحت مند ہے اور ہر وقت بیماری کا ذکر نہیں کرتی		۱۹	بچوں کی سزا کو ان کے باپ کے آنے پر ڈال دیتی ہے	۲
۲۰- [illegible]			[illegible]	

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوبیاں			کمزوریاں	
۲۲-بچوں کے جھگڑے وہ کم اچھی طرح اور انصاف سے طے کرتی ہے	۲	۲۲	اپنی ماں کے بہت جاتی ہے	۲
۲۳-کسی زنانہ Organisation کی سرگرم ممبر ہے	۲	۲۳	صبح ناشتہ تیار کرنیکو سویرے اٹھنا نہیں چاہتی	۲
۲۴-تنہائی میں بھی خاوند سے تہذیب اور اخلاق سے پیش آتی ہے	۲	۲۴	شام کو کہیں باہر جانیکا فیصلہ بغیر خاوند کے مشورے کے کر دیتی ہے	۲
۲۵-جوان لڑکیاں جنکی ابھی شادی ہوئی ہو انکے سامنے شادی کی تعریفی رنگ میں بات کرتی ہے۔	۲	۲۵	فون پر بہت دیر تک باتیں کرتی ہے۔	۱

خاوند کے پرکھنے کا پیمانہ!

۱-بیوی کی سہیلیوں سے اخلاق سے پیش آئے	۲	۱	جب بیوی کیساتھ باہر جاتا ہو تو غیر عورتوں کیساتھ چہلیں کرتا ہے	۲
۲-سالگرہ کی تاریخوں کو یاد رکھے	۱	۲	بیوی کو اطلاع دیئے بغیر مہمان گھر لے آتا ہے۔	
۳-برتنوں کی صفائی اور گھر کی صفائی اور بچوں کی دیکھ بھال میں بیوی کی مدد کرتا ہے	۲	۳	اگر کھانے پر دیر سے آنا ہو تو فون نہیں کرتا	۱
۴-بیوی کیساتھ تہذیب اور اخلاق سے پیش آئے اسوقت بھی جبکہ وہ دونو اکیلے ہوں	۲	۴	اپنی بیوی کا اپنی ماں اور دوسری عورتوں سے مقابلہ کرتا ہے	۲
۵-تجارتی اور تمدنی معاملات میں بیوی سے رائے لیتا ہو	۲	۵	کھلم کھلا اپنے کنوارے پن کے دنوں کی تعریف کرتا ہے	
۶-بہت مزیدار باتیں کرنے والا ہے	۱		اور شادی ہونے پر افسوس کا اظہار کرتا ہے	۲
۷-گھر کے کاموں میں مدد دیتا ہے	۲	۶	بیوی پر لوگوں کے سامنے نکتہ چینی کرتا ہے	
۸-بیوی کو خرید فروخت کیلئے بازار لیجانیکو بخوشی تیار ہو جاتا ہے	۱	۷	غسلخانہ میں بے پرواہی سے تولیہ یا انگوٹھی وغیرہ ٹب اور دیگر چیزوں کو چھوڑ آتا ہے	۲
۹-بچوں یا لوگوں کے سامنے بیوی سے جھگڑا نہیں کرتا	۲	۸	اتوار کے دن شیو کرنا یا کپڑے بدلنا پسند نہیں کرتا	۲
۱۰-مہمانوں کے آنے پر خوشی کا اظہار کرتا ہے	۲	۹	اپنے کپڑوں کو دروازے کے مٹھوں کے ساتھ ٹانک دیتا ہو اور کپڑوں کے دراز کھلے چھوڑ دیتا ہے	۲
۱۱-جس دن بیوی کو ضرورت ہو کار اس کیلئے گھر چھوڑ جاتا ہے	۲	۱۰	غلیظ اور گنوار زبان استعمال کرتا ہے	۱
۱۲-صبح کے وقت خوش مزاج ہوتا ہے	۱	۱۱	کچھ بگڑ جائے تو بیوی کو ہی الزام دیتا ہے	۲
۱۳-سلجھی ہوئی طبیعت کا ہے	۱	۱۲	تنگ اور حسد والی طبیعت ہے	۱
۱۴-جب گھر سے کہیں باہر گیا ہوا ہو تو محبت آمیز خطوط اکثر گھر لکھا ہو	۲	۱۳	جھوٹ بولتا ہے اور قابل اعتماد نہیں	۲
۱۵-بچوں کیساتھ کھیلتا ہو اور پڑھائی میں بھی ان کی مدد کرتا ہے	۲	۱۴	سخت ضدی ہو اور کم ہی مانتا ہے کہ اسکی غلطی ہے	۲
۱۶-باقاعدہ عبادت کرتا ہو اور بچوں سے بھی کرواتا ہے	۲	۱۵	پہلے چیز کو تلاش کئے بغیر کہاں ہو کہاں ہو کہنا شروع کر دیتا ہے	۲
۱۷-والدین کی تعلیم کی جو میٹنگ ہوتی ہو اس میں اور تعلیمی لیکچروں میں شامل ہوتا ہے	۲	۱۶	بچوں کو پسند نہیں کرتا اور انکو بہت سختی سے جھڑکتا ہے	۲
۱۸-بہت ترقی پسند ہے اور ترقی کی خاطر بہت مطالعہ کرتا ہے	۲	۱۷	اگر کھانا ذرا بھی ادھر ادھر ہو جائے تو ناراض ہونے لگ جاتا ہے	۲
۱۹-کبھی کبھی بیوی کے لئے مٹھائی پھول یا تحائف لیکر آتا ہے	۲	۱۸	مبالغہ اور فضول گوئی کی عادت ہے	۱
۲۰-بیوی کے ساتھ لوگوں کے سامنے بھی قدر اور محبت سے پیش آتا ہے	۲	۱۹	بیوی کے رشتہ داروں کی اتنی مدد نہیں کرتا جتنی اپنوں کی	۲
۲۱-نرم مزاج ہے مگر اپنی بات منوانے والا ہے اور گھر کا		۲۰	جوا کھیلتا ہے	۱
سب سے بڑا رکن ہے۔		۲۱	اپنی ماں کی بہت مانتا ہے	۲
۲۲-مرد اس کو بہت پسند کرتے ہیں اور دلیر ہے	۲	۲۲	بیوی کی ڈاک کھول لیتا ہے	۲
۲۳-اپنی بیوی کا وفادار ہے۔	۱	۲۳	بیوی کو کبھی باہر ساتھ لیجانا پسند نہیں کرتا	۲
۲۴-بیوی کو محنت سے بچانے کی تجویزیں سمجھانے میں مدد دیتا ہے	۲	۲۴	[illegible]	۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت کے سچے مخلصین سے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپیل

ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) کی اشاعت میں تعاون کیلئے احباب جماعت سے بار بار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے اپیل کی جا رہی ہے مگر ابھی تک خریداران کی تعداد ناتسلی بخش ہے۔ اگر احباب رسالہ کی امداد و خریداری کی طرف توجہ فرمائیں تو حضور علیہ السلام کی خواہش کو پورا کیا جا سکتا ہے اس اعلان کے ذریعہ حضور علیہ السلام کے ارشادات احباب کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔ ان ارشادات کی روشنی میں اگر احباب پوری سعی فرمائیں تو کامیابی یقینی ہو سکتی ہے۔ حضور علیہ السلام ضمیمہ ریویو آف ریلیجنز ۱۹۰۳ء میں ارشاد فرماتے ہیں:-

"اگر اس رسالہ کی اعانت کیلئے اس جماعت میں سے دس ہزار خریدار اُردو یا انگریزی کا پیدا ہو جائے تو یہ رسالہ خاطر خواہ چل نکلیگا اور میری دانست میں اگر بیعت کرنیوالے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہ کر اس بارہ میں کوشش کریں تو اسقدر تعداد کچھ بہت نہیں۔ بلکہ جماعتِ موجودہ کے لحاظ سے یہ تعداد بہت کم ہے۔"

"اگر خدانخواستہ یہ رسالہ کم توجہی اس جماعت سے بند ہو گیا تو یہ واقعہ سلسلہ کیلئے ایک ماتم ہوگا...

...وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اسوقت کے پیسہ کے برابر نہیں ہوگا..."

اگر احباب جماعت مندرجہ بالا ارشادات کو بغور مطالعہ فرمائیں تو بآسانی اندازہ لگا سکینگے کہ حضور کی درد بھری اپیل ہم سے کیا مطالبہ کرتی ہے۔ صرف اور صرف یہی کہ جہاں احباب رسالہ کی خریداری قبول فرمائیں وہاں ذی استطاعت اصحاب عطایا بھی ارسال فرمائیں تا غیروں میں رسالہ بھجوایا جا سکے۔ رسالہ کی سالانہ قیمت دس روپے ہے۔

وکیل التعلیم تحریک جدید
ربوہ۔ ضلع جھنگ

آپ کے ماہنامہ درویش کا نظریہ تبلیغ ہے اور تبلیغ ایک اہم فریضہ ہے

۴۷ء کے بعد احمدیت کے دائمی مرکز قادیان دارالامان سے پہلے اور واحد ماہنامہ درویش کا

پہلا دور ختم ہو چکا ہے

اور دوسرے سال کا دوسرا شمارہ (ماہ اکتوبر) آپکی خدمت میں پہنچ چکا ہے آپنے اپنے قیمتی مشورہ سے مطلع نہیں فرمایا کہ گزشتہ سال میں کس کس بات کی کمی رہی؟ رسالہ کا معیار کیسا رہا؟ اور نئے سال میں کن کن باتوں کی ضرورت ہے؟

ماہنامہ "درویش" ہر وقت ہر قسم کی اعانت کا مستحق ہے۔ خواہ مالی ہو یا قلمی۔ اُمید ہے کہ آپ اپنی اولین فرصت میں اپنی قیمتی رائے سے مطلع فرمائیں گے۔ نیز آپکا چندہ ماہ اگست ۱۹۵۲ء سے ختم ہے۔ ازراہ کرم نئے سال کیلئے مبلغ پانچ روپے صرف (-/۵) ہندوستانی احباب بنام مینیجر رسالہ درویش قادیان اور پاکستان میں بنام محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ بمد چندہ رسالہ "درویش" قادیان اپنا پورا پتہ صاف اور خوشخط لکھتے ہوئے منی آرڈر ارسال فرمائیں گے۔ نیز نئے سال کے لئے کم از کم تین نئے خریدار اور بنائیے!۔

رسالہ درویش کو کسی طرف سے بھی کوئی گرانٹ وغیرہ نہیں مل رہی اس کا دارومدار صرف آپکے چندہ پر ہے اسلئے درخواست ہے کہ آپ اپنی اولین فرصت میں چندہ کی ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اور آپ کے ذمہ سابقہ بقایا بھی ہے تو وہ بھی ادا فرمائیں۔

اُمید ہے کہ آپ ضرور بالضرور ہم نوجوانوں کی حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے مرکز کی آواز بلند کرنے میں ہماری انتہائی مدد فرمائیں گے۔

نوٹ ۱: خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

نوٹ ۲: نومبر کا پرچہ شائع نہیں ہوا بلکہ نومبر اور دسمبر کا اکٹھا پرچہ ملا کر سالانہ نمبر شائع ہوتا ہے جو کہ دسمبر ۵۲ء کے پہلے ہفتہ میں ڈاک کے سپرد کر دیا جائیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

مینیجر ماہنامہ "درویش" قادیان (ایسٹ پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درس قرآن مجید

از

حضرت اقدس المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

سورۃ بقرہ ع۲

مورخہ ۶/۹/۵۲ بروز ہفتہ

حضور کے درس کا خلاصہ مرتبہ کے الفاظ میں پیش ہے :-

اِس سے پہلے قرآن کریم میں دو گروہوں کا ذکر آچکا ہے۔ (۱) مومن خالص (۲) کافر خالص۔ آگے ان کے دو گروہ ہوتے ہیں (۱) غیر مخلص مومن (۲) غیر مخلص کافر۔ غیر مخلص کافر کے ساتھ اسلام کا کوئی واسطہ نہیں۔ کیونکہ وہ اپنی قوم کو نقصان پہنچاتا ہے اور اپنی قوم سے دھوکہ بازی کرتا ہے۔ تو ہمیشہ ہر گروہ میں کچھ کمزور ہوتے ہیں اور کچھ طاقتور۔ قرآن نے دو گروہ تسلیم کئے ہیں۔ پھر ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ظاہر میں مومن اور ہمدردی کافروں کے ساتھ۔ یہ گروہ درحقیقت یقین کے لحاظ سے ہوتے ہیں۔ آگے ان میں فرق ہوتا ہے لیکن درحقیقت یا وہ مومن ہوتا ہے یا کافر۔ یا تو یہ مسلمان ہو جائے گا یا ٹھوکر لگے گی تو کافر ہو جائے گا۔

ایک اور درمیانی طبقہ بھی ہوتا ہے جو کمزور ہوتا ہے مسلمان تو کہلاتا ہے لیکن ایمان پختہ نہیں کبھی اِدھر ہوتا ہے کبھی اُدھر۔ تو ایمان کے پختہ اور کمزور ہونے کے لحاظ سے لوگوں کی مندرجہ ذیل چھ قسمیں ہیں :-

(۱) خالص مومن۔ (۲) خالص کافر۔ (۳) مومن نما کافر۔ (۴) کافر نما مومن۔ (۵) کمزور مومن۔ (۶) کمزور کافر۔ سچے مذاہب میں ایسے لوگ بہت کم ہوتے ہیں۔ سورۃ کافرون میں پکے مومن اور پکے کافر کا حال بتا دیا ہے کہ وہ اپنے اپنے عقیدہ پر پختہ ہوتے ہیں۔ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ کہ نہ پکے مومن نے کافر بننا ہے اور نہ پکے کافر نے مومن بننا ہے۔

مذاہب کی ترقی کمزوروں کے ذریعہ سے ہوتی ہے جب پختگی پر ہوتا ہے وہ تو کہتا ہے کہ بات وہی ہے جو میں کہہ رہا ہوں لیکن جو کمزور ہوتے ہیں وہ نتیجہ کی طرف دیکھتے ہیں۔ اگر فائدہ ہوتا ہے تو مان لیتے ہیں اور اگر نہ ہو تو چھوڑ دیتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دفعہ ایک شخص آیا۔ اُس نے عرض کی کہ میرے بھائی کا پیٹ خراب ہے۔ فرمایا اُسے شہد پلاؤ۔ دوسری بار وہ پھر حاضر ہوا اور عرض کی کہ میرے بھائی کا پیٹ زیادہ خراب ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اُسے شہد پلاؤ۔ تیسری مرتبہ آپ نے پھر اُسے شہد پلانے کو کہا تو اُس نے عرض کی کہ حضور اُس کا پیٹ تو بہت زیادہ خراب ہو گیا ہے۔ اِس پر آپ نے فرمایا کہ تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے اور خدا تعالیٰ کا کلام سچا ہے۔ کیونکہ وہ کہتا ہے کہ شہد شفاءٌ للناس ہے تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ اس میں شفا نہ ہو۔ ایک تو پختہ ایمان یہ ہوتا ہے۔ دوسرا گروہ وہ ہوتا ہے جس کو پورا یقین نہیں ہوتا۔ یہ گروہ بدلتا جاتا ہے۔ جیسا جیسا کسی بات کا زور ہوا اس گروہ نے بھی اپنا رُخ بدل لیا۔ اب بھی دیکھ لو احمدیت کو کون قبول کر رہا ہے صرف وہی لوگ جو تحقیق سے ہر بات کو قبول کرتے ہیں۔ تو احمدیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چونکہ تحقیق کرکے حاصل ہوتی ہے اسلئے تھوڑے تھوڑے لوگ اس میں داخل ہوتے ہیں۔ لیکن جو احمدیت کو مان لیتا ہے پھر وہ اس کو ترک نہیں کر سکتا۔ درمیانی طبقہ ہی قوموں کو جتایا کرتا ہے اور یہی قوموں کو ہرایا کرتا ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝

کئی لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور آخرت کے دن پر مگر وہ مومن نہیں ہوتے۔

ایک دفعہ ایک مولوی میرے پاس آیا اور اس نے دریافت کیا کہ مرزا صاحبؑ کی صداقت کا ثبوت کیا ہے؟ میں نے کہا قرآن۔ اُس نے کہا کہ کیا سارا قرآن؟ میں نے کہا ہاں! اُس نے کہا کہ کوئی آیت بتائیے۔ جواب دیا کہ میں نے جو کہا ہے کہ سارا قرآن آپؑ کی صداقت کو ثابت کرتا ہے اسلئے جو آیت بھی تم پڑھو اُس سے میں حضرت مرزا صاحبؑ کی صداقت کو ثابت کروں گا۔ اس نے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ کی آیت پڑھی اور کہا کہ اس سے ثابت کرکے دکھائیں۔ میں نے کہا۔ تم کہتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں، آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ لیکن اس آیت سے پتہ لگتا ہے کہ کچھ لوگ اُمّتِ محمدیہ میں ایسے بھی ہوں گے جو اپنے آپ کو مومن کہیں گے لیکن حقیقت میں وہ مومن نہیں ہوں گے۔ پس ایسے لوگوں کی اصلاح کے لئے کسی نبی کا آنا ضروری ہے جو ان کی اصلاح کرے اور اسی قسم کے لوگوں کی اصلاح کے لئے حضرت مسیح موعودؑ مبعوث کئے گئے۔

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا۔

خَادَعَ۔ باب مفاعلہ سے ہے۔ اس کا مطلب ہے ایک دوسرے کے مقابلہ میں فریب کرنا۔ اس کے معنے ترک کرنے کے بھی ہیں۔

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ۔ وہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ دیتے ہیں یا اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔

باب مفاعلہ کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ یہ اس سے کام کرتا ہے اور وہ اُس سے۔ لغت میں خَادَعَ کبھی ایک طرف سے بھی بولا جاتا ہے۔ یعنی اُس نے دھوکا دیا اور دوسرا خواہ دھوکا کھائے یا نہ کھائے۔

وہ اللہ تعالیٰ کو ترک کرتے ہیں یا وہ اللہ تعالےٰ کو دھوکا دینا چاہتے ہیں۔ لیکن اللہ کو یہ لوگ دھوکا نہیں دے سکتے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ تو ہر چیز کو دیکھتا ہے اور اس سے کوئی بات بھی پوشیدہ نہیں۔

وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ لیکن وہ اپنی جانوں کو دھوکا دیتے ہیں لیکن وہ سمجھتے نہیں۔ مذہب کا معاملہ تو اللہ تعالےٰ سے ہے۔ ہاں اگر معاملہ محمد رسول اللہؐ سے ہوتا تو پھر ایسا ممکن تھا کہ وہ غلطی کھا جاتے۔ مگر خدا تو غلطی نہیں کھا سکتا۔

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ۔ اُن کے دلوں میں بیماری ہے پس اللہ تعالیٰ نے اُن کی بیماری کو بڑھا دیا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے بوجہ اس کے کہ وہ جھوٹ بولتے تھے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ بتاتا ہے کہ خدا تعالےٰ کسی کو عذاب اس کے گناہوں کے بغیر نہیں دیتا۔ کیونکہ فرمایا کہ ان کے لئے عذاب ہے بوجہ اس کے کہ وہ جھوٹ بولتے تھے۔

تم رات کو ایک سفید سفید سی چیز آسمان پر دیکھتی ہو جس کے متعلق مشہور ہے کہ معراج کی رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری یہاں سے گزر گئی۔ دراصل یہ بے شمار ستارے ہیں جو زمین سے بہت دُور ہونیکی وجہ سے دکھائی نہیں دیتے صرف ان کی روشنی ہی نظر آتی ہے اور ان میں سے ہر ستارہ سورج جیسے کئی گنا بڑا ہے اور سورج زمین سے بڑا ہے۔ تو کیا اتنا عظیم الشان خدا جس نے ایسا اعلیٰ نظام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیدا کیا وہی کام کر رہا ہے کہ فلاں کو بخار ہو جاتا ہے یا
فلاں جل جائے یا کسی اونچے مکان سے گر کر ہلاک ہو جائے
یا وہ سخت مشکلات اور تکالیف میں مبتلا کیا جائے۔

اس نے تو ہر چیز کی خاصیت کو بتا دیا ہے۔ آگے ان
چیزوں کا غلط استعمال تمہیں مشکلات میں مبتلا کرتا ہے۔
آگ جلاتی ہے۔ یہ قسمت ہے۔ لیکن اگر تم اس میں ہاتھ ڈالکر
ہاتھ جلا لوگے تو یہ تمہاری حماقت ہے۔ پانی پیاس بجھاتا ہے
یہ قسمت ہے لیکن سردیوں میں ٹھنڈا پانی استعمال کرنے سے
اگر نمونیہ ہو جائے تو یہ قسمت نہیں بلکہ تمہاری بیوقوفی ہے۔
ہوا اُڑاتی ہے یہ قسمت ہے لیکن اگر کوئی اپنا کپڑا ہوا میں
کھلا چھوڑ دے اور وہ اُڑ جائے تو یہ قسمت نہیں۔ جھوٹ
انسان کا بیڑا غرق کر دیتا ہے اور جھوٹ بولنے والے پر
خدا کا غضب نازل ہوتا ہے لیکن جھوٹ بولنا تمہاری حماقت
ہے۔ پس تمام اعمال انسان کرتا ہے اور ان کی جزائیں
خدا تعالیٰ دیتا ہے۔ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ۔ کے معنے ہیں
کہ خدا صرف تمہارے اعمال کا نتیجہ نکالتا ہے۔ تو عذاب
انسان کی قسمت میں نہیں لکھا ہوا بلکہ اس کے اعمالِ بد کا
نتیجہ عذاب ہے۔

فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا۔ اللہ تعالیٰ نے انکے
مرض کو بڑھا دیا۔ اس پر بھی لوگ کہتے ہیں کہ دیکھو یہ قسمت
ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مرض کو بڑھاتا ہے تو لوگوں کا اس میں
کیا قصور؟ لیکن اگر اس آیت کو پچھلی آیت کے ساتھ ملا کر
پڑھیں تو مطلب واضح ہو جاتا ہے۔ فرماتا ہے۔ وَمَا
يَخْدَعُونَ اِلَّا اَنْفُسَهُمْ کہ وہ ایسے الفاظ اللہ تعالیٰ
کے متعلق بولتے ہیں جس میں لوگوں کو یقین دلایا جائے کہ وہ
مسلمان ہیں۔ اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کو دھوکا دینا چاہتے
ہیں۔ لیکن وہ اپنی جانوں کو دھوکا دیتے ہیں لیکن نہیں سمجھتے۔

تو بتایا کہ کافر دل میں نفاق کو چھپاتے ہیں اور اسلام
ظاہر کرتے ہیں تو اس طرح وہ مسلمانوں کا تو کچھ بھی بگاڑ نہیں
سکتے خود اپنے آپ کو ہی دھوکا دے رہے ہوتے ہیں۔ فَزَادَهُم
اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے نفاق کو بڑھاتا ہے
بلکہ مطلب یہ ہے کہ جتنے جتنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی
بڑھتے جاتے ہیں اور خدا اسلام کو ترقی دیتا جاتا ہے اتنا ہی
ان کا نفاق ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔ اور وہ اپنے نفاق اور
کفر کو چھپاتے جاتے ہیں۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ
جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ کرو تو کہتے ہیں
کہ ہم اصلاح کرنے والے ہیں۔

یہ علامت ہمیشہ کمزور ایمان والوں کی ہوتی ہے۔
جتنا ایمان کمزور ہوتا جائے گا اتنا ہی فساد بڑھتا جائے گا۔
خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان چیزوں سے فساد بڑھتا ہے اس طرح
یہ کہ ان کا دین تو گیا تھا اب عقل بھی جاتی رہی۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَا اٰمَنَ النَّاسُ۔
ال بعض دفعہ کسی جگہ کمال کو ظاہر کرنے کیلئے بولا جاتا ہے۔
فرمایا جب کہا جاتا ہے ایمان لاؤ جس طرح کامل لوگ ایمان لائے
تو یہ کہتے ہیں کہ کیا ہم ایمان لائیں جس طرح بیوقوف ایمان لائے۔
خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ بیوقوف تو یہ خود ہیں کیونکہ یہ نتیجہ کی طرف
نہیں دیکھتے اور یہ جانتے نہیں کہ انجام کار کون فتحیاب ہوگا۔
یہ ایک حقیقت ہے کہ جو خدا سے ڈریگا خدا اُس سے خوش ہوگا۔

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا۔ الآیہ
جب مومنوں سے ملتے ہیں تو ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم پکے
مسلمان ہیں۔ جب وہ الگ ہو کر اپنے شیطانوں سے ملتے ہیں تو
کہتے ہیں کہ ہم یقیناً تمہارے ساتھ ہیں۔

اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ۔ ہم یقیناً صرف
مذاق کر رہے ہیں۔ (اِنَّ یقین کے لئے آتا ہے)

شیطان سے مراد وہ انسان ہیں جن کے ساتھ انکے
تعلقات ہوتے ہیں۔ کافر سردار۔ شریر لوگ۔ یہ شیط سے
بھی ہو سکتا ہے اور شطن سے بھی۔ شیط کے معنے جلنے کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں - شیطان - بڑی ہستی - جلنے والی - کینہ ور - حاسد تو
شیطان کے معنے دُور ہونے کے ہوئے - یعنی جو حق سے دُور
ہو جائے یا جو بڑا حاسد ہو - شطن کے معنے دُور ہونیکے
بھی ہیں اور دُور کرنے کے بھی ہیں - یعنی جو لوگوں کو حق سے
دُور کرتا ہے یا خود دُور ہوتا ہے -

اَللّٰہُ یَسْتَھْزِئُ بِھِمْ - اللہ ان سے مذاق
کرتا ہے - یہاں اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ کیا اللہ بھی مذاق
کرتا ہے؟ عربی زبان میں یہ محاورہ عام استعمال ہوتا ہے
کہ بدلے کے لئے وہی الفاظ دُہرائے جاتے ہیں - مثلاً
جزآءُ سیئۃ سیئۃ مثلھا - یعنی بدی کا بدلہ اسی
قدر بدی ہے یا کسی ظلم کا بدلہ اتنا ہی ظلم کرنا ہو سکتا ہے -
یعنی ظلم کے بدلہ میں تم اسی طرح اتنی چیز اُس سے لے سکتے ہو
فرمایا اعتدوا اگر تم بھی اس پر اتنی زیادتی کرو جتنی کہ اُس
نے کی - تو زیادتی کا بدلہ اسی قدر لینا زیادتی نہیں کہلا سکتی -
بلکہ یہ تو جزا ہوتی ہے - تو عربی زبان میں جزا کیلئے وہی
لفظ کو دُہرا دیا جاتا ہے - تو معنے یہ ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ
ان کو اُن کے ٹھٹھے کی سزا دیگا -

وَیَمُدُّھُمْ فِیْ طُغْیَانِھِمْ یَعْمَھُوْنَ ۝
مَدَّ کے معنے لمبا کرنے یا چھوڑ دینے کے ہیں -
یَعْمَھُوْنَ - اپنے رستہ پر گھبرایا ہوا پھرنے والا -
متردد - متحیر -

یَمُدُّھُمْ - اللہ تعالیٰ اُن کو ڈھیل دیتا چلا جائیگا
یعنی خدا تعالیٰ اُن کو فوری سزا نہیں دے گا - بلکہ کچھ عرصہ
ان کو چھوڑ دیگا کہ شاید وہ اِس عرصہ میں توبہ کر لیں -

اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَۃَ بِالْھُدٰی
اِشْتَرٰی کے معنے ہیں ایک چیز دیکر دوسری لے لی -
تو منافق لوگ جو ہدایت دے کر گمراہی خریدتے ہیں -
پس ان کی تجارت کوئی نفع مند نہیں ہے اور نہ ہی وہ
ہدایت کے راستہ پر ہیں - ان کی مثال تو اُس شخص کی سی
ہے جو آگ روشن کرتا ہے - جب اس کا ارد گرد روشن
ہو جاتا ہے تو اللہ اُن کے نور کو لے جاتا ہے اور اُن کو
اندھیروں میں چھوڑ دیتا ہے جہاں وہ کچھ بھی دیکھ نہیں
سکتے -

صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ -

صُمٌّ - بہرے - مفرد اَصَمُّ
بُکْمٌ - گونگے - " اَبْکَمُ
عُمْیٌ - اندھے - " اَعْمٰی

فرمایا - یہ لوگ تو بُرے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ
صلعم کی باتیں سُنتے ہیں - لیکن اَن سُنی کر دیتے ہیں اور
اسلام کی تائید و نصرت جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتی
ہے اس کو دیکھتے ہیں لیکن تعصب نے اُن کی آنکھوں کو
اندھا کر دیا ہے اور حق بات کہنے سے ان کی زبان گنگ
ہو گئی ہے -

دراصل خطرہ سے وہی شخص بچ سکتا ہے جس کے
یہ تینوں حواس بجا ہوتے ہیں - جس کے کان نہ ہوں -
آنکھیں نہ ہوں - زبان نہ ہو وہ ہر وقت خطرہ میں ہے
اور مرنے کے قریب ہوتا ہے - مثلاً اگر کوئی اندھا شخص
ہو تو اس کو بتایا جا سکتا ہے کہ بھئی! ذرا سنبھل کے قدم
رکھنا آگے گڑھا ہے - لیکن اگر وہ بہرہ بھی ہو تو کسی کا
آواز دینا اس کو خطرہ سے بچا نہیں سکتا - اسی طرح اگر
وہ گونگا بھی ہو تو لوگوں سے صحیح راستہ دریافت نہیں
کر سکتا - تو جب یہ حالت کسی قوم پر وارد ہو تو وہ بچا
نہیں کرتی بلکہ تباہ و برباد ہو جاتی ہے - پس یہی حال مکہ کے
کافروں کا ہوا -

اَوْ کَصَیِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ -

صیّب - تیز برسنے والی بارش - سماء - بادل
یا اُن کی مثال اُس تیز برسنے والی بارش کی طرح
ہے جو ایسے بادلوں سے ہو جن میں اندھیرے گرج اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بجلی بھی ہوتی ہے۔ وہ اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال لیتے ہیں
کڑک کی وجہ سے۔ (مِنْ - بوجہ - اس کی وجہ سے) موت
کے خوف سے۔ اور اللہ کافروں کو گھیرنے والا ہے یعنی تباہ
کرنے والا ہے۔

یہ سائنس کا مسئلہ ہے کہ آواز ایک گھنٹہ میں چھ سو
میل چلتی ہے اور روشنی ایک منٹ کے اندر ایک لاکھ اسی ہزار
میل چلتی ہے۔

پس ان کا کڑک کی وجہ سے خوف کے باعث کانوں
میں انگلیاں ڈالنا کچھ بھی فائدہ مند نہیں۔ کیونکہ جب بھی بجلی
چمکتی ہے چمک کے ساتھ ہی جو ہونا ہوتا ہے وہ ہو چکتا
ہے اور کڑک تو بعد میں ظاہر ہوتی ہے۔ تو واقعات کو
سُن کر ڈرنے والے انسان کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
کہ وہ بے وقوف ہے۔ انسان کو اپنے مستقبل کی فکر
کرنی چاہیئے نہ کہ اپنے پچھلے افعال پر افسوس۔

يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ۔ قریب
ہے کہ بجلی ان کی آنکھوں کو یا اُن کی بینائی کو اُچک لے۔

كُلَّمَا أَضَاءَ لَهُمْ مَشَوْا فِيهِ۔ اضاء کا لفظ
عربی زبان میں لازم و متعدی دونوں طرح استعمال ہوتا ہے
(۱) روشن کر دینا۔ (۲) روشن ہو جانا۔

یعنی جب ان کے لئے بجلی چمک کر روشن ہو جاتی ہے
تو وہ اس میں چل پڑتے ہیں یا جب بجلی اُن کے لئے علاقہ
کو روشن کر دیتی ہے تو اس میں چل پڑتے ہیں۔

وَإِذَا أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوا۔ جب اُن پر
اندھیرا ہو جاتا ہے تو کھڑے ہو جاتے ہیں۔

وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ
وَأَبْصَارِهِمْ۔

سمع - کان - شنوائی۔

ابصار - آنکھیں - نظریں - بینائی۔

اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اُن کے سُننے کی طاقت اور
اُن کے دیکھنے کی طاقت یا اُن کے کان اور ان کی آنکھیں
ہلاک کر دے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے +

(امۃ الرشید شوکت اہلیہ ملک سیف الرحمن صاحب)

المائدہ

(۱) مزعفر پلاؤ :-

از زبیدہ رحمان کراچی

گوشت اور چاول ایک ایک سیر۔ گھی ڈیڑھ پاؤ۔ زعفران
چھ ماشہ۔ لونگ، الائچی، دارچینی، زیرہ سیاہ ہر ایک تین تین ماشہ پیاز
پاؤ بھر۔ ادرک، دھنیا، لہسن آدھی آدھی چھٹانک۔ بادام آدھ پاؤ
نمک ڈال کر لونگ اور گھی سے بگھار دیجئے۔ پھر تین پاؤ شکر یخنی میں
ملا کر ایک جوش دیجئے۔ پھر گوشت کے ساتھ تھوڑا سا مصالحہ گھی
اور نمک ملا کر رکھئے اور تھوڑی یخنی اسپر تہہ بنا کر رکھئے اور اس
یخنی میں چاولوں کو جوش دیجئے۔ جب قدرے کنی باقی رہ جائے
تہہ پر چاولوں کو پھیلا کر رکھئے اور دم دیدیجئے۔ تھوڑی دیر
بعد بادام گھی میں بھون کر اسمیں ڈال دیجئے۔ پھر باقی گھی کو لونگ
سے خوشبودار کر کے ہر طرف پھیلائیے اور منہ بند کر کے دم دیدیجئے۔
تھوڑی دیر کے بعد اُتار لیجئے۔ بھُنے ہوئے مرغ کی آلائش صاف
کر کے اسکے پیٹ میں میوے بھر کر کباب اور تیاری کے بعد
مزعفر کے اُوپر یا اسکے درمیان رکھ کر دم دیا جاتا ہے۔ یہ اور بھی
زیادہ لذیذ ہوتا ہے۔

(۲) حلوہ بیضہ مرغ :-

امۃ الرشید از دہلی

میدہ پاؤ بھر۔ گھی سیر۔ بیضہ مرغ ۲۰ عدد۔ قند آدھ سیر۔

ترکیب :-

پہلے میدے کو دیگچی میں ڈال کر بھون کر سُرخ کر لیں
پھر انڈے توڑ کر زردی اور سفیدی الگ الگ پھینٹو۔
اور بھُنے ہوئے میدہ میں چھوڑ دو۔ پھر قند کا شیرہ
بنا کر وہ بھی میدہ میں ڈال دو اور خوب چمچہ چلاؤ۔ جب
دیکھو گاڑھا ہو گیا ہے تو پستہ بادام کشمکش وغیرہ
ڈال کر کسی قاب میں جما لو۔ اور چھری سے قاشیں

قرآن مجید کا علم حاصل کرنا کیوں ضروری ہے؟

(۲)

پیشگوئیاں

جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس انچارج تالیف و تصنیف ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسان میں ایک طبعی خواہش مستقبل کا علم حاصل کرنے کے لئے پائی جاتی ہے ۔ وہ یہ معلوم کرنا چاہتا ہے کہ مستقبل میں کیا ہونے والا ہے ۔ اس خواہش کے نتیجہ میں غیب کے معلوم کرنے کے لئے کئی طریقے ایجاد کئے گئے ہیں ۔ مثلاً علم الکف یعنی کسی کے ہاتھ کی لکیریں دیکھ کر یہ معلوم کرنا کہ مستقبل میں اُسے کن کن امور سے دوچار ہونا اور کیا کیا پیش آنا ہے ۔ اسی طرح علم رمل اور جفر اور علم النجوم وغیرہ ہیں کہ ان سے بھی آئندہ کے حالات معلوم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے ۔

اس طبعی خواہش کے مدنظر بھی قرآن شریف کا پڑھنا نہایت ضروری ہے ۔ کیونکہ وہ ایک ایسی کتاب ہے جو وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ کا دعویٰ کرتی ہے ۔ یعنی وہ غیب بیان کرنے میں بخیل نہیں ہے اور اس میں کثرت سے غیب کی باتیں پائی جاتی ہیں اور آئندہ زمانوں سے متعلق پیشگوئیاں موجود ہیں جو اپنے اپنے وقت پر پوری ہوتی ہیں ۔ میں ان پیشگوئیوں میں سے بطور نمونہ ایسی دو پیشگوئیوں کا ذکر کرتا ہوں ۔ جن کا تعلق تمام دُنیا سے ہے ۔

(۱) مسلمانوں کے عروج و زوال کے متعلق پیشگوئی

اللہ تعالیٰ نے سورۂ قمر میں مسلمانوں کی ترقی اور انکے عروج کے متعلق پیشگوئیاں کی ہے اور اس سے اگلی سورت الرحمٰن میں مغربی اقوام کی ترقی اور مشرقی اقوام کے جن میں مسلمان بھی شامل ہیں تنزل کا ذکر فرمایا ہے ۔ اور اس کا ایک باعث دو سمندروں یعنی بحیرہ قلزم اور بحیرہ روم کا آپس میں مل جانا بتایا ہے جو نہر سویز کے ذریعہ گذشتہ صدی میں ملائے گئے ۔ چنانچہ فرمایا مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ۝ یعنی اللہ تعالیٰ نے دو سمندر چھوڑے ہیں جو آپس میں مل جائیں گے اور اس کا نتیجہ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنشَآتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ہوگا ۔ یعنی پہاڑوں کی مانند سمندروں میں اٹھے ہوئے جہاز بکثرت چلیں گے جو تجارتی بھی ہونگے اور سواری کے بھی اور جنگی بھی جو قافلوں کی صورت میں سمندر میں رواں دواں ہوں گے ۔ پھر مشرقی اور مغربی اقوام کے مستقبل کا ذکر کیا ہے اور آیت كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۝ اور آیت كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ میں مغربی اقوام کو تنبیہہ کی ہے کہ وہ اپنی طاقت پر نازاں نہ ہوں ۔ اور مشرقی اقوام یعنی مسلمانوں کو توجہ دلاتی ہے کہ وہ مایوس نہ ہوں اور اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق مضبوط کرنیکی کوشش کریں ۔ کیونکہ وہی ہے جو قوموں کو اوپر اٹھاتا اور نیچے گراتا ہے ۔ پھر آیت يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّن نَّارٍ وَنُحَاسٌ فَلَا تَنتَصِرَانِ ۝ سے لیکر حَمِيمٍ آنٍ تک ایک ہولناک تباہی کا منظر پیش کیا ہے جو اللہ تعالیٰ سے غافل اور فرعونی صفت قوموں پر آنے والی ہے ۔ پھر آیت وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ میں انجام کار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مومنوں کے غلبہ اور ترقی کے متعلق پیشگوئی فرمائی ہے۔

(۲) یاجوج و ماجوج کے عروج و تباہی کی پیشگوئی

اب میں ایک اور عظیم الشان پیشگوئی کا ذکر کرتا ہوں۔ جو تمام دنیا کی سیاست سے تعلق رکھتی ہے۔ اللہ تعالےٰ سورۃ کہف میں قرآن مجید کو کتاب قیّم قرار دیکر فرماتا ہے لِيُنْذِرَ بَأْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا یعنی اس کتاب کا مقصد یہ ہے کہ موجودہ مخالفین اسلام کو سخت عذاب اور جنگ سے ڈرائے۔ اور مومنوں کو بشارت دے کہ انہیں بہت اچھا اجر ملے گا۔ اور اسکے بعد فرمایا کہ قرآن مجید اسلئے بھی نازل کیا گیا ہے تا وہ ان لوگوں کو ڈرائے جنہوں نے اللہ تعالےٰ کیلئے بیٹا تجویز کیا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دو دفعہ "یُنْذِرَ" کا لفظ لا کر یہ پیشگوئی فرمائی ہے کہ مسلمان پہلے عیسائیوں پر غالب آجائیں گے اور ایک لمبے عرصہ تک ان کا غلبہ رہے گا۔ جس کے بعد پھر عیسائی طاقت بڑھنا شروع کریگی اور تمام دُنیا پر غالب آجائیں گے۔ اور جیسا کہ احادیث میں مذکور ہے وہ اپنی قوت و طاقت اور دولت سے زمین پر پھیل جاتے اور اپنے مکر و فریب کی وجہ سے دجّال کہلائیں گے۔ ان آیات میں جو دوسری بار "یُنْذِرَ" کا لفظ آیا ہے اس میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ آخر کار وہ پھر تباہ کئے جائیں گے۔ اور قرآن مجید میں یاجوج ماجوج کے متعلق جو در حقیقت مغربی اقوام ہیں اور اس وقت دو بڑے بلاکوں میں منقسم ہیں جو اشتراکیت اور جمہوریت کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں ایک پیشگوئی کی گئی ہے۔

"حَتّٰی اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ" یعنی آخری زمانہ میں یاجوج و ماجوج کھول دیئے جائیں گے اور وہ زمین کی ہر بلندی اور سمندر کی لہروں اور موجوں سے تیزی کے ساتھ نکل جائیں گے۔ یعنی بر و بحر پر اُن کا تسلط ہو جائیگا اور یہ یاجوج و ماجوج کے کمال عروج کا بیان ہے۔

پھر سورۃ کہف میں یاجوج و ماجوج کے متعلق فرمایا ہے۔ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ۔ الآیہ۔ یعنی ہم چھوڑ دیں گے ان میں سے بعض کو وہ حملہ آور ہوں گے بعض پر اور بگل میں پھونکا جائیگا۔ اور ہم ان سب کو لشکروں کی صورت میں اکٹھا کریں گے اور اس دن ہم ان کافروں کے عین سامنے جہنم کو لے آئیں گے۔ وہ لوگ کہ جن کی آنکھیں میرے ذکر یعنی قرآن مجید سے پردے میں تھیں اور وہ اس کے سُننے کی بھی تاب نہ رکھتے تھے۔

ان آیات میں یہ بتایا گیا ہے کہ ایک بے مثال تسلط و غلبہ اور اقتدار کے بعد یاجوج و ماجوج ایک دوسرے پر حملہ کریں گے اور باہم ٹکرائیں گے جس کا نتیجہ انکی تباہی ہوگا اور آخر کار پھر اسلام دنیا پر غالب آجائے گا۔

یاجوج و ماجوج کی تعیین

حزقیل نبی کی کتاب میں لکھا ہے:-

"خداوند کا کلام مجھ کو پہنچا۔ اور اس نے کہا کہ اے آدم زاد تو جوج کے مقابل جو ماجوج کی سرزمین کا ہے اور روس اور مسک اور توبال کا سردار ہے اپنا مُنہ کر اور اس کے برخلاف نبوت کر کہ خداوند یہوواہ یوں کہتا ہے کہ دیکھ اے جوج روس اور مسک اور توبال کے سردار میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تیرا مخالف ہوں اور میں پھر تجھے پھرا دونگا
اور تیرے جبڑوں میں بنسیلیاں ماروں گا۔"
(حزقیل ۳۹/۳۸)

حزقیل نبی کی اس عبارت سے جس میں روس اور اس کے دو بڑے بڑے شہروں ماسکو اور ٹوبالسک کا ذکر کر دیا گیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ یاجوج کا تعلق روس سے ہے۔
حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۹۱ء میں اپنی کتاب ازالہ اوہام کے ص۵۰۲ میں بالتصریح فرمایا ہے:۔

"اور یاجوج و ماجوج کے متعلق فیصلہ ہو چکا ہے جو یہ دنیا کی دو بلند اقبال قومیں ہیں جن میں سے ایک انگریز اور دوسرے روس ہیں۔"

پھر فرماتے ہیں:۔

"ایسا ہی یاجوج و ماجوج کا حال بھی سمجھ لیجئے یہ دونوں پرانی قومیں ہیں جو پہلے زمانوں میں دوسروں پر کھلے طور پر غالب نہیں ہو سکیں اور ان کی حالت میں ضعف رہا۔ لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ آخری زمانہ میں یہ دونوں قومیں خروج کریں گی۔ یعنی اپنی جلالی قوت کے ساتھ ظاہر ہوں گی جیسا کہ سورہ کہف میں فرماتا ہے وترکنا بعضھم یومئذ یموج فی بعض یعنی یہ دو قومیں دوسروں کو مغلوب کر کے پھر ایک دوسرے پر حملہ کریں گی۔"
(ازالہ اوہام ص۵۰۳)

اس پیشگوئی کے ایک حصہ کا پورا ہونا تو دنیا نے دیکھ لیا ہے اب دوسرا حصہ پورا ہونے کو ہے جبکہ یہ دونوں قومیں یاجوج و ماجوج باہم ٹکرائیں اور تباہ ہوں۔
قرآن مجید نے یہ پیشگوئی آج سے چودہ سو برس قبل اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یاجوج و ماجوج کی تعیین کر کے اس کی صحیح تشریح آج سے ساٹھ برس پہلے کی تھی اور آج یورپ کے چوٹی کے سیاسی مدبرین بھی اس حقیقت کو تسلیم کر رہے ہیں۔ چنانچہ دنیا کے ایک مسلمہ سیاسی لیڈر مسٹر ونسٹن چرچل وزیر اعظم برطانیہ نے گزشتہ سال اپنی ایک تقریر میں روس اور برطانیہ کا یاجوج و ماجوج ہونا تسلیم کیا ہے۔

گلڈ ہال لنڈن میں داخل ہوتے ہی دائیں بائیں یاجوج و ماجوج کے مجسمے نصب تھے۔ جنگ عظیم میں جب گلڈ ہال پر بمباری ہوئی تو وہ نذر آتش ہو گئے تھے۔ لارڈ میئر آف لنڈن نے یہ مجسمے دوبارہ تیار کرائے اور انہیں نصب کرنے کی تقریب پر مسٹر چرچل کو بھی دعوت دی جنہوں نے اپنی تقریر میں جو لنڈن کے مشہور ترین جریدہ ٹائمز میں شائع ہوئی ہے کہا:۔

"میرے محترم لارڈ میئر! میں اس اطلاع پر بے حد خوش ہوں کہ آپ نے یاجوج ماجوج کے مجسموں کو پھر سے نصب کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ بات میرے لئے انتہائی تکلیف کا موجب تھی کہ ہٹلر کے بموں نے انہیں نذر آتش کر دیا تھا۔ اب وہ اس گیلری میں نصب کئے ہوئے بہت جاذب نظر ہونگے میرا خیال ہے کہ وہ صرف زمانہ قدیم سے ہی تعلق نہیں رکھتے بلکہ عہد حاضر سے بھی ان کا گہرا تعلق ہے۔ مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے زمانہ کی عالمی سیاست یاجوج اور ماجوج کی تاریخ کی طرح بے حد متنازعہ اور خلط ملط ہو گئی ہے۔ تاہم میں سمجھتا ہوں کہ یاجوج اور ماجوج دونوں کے لئے ابھی بھی گنجائش باقی ہے۔ ایک طرف یاجوج ہے

اور دوسری طرف ماجوج۔ لیکن محترم لارڈ میئر! جب آپ اِن دونوں کو نصب کرائیں تو یہ احتیاط کیجئے کہ کہیں یہ ایک دوسرے سے ٹکرا نہ جائیں۔ کیونکہ اگر ایسا ہوا تو یاجوج اور ماجوج دونوں ریزہ ریزہ ہو جائینگے۔ اور ہم سب کو پھر نئے سرے سے شروع کرنا ہوگا اور شاید انتہائی تہ سے شروع کرنا ہوگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاجوج اور ماجوج کے مابین خواہ کتنے ہی اختلافات کیوں نہ ہوں وہ بہرحال ایک ہی قسم کے اجزاء سے بنے ہوتے ہیں اور میں آپ کو بتاتا ہوں کہ وہ اجزاء کیا ہیں۔ وہ بکھرے ہوئے عوام الناس کے جتھے جو گرمجوشی سے اِس بات کے لئے کمربستہ ہیں کہ وہ اپنے ملک اور اپنے ہمسایوں کی بہتری کیلئے پوری کوشش کریں ان کی خواہش ہے کہ وہ اپنے گھر بنائیں اور اپنے بچوں کو امن اور آزادی اور مستقبل کے درخشاں اور پُرامید ماحول میں پروان چڑھائیں۔

لیکن پھر اسکے ہمراہ قوم پرستوں تخیل پسندوں۔ انقلابیوں۔ طبقاتی نفرت کے ماہروں اور سامراجیوں کے گروہ اُترتے ہیں جن کے پاس محض لعنت میں الجھے ہوئے نظری ڈھکوسلوں کی افواج ہیں ..... اور وہ دن رات اُنہیں ایک دوسرے کے خلاف استعمال کرنے میں کوشاں رہتے ہیں تاکہ گھر بننے کی بجائے بموں کی نظر ہوں اور روزی کمانیوالے مارے جائیں۔ اور مسمار شدہ گھروں کی بیویاں کھنڈرات میں سے اپنے مُنے مُنے اعضاء بریدہ اور جھلسے ہوئے بچوں کو تلاش کرتی پھریں۔

یہ ہے اصل تشکیل حالات۔ یہ وہ ترکیب اجزاء ہے جو یاجوج وماجوج دونوں میں مشترکہ طور پر پائی جاتی ہے۔ اور یہ وہ ہولناک انجام ہے جو ان دونوں پر وارد ہوگا۔ اگر اے محترم لارڈ میئر! آپ نے اور ان لوگوں نے جو ہمارے اِس شہر کے معاملات سے تعلق رکھتے ہیں اور بعض ان لوگوں نے بھی جنہیں عالمی حالات سے واسطہ پڑا ہے غیر معمولی فراست سے کام نہ لیا اور یاجوج وماجوج کو ایک دوسرے پر گرنے سے نہ روکا ..... یاجوج اور ماجوج کو اور ان خیالات کو ایک نہ ایک پہلو سے ان بحثوں سے بھی کم و بیش تعلق ہے جو اِس وقت پیرس میں ہو رہی ہیں۔

دُنیا کا منظر جو اِس وقت ہمارے سامنے ہے کیا نظر آتا ہے؟ مجھے محسوس ہوتا ہے کہ عظیم الشان طاقتیں خوفناک ہتھیاروں سے مسلح ہو کر ایک خلیج کے کناروں پر ایک دوسرے کی طرف نہ بڑھنے کی خواہش رکھتے ہوئے بھی خوفزدہ ہو کر خلیج پار کرنے کی کوشش میں سرگرداں ہیں۔ جس میں اُتر کر وہ دونوں تباہی اور بربادی کا شکار ہوں گی۔

ایک طرف سوویٹ روس کی فوجیں اور ہوائی طاقت اور ان کے تمام کمیونسٹ ساتھی اور ایجنٹ اور رفقائی لوگ ہیں جو

اکثر ممالک میں پائے جاتے ہیں اور دوسری طرف وہ طاقتیں ہیں جنہیں ہم مغربی جمہوریتوں کے نام سے پکارتے ہیں۔ اور جو اپنے عظیم وسائل کے ساتھ جو فی الحال پوری طرح منظم نہیں امریکہ کے گرد جمع ہو رہی ہیں جس کے قبضہ میں ایٹم بم کی طاقت موجود ہے۔

اب اس میں تو کوئی شبہ کی بات نہیں کہ ہم کہاں کھڑے ہیں؟ برطانیہ، دولتِ مشترکہ اور برطانوی مملکت جو ابھی تک ہمارے اس جزیرہ کو اپنا مرکز بنائے ہوئے ہیں اپنی ترقی پذیر طاقت اور ضروریات مشترکہ کی وسعت اور خود حفاظتی کے بندھنوں میں جکڑی ہوئی اس عظیم جمہوریت (امریکہ) کے ساتھ مربوط ہو چکی ہیں جو بحر اوقیانوس کے اس پار واقع ہے۔ وہ قربانیاں اور مصائب جو ریاستہائے متحدہ امریکہ اس مقصد کے لئے برداشت کر رہا ہے کہ جارحانہ اشتراکیت کو آزاد ممالک کے اندر مزید راستہ بنانے سے روکا جائے اور اگر ممکن ہو تو اس کا سدباب کر دے۔ یہی امن کی حقیقی بنیادیں ہیں۔" (لنڈن ٹائمز مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۵۱ء بحوالہ پیغام صلح لاہور)

اللہ اکبر! قرآن مجید نے یاجوج و ماجوج کے طاقت پکڑنے اور پھر ایک دوسرے سے ٹکرانے کے نتیجہ میں تباہ و ہلاک کئے جانے کے متعلق جو پیشگوئی کی ہے وہ کیسی عجیب اور عظیم الشان ہے۔ جو اس وقت کی گئی تھی جبکہ کسی انسانی دماغ میں اس کا وہم بھی نہیں گزر سکتا تھا۔

اور جیسا کہ سورۃ کہف میں عیسائی طاقت کے ٹوٹ جانے اور مسلمانوں کی حکومت کے قیام کے متعلق پیشگوئی کی گئی ہے اسی طرح عیسائیوں اور یاجوج و ماجوج کے دوبارہ سیاسی غلبہ، تفوق اور طاقت پکڑنے کی پیشگوئی بھی کی گئی ہے جس کے ساتھ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ انجام کار یاجوج و ماجوج کی قوت ٹوٹ جائے گی اور ان کی شوکت جاتی رہے گی اور اسلام تمام دنیا پر غالب آ جائے گا۔

پس قرآن مجید میں ان اقوامِ عالم کے متعلق بھی پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں جن کے ذریعہ دنیا میں خرابی پیدا ہونے والی تھی۔ اور ان کے متعلق بھی جنکے ذریعہ دنیا کی اصلاح ہونی تھی اس لئے اس احساس کے ماتحت بھی جو انسان کے اندر مستقبل کی خبریں معلوم کرنے کے متعلق پایا جاتا ہے۔ قرآن مجید کا علم حاصل کرنا ضروری ہے +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں بہترین تحفہ ہوں

ذرا میرا نام تو بتائیے!

میرے نام کا پہلا حرف محبت میں ہے عداوت میں نہیں۔ میرے نام کا دوسرا حرف صادق میں ہے کاذب میں نہیں۔ میرے نام کا تیسرا حرف بہشت میں ہے دوزخ میں نہیں۔ میرے نام کا چوتھا حرف صرف اسلام میں ہے کفر میں نہیں میرے نام کا آخری حرف صرف اصلاح میں ہے بگاڑ میں نہیں۔

نوٹ:۔ ٹھیک نام بتانے والوں کے نام اگلے شمارہ میں شائع ہونگے۔

—— م۔ ص

دارالہجرت ربوہ

جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گر میسّر ہو مجھے دیدِ نگارِ ربوہ
سُرمۂ چشم بناؤں میں غبارِ ربوہ

جانے کیا شامتِ اعمال ہو آڑے آئی،
میری قسمت میں نہیں لیل و نہارِ ربوہ

عالم الغیب خداوند ہے میرا شاہد
دل ہے مشتاق تو ہے جان نثارِ ربوہ

بے گیاہی میں ہیں جنّت کی بہاریں پنہاں
میری آنکھوں سے کوئی دیکھے بہارِ ربوہ

ہوک اُٹھتی ہے کلیجے میں جو یاد آتی ہے
قادیاں منبعِ انوار، دیارِ ربوہ

جلد پھولے پھلے یہ دوحۂ اسماعیلی
اور گلزار بنے، وادیِ تارِ ربوہ

زائرین آ کے یہاں فیضِ خلافت پائیں
دُور سے آئے نظر سب کو منارِ ربوہ

کاش وابستۂ فتراک بنائے رکھے
مہربان ہو کے مجھے، شاہ سوارِ ربوہ

شہر لاہور میں ہے روزِ سیاہ میرے لئے
نور ہی نور ہے اکملؔ شبِ تارِ ربوہ

علم و عرفان کی بارش سے یہ سرسبز رہے
رہنے والوں کو ہر اک "مسلمِ ربّانی" کہے

دیکھ کر........

مکرم مولوی مصلح الدین احمد صاحب وڈرائچ راجیکی لکھاریاں گجرات

دِل مچل کر رہ گیا حُسنِ گلستاں دیکھ کر
یاد آیا پھر کوئی جشنِ بہاراں دیکھ کر

اِک نظر پر منحصر ہے جان و دِل کا فیصلہ
کون کرتا ہے محبّت عہد و پیماں دیکھ کر

جب کبھی آتا ہے دل میں اُنکے آنے کا خیال
ڈبڈبا جاتی ہیں آنکھیں گھر کا ساماں دیکھ کر

بُجھ گیا آہوں ہی آہوں میں چراغِ زندگی
کچھ نہ پایا اضطرابِ شامِ ہجراں دیکھ کر

دِل میں کیا کیا ولولے تھے اشتیاقِ دید کے
جان لیتے کاش وہ نالوں کا عنواں دیکھ کر

یوں تو گلشن میں گُل و لالہ کی محفل ہے نصیب
دم نکل جاتا ہے لیکن برق و باراں دیکھ کر

جانے کس قبلہ کی جانب پھر گیا رُخِ نیاز
خود چلا آتا ہے کعبہ جذبِ ایماں دیکھ کر

مصلحِ شیدا نے کس کو دیکھ پایا ہے یہاں
پھر بیٹھا ہے جو نظروں میں بزمِ امکاں دیکھ کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ کی یاد میں

محترمہ نصیرہ نزہت صاحبہ
اہلیہ حافظ بشیر الدین صاحب مبلغ ماریشس

مجھے یاں آج یاد آتی ہیں کچھ بیتی ہوئی راتیں
وہ ربوہ کی رہائش کا مزا اور لطف کی باتیں

گزشتہ زندگی دہراتے ہیں یہ چاند یہ تارے
سمے ربوہ کے دکھلاتے ہیں یہ چاند یہ تارے

کہانی سی کوئی دہراتی ہیں یہ چاندنی راتیں
کہاں سے جا کے پھر لوٹ آتی ہیں یہ چاندنی راتیں

وہی ہیں چاند تارے اب بھی اور ویسی ہی رات اب بھی
میں ربوہ میں نہیں۔ باقی وہی ہے کائنات اب بھی

مجھے جب یاد ماضی حال سے بیزار کرتی ہے
تو مستقبل کی امید آ کے دل کو پیار کرتی ہے

میں کھو جاتی ہوں آئندہ مسرت کے خیالوں میں
خوشی کا رنگ بھر لیتی ہوں ماضی کے ملالوں میں

محبت کی سی کوئی چیز پیدا دل میں ہوتی ہے
کہ نشر احمدیت کی تمنا دل میں ہوتی ہے

خوشی کے جذبے طوفاں سے بسا جاتے ہیں سینہ میں
زمیں و آسماں آ کر سما جاتے ہیں سینہ میں

مگر نزہت کا دل ان کا نشیمن ہو نہیں سکتا
ذرا سا قطرہ طوفانوں کا مسکن ہو نہیں سکتا

مرا دل ڈوبنے لگتا ہے اس دم بار ارماں سے
یہ کشتی تہ نشیں ہو جاتی ہے ٹکرا کے طوفاں سے

اعلان میری بڑی ہمشیرہ امۃ الرحمن رقیہ بیگم صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے دوسری لڑکی عطا فرمائی ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولودہ کا نام امۃ المومن تجویز فرمایا ہے۔ بہنیں نومولودہ کی صحت، درازیٔ عمر خادمۂ دین بننے کی دعا فرمائیں۔ والسلام

امۃ الرشید راشدہ بنت محمد یامین صاحب تاجر کتب ربوہ

مجاہد!

از محترمہ سیدہ طلعت جعفری عاصی سیالکوٹ شہر

اُٹھ مجاہد پرچمِ اسلام کو تو تھام کر
اُٹھ مجاہد قوتِ بازو سے اپنے کام لے

گونج اُٹھیں نعرۂ تکبیر سے دشت و جبل
پھر کچھ اس انداز سے اپنے خدا کا نام لے

توڑ ڈالے میکدے والوں نے مغرب کے سبُو
مشرقی مینا اٹھا ساقی حجازی جام لے

تیرے بندے ہو رہے ہیں اپنے ہاتھوں سے تباہ
یا الٰہی اپنی رحمت ہی سے تو کچھ کام لے

اے خدا ہے بس یہی عاصی کی تجھ سے التجا
رحم کر تو رحم اور گرتے ہوؤں کو تھام لے

آمین

شمسی ہجری مہینے!

مکرم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صلح ۔ تبلیغ ۔ امان اور شہادت ہجرت
پھر ہے احسان ۔ وفا اور ظہور اور تبوک
پھر اخا اور نبوت ہے تو فتح آخر میں
ہجری شمسی ہیں مہینے ہیں ترویج ملوک

جنوری صلح فروری تبلیغ!
ماہ مارچ امان کو لایا!
اپریل کا مہینہ جب آیا
تو شہادت کا نام ہے پایا
مئی ہجرت ہے جون ہے احسان
اور جولائی میں وفا آیا
ہیں اگست و ظہور ہم معنی
اور ستمبر تبوک کہلایا
اور اکتوبر اخا سے مطلب ہے
بھائی بندی کا راز سمجھایا
پھر نبوت مہ نومبر ہے
اور دسمبر کو فتح فرمایا

اپریل جون نومبر کے — تیس ہیں دن ستمبر کے
باقی سب کے اکتیس — فروری کے اٹھائیس

فرصت ہو تو آ کے ذرا ربوہ کا سماں دیکھ!

جناب سید سجاد احمد نصرت آباد سندھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِینا ہے اگر آنکھ تو قدرت کا نشاں دیکھ!
فرصت ہو تو آ کر ذرا ربوہ کا سماں دیکھ!

ہر سمت ہیں انوار کے بہتے ہوئے دھارے
جنت کے نظارے ہیں بہر گام عیاں دیکھ!

ہر ذرہ یہاں عظمتِ باری کا ہے شاہد
ان ریت کے تودوں پہ مسلّط ہیں نشاں دیکھ!

اللہ کی تکبیر سے معمور ہے ہر دل!
ربوہ کی فضاؤں میں وہ گونجی ہے اذاں دیکھ!

یہ وادیٔ پُر نُور، یہ کہسار، یہ میداں
اللہ کی رحمت کے چمکتے ہیں نشاں دیکھ!

ہر سمت اندھیرا ہی اندھیرا ہے فضاء میں
اسلام کی قندیل فروزاں ہے یہاں دیکھ!

اِک وادی جو بے کیف تھی خشک آب تھی کب سے
محمودؔ کی برکت سے وہاں آب رواں دیکھ!

اسلام بہر طور ہر اک دل میں سما جائے
یہ عزم لئے اُٹھا ہے ہر اک طفل و جواں دیکھ!

ہر درد کا درماں ہے، ہر اک دُکھ کا مداوا
اِک جام چڑھا اور اثرِ رطلِ گراں دیکھ!

ہم نے تو یہ دیکھا ہے علیٰ وجہِ بصیرت
ہر فرد کی آنکھوں میں ہیں اشکِ رواں دیکھ!

صد حیف ترا گام ابھی سُست ہے سجاد
پہنچا ہے کہاں قافلۂ بے جگراں دیکھ!

نکاتِ دانش

عزیز احمد صاحب راجیکی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱- علم بے عمل اور عمل بے علم سے پرہیز کر۔

۲- نماز میں قلب کی، مجلس میں زبان کی، غضب میں ہاتھ کی دستر خوان پر شکم کی حفاظت کر تاکہ مصائب سے محفوظ رہے۔

۳- ہزاروں اقوال میں سے چار کلمے منتخب ہیں۔ دو یاد رکھنے کے اور دو بھول جانے کے قابل ہیں۔ خدا اور موت کو یاد رکھ۔ اپنی نیکی اور دوسرے کی بدی کو بھول جا۔

۴- جس چیز کا علم نہیں اسکو مت کہو جس کی ضرورت نہیں اسکی جستجو مت کرو۔ جو راستہ معلوم نہیں اس پر سفر مت کرو۔

۵- افعالِ خراب پر اظہارِ ندامت نہ کرنا دوسری خرابی ہے۔

۶- جو خدا سے نہیں ڈرتا وہ سب سے ڈرتا ہے۔

۷- عالم دین کا طبیب ہے اور مال دین کا مرض۔ جب طبیب خود مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے تو اس سے دوسروں کا علاج نہیں ہو سکتا۔

۸- دولت کا حال آفتاب کا سا ہے غروب ہو کر کسی کو خوش نہیں کرتا۔

۹- بدنفس وہ ہے جو لوگوں کی بدی ظاہر کرے اور نیکی چھپائے۔

۱۰- عقل جس جگہ کامل ہوگی حرص و شر ناقص ہوگا۔

۱۱- طلبِ علم میں شرم مناسب نہیں کیونکہ جہالت شرم سے بدتر ہے۔

۱۲- افراطِ نصیحت بھی موجبِ تہمت ہے۔

۱۳- جس شخص میں غور و فکر کی عادت ہے وہ اپنی روح سے دو بدو کلام کرتا ہے۔

۱۴- قانونِ قدرت پر غور و فکر بھی عبادت ہے۔

۱۵- دُنیا ایک خس پوش کنواں ہے۔ عقلمندوں کو ہوشیاری کے ساتھ قدم رکھنا چاہیئے۔

۱۶- زیادہ گفتگو کرنا ہر چند کہ اچھی باتیں ہوں دیوانگی ہے۔

۱۷- جو چیز ہماری عادت سے دُور ہے وہ ہماری عقل سے بھی دُور ہے۔

۱۸- ناامید نہ ہو کہ اس کا نتیجہ کم عمری ہے۔

۱۹- کسی کے عیب مت تلاش کر تاکہ کوئی دوسرا تیرے عیبوں کی جستجو نہ کرے۔

۲۰- خاموشی سب سے آسان اور سب سے نفع بخش عادت ہے۔

۲۱- ضمیر صرف حق و راستی کا دوسرا نام ہے۔

۲۲- جس طرح شبنم سے کنواں نہیں بھر سکتا اسی طرح حریصوں کی آنکھ کا کاسہ نعمت سے نہیں بھر سکتا۔

۲۳- مالدار کو بخل، حاکم کو طمع، عابد کو غرور، جوان کو سستی اور سخی کو افسوس خراب کرتا ہے۔

۲۴- احمق اور دانا کی، امیر و غریب کی، تندرست اور بیمار کی، جوان اور بوڑھے کی، شریف اور شریر کی، ظالم اور عادل کی دوستی ہو سکتی ہے مگر قیام پذیر نہیں۔

۲۵- فضول باتوں کا سُننا خطراتِ نفسانی کا تخم ہے۔

۲۶- بدگمانی کرنا تیرے باطن کے ناپاک ہونے کا نشان ہے۔

۲۷- خدا کی تقسیم پر راضی رہنا سچا ایمان ہے۔

۲۸- علم مال سے بہتر ہے۔ کیونکہ علم تمہاری حفاظت کرتا ہے اور تم مال کی۔

۲۹- شرافت عقل و ادب سے ہے نہ کہ مال و نسب سے۔

۳۰- خوشامدی سے درندے کی نسبت زیادہ بچو۔ درندہ تمہیں مارنے کے بعد کھائے گا اور خوشامدی تمہیں زندہ ہی کھا جائے گا۔

اصلی اکسیر اٹھرا - حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں - فی شیشی ۸/ مکمل کورس ۲۵ روپے

ملنے کا پتہ: طبیب عجائب گھر پوسٹ بکس ۲۸۹ لاہور

اسلامی قانونِ وراثت میں عورت کا حصہ!

جناب مولوی محمد احمد صاحب ثاقب
پروفیسر جامعۃ المبشرین ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترمہ مدیرہ صاحبہ رسالہ مصباح نے اس امر کی خواہش ظاہر فرمائی ہے کہ ورثہ میں عورتوں کو جس قدر حصہ ملتا ہے مختصر طور پر اس پہلو پر روشنی ڈالی جائے تاکہ عورتوں کو علم ہو سکے کہ وہ وارث ہونے کی صورت میں کس قدر حصہ کی حقدار ہوتی ہیں۔ میں اس سے قبل ایک مختصر مضمون اخبار مصباح میں پہلے بھی دے چکا ہوں لیکن وہ مکمل نہ تھا اسلئے دوبارہ اس مضمون کے ضروری پہلو بیان کر دیتا ہوں۔

وہ وارث جو کسی مرنے والے کی جائیداد کے حقدار سمجھے جاتے ہیں ان کی دو قسمیں ہیں۔ اوّل وہ ورثاء جن کے حصص قرآن مجید یا احادیث میں معین طور پر بیان ہوئے ہیں۔ دوم وہ ورثاء جن کے حصص قرآن مجید یا احادیث میں معین نہیں کئے گئے۔ وہ عورتیں جو قسم اوّل میں آتی ہیں تعداد میں آٹھ ہیں۔ (۱) بیوی۔ (۲) ماں۔ (۳) بیٹی۔ (۴) پوتی۔ (۵) حقیقی بہن۔ (۶) باپ کی طرف سے بہنیں۔ (۷) ماں کی طرف سے بہنیں۔ (۸) دادی نانی۔

اب میں ان میں سے ہر ایک کا حصہ اور اسکی مختلف صورتیں الگ الگ بیان کرتا ہوں۔

بیوی کا حصہ

قرآن مجید میں بیوی کے حصے کا ذکر ان آیات میں کیا گیا ہے:۔

وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ
إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ فَإِنْ
كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ
مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ
تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ (نساء ع)

یعنی اگر تم کچھ ترکہ چھوڑو اور تمہاری اولاد کوئی نہ ہو تو تمہارے ترکہ میں سے تمہاری بیویوں کا چوتھا حصہ ہے لیکن اگر تمہاری کوئی اولاد موجود ہو تو اس صورت میں ان کا آٹھواں حصہ ہے۔ لیکن یہ حصے بھی تمہاری وصیت اور قرض ادا کرنے کے بعد دیئے جائیں گے۔"

اس آیت سے مندرجہ ذیل نتائج نکلتے ہیں:۔

۱۔ اگر شوہر فوت ہو جائے اور اس کا کوئی بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی موجود نہ ہو تو تجہیز و تکفین اور ادائے قرض اور تکمیلِ وصیت کے بعد جو کچھ بچے اس کا چوتھا حصہ اس کی بیوی کا ہوگا۔

۲۔ اگر شوہر کا کوئی بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی موجود ہو تو اس کی زوجہ کو آٹھواں حصہ دیا جائے گا۔

۳۔ اگر شوہر کی ایک سے زیادہ بیویاں ہوں تو وہ سب صورتِ اوّل میں چوتھے حصہ میں شریک ہوں گی اور صورتِ دوم میں آٹھویں حصہ میں شریک ہوں گی۔

۴۔ شوہر کی اولاد کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ اسی بیوی کے پیٹ سے ہو جو اس کے مرنے کے بعد وارث ہو رہی ہے بلکہ اگر وہ کسی دوسری بیوی کی اولاد ہو جو فوت ہو چکی ہے یا زندہ ہے عقد میں موجود ہے یا مطلقہ اختلعہ ہے تو ان سب صورتوں میں وارث ہونے والی بیوی یا بیویوں کو

آٹھواں حصہ ہی ملے گا۔

والدہ کا حصّہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن مجید میں والدہ کے حصّے کا ذکر مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا گیا ہے:-

وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۔ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ فَاِنْ كَانَ لَهٗۤ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ

(نساء ع ۲)

یعنی اگر مرنے والے کی کوئی اولاد ہو اور ماں باپ بھی زندہ ہوں تو ماں باپ میں سے ہر ایک کو اس کے ترکے کا چھٹا حصہ دیا جائے۔ لیکن اگر اس کی اولاد نہ ہو بلکہ صرف ماں باپ ہی وارث ہوں تو اس صورت میں ماں کا تیسرا حصہ ہے۔ اسی طرح اگر مرنے والے کے متعدد بھائی بہن ہوں اور ان کے علاوہ ماں باپ بھی زندہ ہوں تو اس صورت میں بھی ماں کو چھٹا حصہ دیا جائے گا۔ اور یہ تقسیم قرض یا وصیت کی ادائیگی کے بعد کی جائے گی۔

اس آیت کی روشنی میں والدہ کے وارث ہونے کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں:-

۱۔ اگر مرنے والے کی اولاد موجود ہو تو والدہ کو چھٹا حصہ ملے گا۔

۲۔ اگر مرنے والے کے دو یا دو سے زیادہ بھائی بہن موجود ہوں تو اس صورت میں بھی والدہ کو چھٹا حصہ ملیگا۔ یہ بھائی بہن خواہ حقیقی ہوں یا صرف ماں کی طرف سے یا صرف باپ کی طرف سے ہوں سب برابر ہیں۔

اس جگہ ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ قرآن مجید میں اخوۃ کا لفظ ہے جو جمع ہے۔ اس لحاظ سے کم از کم تین بھائی بہنوں کی موجودگی میں ماں کو چھٹا حصہ ملنا چاہیئے دو چونکہ تثنیہ ہے اسلئے دو کی موجودگی میں یہ صورت نہیں ہونی چاہیئے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ چونکہ وراثت کے قواعد میں عدد کی تبدیلی سے حصہ شرعی میں تبدیلی ہو جاتی ہے اسلئے وراثت کے مسائل میں دو بھی جمع کے حکم میں سمجھا جائے گا۔ جیسے کہ بہنیں اگر اکیلی ہو تو نصف کی حقدار ہے۔ جب دو ہو جائیں تو دو تہائی لیتی ہیں۔ اسی طرح بیٹی اگر اکیلی ہو تو نصف لیتی ہے لیکن اگر دو ہوں تو دو تہائی کی حقدار ہیں۔ پس وراثت کے مسائل میں دو کو بھی جمع کے قائم مقام سمجھا جاتا ہے اور اس پر چاروں اماموں کا اتفاق ہے۔

۳۔ اگر مرنے والے کی کوئی اولاد نہ ہو۔ نہ دو یا دو سے زیادہ بھائی بہنیں ہوں اور نہ یہ صورت ہو کہ مرنے والا مرد ہو اور اس کے بعد اسکی بیوی اور ماں باپ زندہ ہوں۔ یا مرنے والی عورت ہو اور اس کے بعد اس کا خاوند اور ماں باپ زندہ ہوں تو اس صورت میں ماں کو کل مال کا تیسرا حصہ ملیگا۔

۴۔ اگر مرنے والا خاوند ہو اور اس کے وارث اسکی بیوی اور ماں اور باپ ہوں۔ یا مرنے والی بیوی ہو اور اس کے وارث اس کا خاوند اور ماں اور باپ ہوں تو اس صورت میں بیوی یا خاوند کا حصہ ادا کرنے کے بعد باقی مال کا تیسرا حصہ ماں کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماں کو دیا جائے گا۔

گویا مذکورہ بالا پہلی صورت میں بیوی کو چوتھا حصہ دیا جائے گا۔ اس کے بعد باقی مال کا تیسرا حصہ ماں کو دیا جائے گا۔ اور یہ کل مال کے چوتھے کے برابر ہے۔ اور باقی حصہ باپ کو ملیگا اور یہ کل مال کے نصف کے برابر ہوگا۔

اسی طرح دوسری صورت میں خاوند کو نصف حصہ دینے کے بعد باقی نصف مال کا تیسرا حصہ ماں کو دیا جائیگا اور یہ کُل مال کے چھٹے حصے کے برابر ہوگا۔ باقی حصہ باپ کو دیا جائے گا جو کل مال کے تیسرے حصے کے برابر ہوگا۔

ایک سوال

اس جگہ بھی ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ قرآن مجید میں تو اولاد کی عدم موجودگی میں ماں کے لئے کل مال کا تیسرا حصہ مقرر کیا گیا ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّ وَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ تو اس صورت میں ماں کو خاوند اور بیوی کا حصہ دینے کے بعد باقی مال کا تیسرا حصہ کیوں دیا جاتا ہے۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ مسئلہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپؓ نے ان دونوں صورتوں میں اس رنگ میں فیصلہ فرمایا۔ اور اس بارے میں حضرت عثمان بن عفان اور زید بن ثابت اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم نے بھی حضرت عمرؓ کی متابعت فرمائی ہے۔

درحقیقت حضرت عمرؓ نے یہ فیصلہ اسلئے فرمایا۔ کہ مذکورہ بالا آیت پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر اولاد نہ ہو اور ماں اور باپ دونوں زندہ ہوں تو باپ کو ماں سے دُگنا حصہ ملنا چاہیئے۔ یعنی اگر ماں کو تیسرا حصہ ملے تو باپ کو دو تہائی دیا جائے۔ حضرت عمرؓ نے مذکورہ بالا دونوں مسئلوں میں آیت کے اصل پہلو کو مدنظر رکھا ہے کہ ماں باپ اور خاوند یا بیوی کی موجودگی میں باپ کو بہرحال ماں سے دُگنا ملے۔ چنانچہ ماں کو بقیہ مال کا تیسرا حصہ دینے کی صورت میں اس پر عملدرآمد ہو جاتا ہے۔ چنانچہ دیکھ لیں اُوپر کی بیان کردہ صورتوں میں سے پہلی صورت میں ماں کو کل مال کا چوتھا حصہ دیا گیا ہے اور باپ کو کل مال کا نصف دوسری صورت میں ماں کو کل مال کا چھٹا حصہ دیا گیا ہے اور باپ کو کل مال کا تیسرا حصہ۔ ان دونوں صورتوں میں باپ کو ماں سے دُگنا دیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان صورتوں میں بھی اگر ماں کے ساتھ باپ کی بجائے دادا زندہ ہو تو ماں کو کل مال کا تیسرا حصہ ملیگا کیونکہ دادا کے لئے اس قسم کی کوئی صراحت موجود نہیں ہے کہ اسے میت کی ماں سے دگنا حصہ ملتا ہے۔

بیٹی کا حصہ

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بیٹی کا حصہ مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان فرمایا ہے:۔

يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ۔

(نساء ع ۲)

اس آیت سے بیٹی کے وارث ہونے کی مندرجہ ذیل صورتیں معلوم ہوتی ہیں:۔

۱۔ اگر مرنے والے نے اپنے بعد بیٹے اور بیٹیاں چھوڑی ہوں تو اس صورت میں بیٹے کو بیٹی سے دُگنا حصہ ملیگا۔ یعنی ایک بیٹا دو بیٹیوں کے برابر سمجھا جائے گا۔ یعنی اگر ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہو تو تیسرا حصہ بیٹی کو اور دو تہائی بیٹے کو دیا جائیگا۔ اگر ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہوں تو نصف بیٹے کو اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصف دونوں بیٹیوں کو دیا جائے گا۔ اگر دو بیٹے اور ایک بیٹی ہو تو مال کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ ایک حصہ بیٹی کو دیا جائے گا اور دو دو حصے بیٹوں کو دیئے جائیں گے۔ علیٰ ہذا القیاس۔

۲۔ اگر مرنے والے کی ایک بیٹی ہو تو اس صورت میں اسے ترکہ کا نصف حصہ ملیگا۔

۳۔ اگر مرنے والے کی دو یا دو سے زیادہ بیٹیاں ہوں تو اس صورت میں ان سب کو دو تہائی حصہ ملیگا۔

ایک سوال اور اسکا جواب

اس جگہ ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیت میں دو سے زیادہ بیٹیوں کا حصہ دو تہائی بیان کیا گیا ہے اور دو کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا پھر دو کو اس حصہ میں کیوں شریک کیا گیا ہے۔ اس لحاظ سے دو بیٹیوں کو تو ایک بیٹی کے حصے کے برابر دینا چاہیئے؟ تو اسکا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں ایک بیٹے کا حصہ ایک بیٹی سے دگنا بیان فرمایا ہے۔ یعنی اگر ایک بیٹا اور ایک بیٹی زندہ ہوں تو بیٹے کو $\frac{2}{3}$ حصہ ملے گا اور بیٹی کو $\frac{1}{3}$۔ اور اس آیت میں بیٹے کے حصے کے متعلق یہ صراحت کی گئی ہے کہ یہ حصہ دو بیٹیوں کے حصے کے برابر ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ دو بیٹیوں کا حصہ بھی وہی ہے جو دو سے زیادہ کا ہے یعنی $\frac{2}{3}$ حصہ۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس آیت سے یہی سمجھے ہیں کہ دو بیٹیوں کا حصہ $\frac{2}{3}$ ہے۔ چنانچہ ترمذی، ابوداؤد اور ابن ماجہ میں ایک روایت درج ہے کہ ایک دفعہ حضرت سعدؓ کی بیوی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا کہ حضرت سعدؓ جنگ اُحد میں شہید ہو گئے ہیں ان کی یہ دو بیٹیاں ہیں اور ان کی ساری جائیداد سعدؓ کے بھائی نے لے لی ہے اب میں کیا کروں ان لڑکیوں کی شادی بھی کرنی ہے اور اس کے لئے مال کی ضرورت ہے چنانچہ اس موقعہ پر یہ آیت نازل ہوئی تو حضورؐ نے حضرت سعدؓ کے بھائی کو مخاطب کر کے فرمایا کہ مال کا $\frac{2}{3}$ حصہ ان دو بیٹیوں کو دیدو اور سعدؓ کی بیوی کو $\frac{1}{8}$ حصہ دیدو اور باقی مال تم خود لے لو۔

پس خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل بھی اس آیت کی یہی تشریح کرتا ہے۔

پوتی کا حصہ

پوتی کے وارث ہونے کی تین حالتیں تو وہی ہیں جو بیٹی کے وارث ہونے کی بیان کی گئی ہیں کیونکہ بنت کا لفظ پوتی کے لئے بھی بولا جاتا ہے۔ پس اگر پوتی اکیلی ہو تو اسے نصف ترکہ ملیگا۔ اگر دو یا دو سے زیادہ ہوں تو $\frac{2}{3}$ اور اگر پوتے اور پوتیاں اکٹھے ہوں تو مرد کو عورت سے دگنا حصہ ملیگا۔ پوتی کی بقیہ حالتیں مندرجہ ذیل ہیں:۔

۴۔ اگر مرنے والے کی ایک حقیقی بیٹی موجود ہو اور پوتی بھی ہو تو اس صورت میں ایک بیٹی کا مقررہ حصہ $\frac{1}{2}$ دیکر پوتی کو بھی بیٹی سمجھ کر دو بیٹیوں کا حصہ $\frac{2}{3}$ پورا کرنے کے لئے $\frac{1}{6}$ دیدیا جائے گا۔ کیونکہ غیر نرینہ اولاد کو زیادہ سے زیادہ $\frac{2}{3}$ حصہ مل سکتا ہے۔ پس ایک بیٹی کو $\frac{1}{2}$ حصہ دیکر $\frac{2}{3}$ حصہ پورا کرنے کیلئے پوتی کو $\frac{1}{6}$ حصہ دیا جائے گا۔ اس حصہ کی تائید ایک حدیث سے ہوتی ہے۔ امام بخاری ہزیل بن شرحبیل سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی ابوموسیٰ اشعری کے پاس آیا اور دریافت کیا کہ اگر بیٹی، پوتی اور بہنیں موجود ہوں تو انہیں کیا حصہ ملیگا۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ بیٹی کو نصف اور بہن کو نصف اور پوتی کو کچھ بھی نہیں۔ اور ساتھ ہی کہا کہ تم ابن مسعودؓ سے بھی دریافت کر لو وہ بھی میری تائید کریں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چنانچہ وہ حضرت ابن مسعودؓ کے پاس گیا اور حضرت ابو موسیٰؓ کا فتویٰ انہیں بتایا تو اس کے جواب میں حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ اگر میں یہ فتویٰ دوں جو ابو موسیٰؓ نے دیا ہے تو میں یقیناً گمراہ ہو جاؤنگا۔ میں تو اس بارے میں وہی فتویٰ دوں گا جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا کہ بیٹی کے لئے نصف ہے اور پوتی کے لئے چھٹا حصہ دو تہائی کو پورا کرنے کے لئے۔ اور جو باقی بچے یعنی تیسرا بہن کیلئے ہے۔ راوی بیان کرتا ہے کہ اس کے بعد ہم ابو موسیٰ اشعریؓ کے پاس گئے اور انہیں حضرت ابن مسعودؓ کا فتویٰ بتایا تو حضرت ابو موسیٰؓ نے فرمایا کہ جب تک تمہارے اندر یہ عالم اجل موجود ہے اسوقت تک تمہیں مجھ سے دریافت کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

۵۔ اگر مرنے والے کی دو بیٹیاں اور ایک پوتی موجود ہو تو اس صورت میں پوتی محروم ہو جائے گی اور دونوں بیٹیاں $\frac{2}{3}$ حصہ کی مالک ہوں گی۔ کیونکہ جیسے کہ پہلے بیان کیا گیا ہے غیر نرینہ اولاد کو زیادہ سے زیادہ $\frac{2}{3}$ حصہ ملتا ہے۔ جب یہ حصہ بیٹیاں لے گئیں تو پوتی کے لئے کچھ نہیں بچے گا۔

۶۔ اگر پوتیوں کے ساتھ پوتا یا پڑپوتا یا اس سے بھی نیچے درجہ کی کوئی مذکر اولاد موجود ہو تو اس صورت میں پوتی ان پوتوں یا پڑپوتوں کے ساتھ اس طریق پر حصہ لے گی کہ مذکر کو دو حصے اور مؤنث کو ایک حصہ ملے گا۔

۷۔ بیٹے کی موجودگی میں پوتی کو کوئی حصہ نہیں ملتا۔

۸۔ پڑپوتوں کی موجودگی میں پوتی کو وہ مقام حاصل ہوگا جو کہ پوتیوں کی موجودگی میں بیٹی کا مقام بیان کیا گیا ہے یعنی جس طرح اس صورت میں بیٹی کو نصف دیگر $\frac{2}{3}$ حصہ مکمل کرنے کے لئے باقی $\frac{1}{6}$ حصہ پوتی یا پوتیوں کو دیا جاتا ہے۔ اسی طرح مذکورہ بالا صورت میں پوتی کو بیٹی کے قائم مقام سمجھا جائیگا اور اسے نصف حصہ دیگر بقیہ $\frac{1}{6}$ حصہ پڑپوتی یا پڑپوتیوں کو دیا جائے گا۔

حقیقی بہن کا حصہ

حقیقی بہن کے حصے کے متعلق قرآن مجید میں ان الفاظ میں ذکر کیا گیا ہے:۔

اِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ
وَّلَهٗۤ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ
فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ
مِمَّا تَرَكَ وَاِنْ كَانُوْۤا اِخْوَةً
رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ
حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ (سورہ نساء رکوع آخر)

یعنی اگر کوئی شخص مر جائے اور اس کی کوئی اولاد نہ ہو اور اس کی ایک بہن ہو تو اس بہن کو ترکہ کا نصف حصہ ملیگا۔ لیکن اگر دو بہنیں ہوں تو ان کو ترکہ کا $\frac{2}{3}$ حصہ ملیگا۔ اور اگر بہنیں اور بھائی ملے جلے ہوں تو اس صورت میں بھائی کو بہن سے دوگنا ملیگا۔

اس آیت سے مندرجہ ذیل صورتیں معلوم ہوتی ہیں:۔

۱۔ اگر صرف ایک بہن موجود ہو تو اسے نصف حصہ ملیگا۔ یعنی جبکہ میت کی کوئی اولاد نرینہ یا غیر نرینہ موجود نہ ہو اور نہ ہی باپ دادا ہو۔

۲۔ اگر کوئی نرینہ یا غیر نرینہ اولاد موجود نہ ہو اور نہ باپ دادا زندہ ہو بلکہ مرنے والے کی دو حقیقی بہنیں زندہ ہوں تو ان کو ترکہ کا $\frac{2}{3}$ حصہ دیا جائے گا۔

۳۔ اگر کوئی نرینہ یا غیر نرینہ اولاد موجود نہ ہو اور نہ باپ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یا دادا زندہ ہو بلکہ کچھ بھائی اور بہنیں موجود ہوں تو ان کو اس طرح طریق پر حصہ دیا جائے گا کہ مرد کو عورت سے دگنا ملے جیسے کہ اس کی تفصیل بیٹیوں کے حصوں میں بیان کی گئی ہے۔

۴۔ اگر مرنے والے کی بیٹی یا پوتی بھی موجود ہو اور حقیقی بہن بھی تو اس صورت میں بیٹی یا پوتی اپنا مقررہ حصہ وصول کرے گی اور باقی حصہ بہن کو ملیگا۔ خواہ ایک بہن ہو یا زیادہ وہ سب اس حصہ میں مساوی شریک ہونگی۔ مثلاً اگر مرنے والے کی ایک بیٹی اور ایک حقیقی بہن زندہ ہے تو بیٹی کو اس کا مقررہ حصہ یعنی $\frac{1}{2}$ ملیگا اور بقیہ $\frac{1}{2}$ حصہ بہن کو ملیگا۔ اسی طرح اگر مرنے والے کی دو بیٹیاں اور ایک بہن زندہ ہے تو بیٹیوں کو $\frac{2}{3}$ حصہ ملیگا اور باقی $\frac{1}{3}$ حصہ بہن کو ملیگا۔ اگر بہنیں ایک سے زیادہ ہوں گی تو وہ سب کی سب اس $\frac{1}{3}$ میں برابر کی شریک ہوں گی۔

اگر بیٹی کی بجائے پوتی ہو تب بھی تقسیم کی یہی صورت ہوگی جو یہاں بیان کی گئی ہے۔ کیونکہ اس میں بیٹی اور پوتی دونوں برابر ہیں۔

بہن کے وارث ہونے کی مندرجہ بالا صورت کی تائید ایک حدیث سے ہوتی ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہنوں کو بیٹیوں کے ساتھ عصبہ بناؤ یعنی باقی حصہ داروں کا حصہ دیکر جو باقی بچے وہ بہنوں کو دو۔

باپ کی طرف سے بہن کا حصہ

باپ کی طرف سے بہن کی وراثت کی چار صورتیں تو بالکل وہی ہیں جو اوپر حقیقی بہن کی وراثت کی بیان کی گئی ہیں بقیہ صورتیں درج ذیل کی جاتی ہیں :-

۵۔ اگر باپ کی طرف سے بہن کے علاوہ حقیقی بہن بھی موجود ہو تو اس صورت میں حقیقی بہن کو $\frac{1}{2}$ حصہ ملیگا اور باپ کی طرف سے بہن $\frac{1}{6}$ حصہ ملیگا تاکہ $\frac{2}{3}$ حصہ مکمل ہو جائے۔ اگر حقیقی بہن کے علاوہ دو یا دو سے زیادہ باپ کی طرف سے بہنیں موجود ہوں تو اس صورت میں یہ سب بہنیں $\frac{1}{6}$ حصہ میں مساوی شریک ہوں گی۔ لیکن اگر دو حقیقی بہنیں موجود ہوں تو اس صورت میں باپ کی طرف سے بہنوں کو کچھ نہیں ملیگا۔

۶۔ اگر باپ کی طرف سے بہنوں کے ساتھ ان کا بھائی بھی موجود ہو تو اس صورت میں یہ بہنیں اپنے بھائیوں کے ساتھ حصہ دار ہوں گی۔ اس صورت میں اگر مرنے والے کی دو حقیقی بہنیں بھی موجود ہوں تب بھی یہ باقی حصہ میں اپنے بھائیوں کے ساتھ وارث ہوں گی اس طور پر کہ بھائیوں کو بہنوں سے دگنا حصہ ملیگا۔ مثلاً اگر مرنے والے کی دو حقیقی بہنیں ایک باپ کی طرف سے بھائی اور ایک باپ کی طرف سے بہن زندہ ہو تو اس صورت میں دو حقیقی بہنوں کو $\frac{2}{3}$ حصہ ملیگا۔ باقیماندہ $\frac{1}{3}$ حصہ بھائی اور بہن میں اس طریق پر تقسیم ہوگا کہ بھائی کو بہن سے دگنا حصہ دیا جائے۔

ماں کی طرف سے بہن کا حصہ

ماں کی طرف سے بہن مندرجہ ذیل صورتوں میں وارث ہوتی ہے :-

۱۔ اگر صرف ایک بہن زندہ ہو تو اسے ترکہ کا $\frac{1}{6}$ حصہ ملے گا۔ (خواہ مرد ہو یا عورت)

۲۔ اگر دو یا دو سے زیادہ ماں کی طرف سے بہنیں موجود ہوں تو ان سب کو ترکہ کا $\frac{1}{3}$ حصہ ملے گا۔ (اگر دو یا دو سے زیادہ بہنیں ہوں تب بھی ان کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

1/6 حصہ ہی ملیگا۔ اگر بھائی بہن ملے جلے ہوں تو اس صورت میں بھی وہ سب 1/3 حصہ میں مساوی شریک ہوں گے اور مذکر کو مؤنث پر ترجیح نہ دیجائیگی۔)

۳۔ اگر میت کی فرع یعنی لڑکا یا لڑکی، پوتا یا پوتی زندہ ہو تو اس صورت میں ماں کی طرف سے اولاد کو کوئی حصہ نہیں ملتا۔

۴۔ اگر میت کی اصل مذکر یعنی باپ، دادا یا پڑدادا زندہ ہو تب بھی ماں کی طرف سے بہن بھائیوں کو کوئی حصہ نہیں ملتا۔ البتہ اگر اصل مؤنث یعنی ماں یا دادی یا پڑدادی زندہ ہو تو اِس صورت میں ماں کی طرف سے بہن بھائیوں کو مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق حصہ ملیگا یعنی اگر ایک ہو تو 1/6 اگر دو یا دو سے زیادہ ہوں تو 1/3۔

قرآن مجید میں ماں کی طرف سے بہن بھائیوں کے حصص کا ذکر اِن الفاظ میں کیا گیا ہے:۔

وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً
أَوِ امْرَأَةٌ وَّلَهٗ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ
فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ
فَإِنْ كَانُوْٓا أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ
فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ (نساء ع۲)

یعنی اگر کوئی مرد یا عورت کلالہ ہونیکی صورت میں فوت ہوجائے اور اس کا کوئی بہن یا بھائی ہو تو اسکو 1/6 حصہ ملیگا لیکن اگر اس سے زیادہ بھائی بہن ہوں تو وہ سب کے سب 1/3 حصہ میں برابر شریک ہوں گے۔ (کلالہ اُس شخص کو کہتے ہیں جس کی نہ اصل ہو نہ نسل یعنی اس کا نہ باپ دادا ہو نہ بیٹا پوتا۔

ماں کی طرف سے بہنوں اور دوسرے ورثاء کے احکام میں فرق

مندرجہ بالا تفصیل کو غور سے پڑھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وراثت کے سلسلہ میں ماں کی طرف سے بہن بھائیوں کے احکام اور دیگر ورثاء کے احکام میں بعض اصولی فرق ہیں اس فرق کو ذہن نشین کرنے کے لئے مندرجہ ذیل امور کو غور سے مطالعہ کیا جائے۔

اوّل:۔ وہ وارث جن کا تعلق میت کے ساتھ کسی واسطہ کے ذریعہ سے ہو اسکے متعلق یہ عام اصول ہے کہ جب وہ واسطہ موجود ہو تو وہ وارث ورثہ سے محروم ہو جاتا ہے۔ مثلاً دادا کا تعلق میت کے ساتھ باپ کے ذریعہ سے ہوتا ہے۔ اسی طرح پوتے کا تعلق بیٹے کے واسطہ سے ہوتا ہے۔ نانی کا تعلق ماں کے واسطہ سے ہوتا ہے اسلئے جب باپ بیٹا اور ماں زندہ ہوں تو دادا، پوتا اور نانی ورثہ سے محروم ہو جاتے ہیں۔ لیکن یہ قاعدہ ماں کیطرف سے بہن بھائیوں کی وراثت میں اثر انداز نہیں ہوتا کیونکہ ماں کی طرف سے بہن بھائیوں کا تعلق میت کے ساتھ ماں کے واسطہ سے ہوتا ہے۔ اور اُوپر کی تفصیل میں بتایا جا چکا ہے کہ ماں کی طرف سے بہن بھائی ماں کی موجودگی میں بھی وارث ہوتے ہیں۔

دوم:۔ جب بعض وارث مرد اور عورت ایک ہی طبقے کے ملے جلے موجود ہوں مثلاً لڑکے اور لڑکیاں یا حقیقی بھائی اور بہنیں یا باپ کی طرف سے بھائی اور بہنیں تو ان کے متعلق یہ قاعدہ ہے کہ مرد کو عورت کے حصہ سے دُگنا حصہ ملتا ہے لیکن ماں کی طرف سے بہن بھائیوں کی صورت میں یہ قاعدہ اثر انداز نہیں ہوتا۔ بلکہ ماں کی طرف سے بہن بھائی اگر ملے جلے موجود ہوں تو ان سب کو ترکہ کا مساوی حصہ ملتا ہے جیسا کہ ان کے حصص کی تفصیل میں بیان کیا جا چکا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوم:- جیسا کہ قاعدہ اوّل کے ماتحت بتایا گیا ہے کہ ماں کی طرف سے بہن بھائی اپنے اِس واسطہ کی موجودگی میں بھی وراثت سے محروم نہیں ہوتے جس کے ذریعہ سے ان کا تعلق میت کے ساتھ قائم ہوتا ہے بلکہ یہ جب دو یا دو سے زیادہ ہوں تو اِس صورت میں خود اِس واسطہ کے حصہ میں بھی کمی کر دیتے ہیں جیسے ماں کے حصہ کی تفصیل میں بیان کیا جا چکا ہے کہ جب دو یا دو سے زیادہ حقیقی یا باپ کی طرف سے یا ماں کی طرف سے بھائی بہن موجود ہوں تو اِس صورت میں ماں کو $\frac{1}{3}$ حصہ کی بجائے $\frac{1}{6}$ حصہ ملتا ہے۔

چہارم:- میراث میں یہ عام قاعدہ ہے کہ جب ورثاء میں سے صرف ایک مرد وارث موجود ہو تو وہ تمام ترکہ کا وارث ہوتا ہے اور جب ایک عورت موجود ہو تو وہ ایک معین حصہ کی وارث ہوتی ہے۔ مثلاً جب اکیلا لڑکا موجود ہو تو وہ تمام ترکہ کا حقدار ہوتا ہے لیکن جب ایک ہی لڑکی زندہ ہو تو وہ $\frac{1}{2}$ ترکہ کی وارث ہوتی ہے۔ یہی صورت حقیقی بھائی اور بہن کی ہے اور یہی صورت باپ کی طرف سے بہن اور بھائی کی ہے۔ یعنی جب بھائی موجود ہوگا تو جمیع ترکہ کا وارث ہوگا اور جب بہن موجود ہوگی تو $\frac{1}{2}$ حصہ کی وارث ہوگی۔ لیکن یہ قاعدہ ماں کی طرف سے بہن بھائی کی صورت میں اثر انداز نہیں ہوتا۔ بلکہ جب ماں کی طرف سے صرف ایک بھائی زندہ ہو تو اسے بھی $\frac{1}{6}$ حصہ ملتا ہے۔ اور اگر صرف ایک بہن زندہ ہو تو اسے بھی $\frac{1}{6}$ حصہ ملتا ہے جیسے کہ ان کے حصص کی تفصیل میں بیان ہو چکا ہے۔

پنجم:- یہ عام قاعدہ ہے کہ ہر وہ شخص جس کا تعلق میت کے ساتھ کسی عورت کے واسطہ سے ہو وہ وارث نہیں ہوتا جیسے نانا کا ماں کے واسطہ سے میت کے ساتھ تعلق ہے اور اسی طرح نواسہ کا بیٹی کے واسطہ سے میت سے تعلق ہے اسلئے یہ دونوں وارث نہیں ہوتے۔ لیکن جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ ماں کی طرف سے بہن بھائیوں کا تعلق میت کیساتھ ماں کے واسطہ سے ہے جو کہ عورت ہے اور اسکے باوجود یہ وارث ہوتے ہیں اور ان کا حصہ قرآن مجید میں مذکور ہے۔

دادی اور نانی کا حصہ

۱- دادی اور نانی ہر دو میں سے کوئی ایک بھی موجود ہو تو ان کو کل ترکہ کا $\frac{1}{6}$ حصہ ملتا ہے۔ اسکی دلیل یہ ہے کہ قبیصہ بن ذویب سے ایک روایت مروی ہے کہ ایک دفعہ حضرت ابوبکرؓ کے عہد میں کسی کی دادی آپؓ کے پاس آئی (اور بعض روایات میں ہے کہ وہ کسی کی نانی تھی) اس نے اپنے حقِ وراثت کے متعلق آپؓ سے دریافت کیا۔ آپؓ نے اسکو جواب دیا کہ تمہارے لئے نہ قرآن مجید میں کوئی حصہ مقرر ہے اور نہ سُنّت رسول اللہ سے ہی کوئی حصہ ثابت ہے۔ البتہ اسے یہ مشورہ دیا کہ تم اِس وقت چلی جاؤ میں اِس بارے میں لوگوں سے مشورہ کروں گا۔ چنانچہ آپؓ نے اس کے متعلق لوگوں سے دریافت کیا۔ جس پر مغیرہؓ بن شعبہ نے بیان کیا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرتبہ ایک دادی یا نانی آئی تھی اور آپ نے اسے $\frac{1}{6}$ حصہ دلایا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ نے دریافت کیا کہ کیا تمہارا کوئی اور بھی مؤید ہے؟ چنانچہ محمد بن مسلمہؓ انصاری کھڑے ہوئے اور آپ نے اِسی روایت کی تائید فرمائی اور حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اِس شہادت کے ماتحت اسے $\frac{1}{6}$ حصہ دلایا۔

(باقی صفحہ ۴۲ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکمل عورت

نصرت قیوم بٹالوی

عربوں میں دستور تھا کہ لڑکیوں کی پیدائش پر سوگ منایا جاتا بلکہ بعض جگہ تو لڑکیوں کو پیدا ہوتے ہی زندہ دفن کر دیا جاتا۔ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے یہ رسمِ بد تو ختم ہو گئی اور لڑکیوں کو کچھ حقوق بھی مل گئے، لیکن اب بھی جب کسی کے ہاں لڑکی پیدا ہوتی ہے تو اس پر خوشی کا اظہار نہیں کیا جاتا بلکہ "ہائے لڑکی" کے ساتھ نئے مہمان کا استقبال کیا جاتا ہے۔ کیا واقعی لڑکی کی ذات اس قدر قابلِ نفرین ہے؟ اگر نہیں تو پھر اس سے یہ نفرت چہ معنی دارد؟

پیدائش کے موقع پر یہ رونا دراصل لڑکی کی قسمت کا رونا ہوتا ہے۔ جوان ہو کر لڑکی کو خدا جانے کیسا گھر ملیگا؟ کن لوگوں سے واسطہ پڑیگا؟ کیا حالات پیش آئینگے؟ یہی باتیں سوچ سوچ کر والدین کا دل شروع سے ہی ڈوبنے لگتا ہے۔ لیکن اگر حقیقت کی نگاہ سے دیکھا جائے اور غور کیا جائے تو تھوڑی سی کوشش اور محنت سے ان تمام تفکرات کا سدِ باب ہو سکتا ہے۔

عورت اور مرد ایک ہی گاڑی کے دو پہیے ہیں جن کو کھینچنے کے لئے ہر دو کو برابر برابر بوجھ اُٹھانا پڑتا ہے۔ سو اگر والدین اپنی بچیوں کو اُن تمام ذمہ داریوں کو نبھانا سکھا دیں جو مستقبل میں اُن پر عائد ہوتی ہیں تو وہ یقیناً اس گاڑی کو آسانی سے کھینچ سکیگی جس کو کھینچنا اُسے عمر بھر کیلئے لازم ہے۔

آج کی بیٹی کل کی بیوی اور ماں ہے اور یہاں کی ہی ذات ہے جو ایک قوم کو رفعتوں پر پہنچاتی یا پستیوں میں گراتی ہے وہ یہ تمام کام تبھی سرانجام دے سکتی ہے اگر اُس میں قابلیت ہوگی جس طرح دُنیا کے ہر کام کے لئے تربیت یافتہ آدمیوں کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح گرہستی کو بخوبی چلانے کے لئے بھی عورت کا تربیت یافتہ ہونا ضروری ہے۔

موجودہ دور میں جبکہ تعلیم عام ہے ایک لڑکی کیلئے ایم۔ اے یا بی۔ اے کی ڈگری حاصل کر لینا قطعاً مشکل نہیں لیکن ان پڑھی لکھی لڑکیوں میں سے نوّے فیصدی ایسی ہیں جو خانہ داری، سلائی اور مذہبی تعلیم میں صفر ہیں یہانتک کہ سوئی میں دھاگہ بھی نہیں ڈال سکتیں۔ کھانا پکانے سے انہیں ذرا بھی دلچسپی نہیں۔ باورچی جو بُرا بھلا پکا کر سامنے لا دے مجبوراً کھانا پڑتا ہے کیونکہ خود پکانے سے تو رہیں اگر انہیں پڑھائی کے فوراً بعد گھریلو ذمہ داریاں سنبھالنی پڑیں تو یہ اس امتحان میں کامیاب نہیں ہو سکتیں کیونکہ شروع سے کام کرنیکی عادت نہیں اب اگر تھوڑا سا بھی کام کرنا پڑے تو مصیبت معلوم ہوتی ہے۔ آخر یہ قصور کس کا ہے؟ والدین اگر بچپن سے ہی لڑکی کو ان ذمہ داریوں کا احساس دلا دیں جو مستقبل میں اُس پر عائد ہونی ہیں تو یقیناً اس کی ازدواجی زندگی کامیاب زندگی ہوگی۔ لڑکی جب دس گیارہ سال کی ہو جائے تو ضروری ہے کہ اسے آہستہ آہستہ گھریلو کاموں سے روشناس کرایا جائے کبھی اُس سے ہنڈ کلیا پکوائی جائے کبھی باورچی خانے میں مدد کرنے کے لیے کہا جائے کبھی اُس کی سہیلیوں کو دعوت پر بلایا جائے اور دعوت کا انتظام اس سے کروایا جائے نتیجہ کے طور پر وہ کھانا پکانے کی ترکیبوں سے واقف ہو جائیگی۔ باورچی خانے کے انتظام کا پتہ لگ جائیگا اور اسکے بعد اگر اسے تنہا بھی سب کچھ سنبھالنا پڑیگا تو وہ دوبھر محسوس نہیں کریگی۔ اسی طرح سینے پرونے کے کاموں کی طرف بھی اُسے شروع ہی سے متوجہ کیا جائے بعض والدین لڑکیوں کو گڑیاں کھیلنے سے منع کرتے ہیں حالانکہ یہ ایک اچھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کھیل ہے اور کھیل کھیل میں ہی وہ بہت سی مفید باتیں سیکھ سکتی ہیں۔ مثال کے طور پر جب وہ گڑیوں کے کپڑے بنائینگی تو وہ سلائی سے متعلق بہت سی باتیں سیکھیں گی۔ اور گڑیا کا بیاہ کرتے وقت انہیں گھر کے انتظام اور رسومات کے متعلق بہت سی نئی باتوں کا علم ہو جائے گا۔ گھر میں اگر چھوٹا بہن بھائی ہے تو ماں اُسکے کپڑے خود کاٹ کر لڑکی کو سینے کے لئے دے تو رفتہ رفتہ اُسے کافی تجربہ ہو جائے گا۔

مذہب کے معاملے میں تو آجکل کی لڑکیاں بالکل ہی کوری ہیں دُنیاوی مسائل چھڑے ہوئے ہوں تو وہ انہیں بڑھ بڑھکر حصہ لینگی لیکن اگر کہیں نماز کا ذکر آجائے تو وہ ماشاءاللہ ٹوٹی پھوٹی ہی آتی ہوگی اور قل ھو اللہ کی مختصر سی آیت یاد کرکے یوں سمجھا جائیگا جیسے بہت بڑا میدان جیت لیا ہو۔ یہی لڑکیاں ہیں جنکی گودوں میں مستقبل کی قوموں نے کھیلنا ہے۔ انہی ہاتھوں نے قومی رہنماؤں کو جھولے جھلانے ہیں اگر وہ خود ہی مذہبی عقاید میں راسخ نہ ہونگی تو بچے تو خود بخود مذہب سے بے بہرہ ہونگے کیونکہ بچے کی اوّلین درسگاہ ماں کی گود ہے اور وہ اپنے علم کا بیشتر حصہ اپنی والدہ سے حاصل کرتا ہے۔ بس اشد ضروری ہے کہ لڑکی کو مذہب سے بخوبی واقف کر دیا جائے اور دلچسپ طریقے سے تمام مذہبی باتیں اسکے دل پر اس طرح نقش کر دی جائیں کہ نہ صرف اسکی اپنی تمام عمر سنور جائے بلکہ وہ مذہبی معاملات میں دوسروں کی بھی رہنمائی کر سکے۔

اسی طرح انتظامی امور اور گھر کی صفائی کی طرف بھی شروع ہی سے توجہ دلائی جائے جس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ گھر میں جو مہمان آئیں انکے آرام و آسائش اور دیکھ بھال کا کام مکمل طور پر لڑکی کے سپرد کر دیا جائے اس سے وہ مہمان نوازی اور انتظام دونوں چیزیں سیکھے گی۔ ایسے ہی اگر گھر کا خرچ کبھی کبھی اسکے ہاتھ میں دیدیا جائے اور وہ ماہانہ بجٹ بنا کر والدین کی نگرانی میں خرچ کرے تو والدین کو اُن خامیوں کا علم ہو جائے گا جو ناتجربہ کاری کی وجہ سے پیش آ رہی ہیں جنکی اصلاح ہوسکتی ہے پس جب اسے اپنے گھر کا انتظام سنبھالنا پڑیگا تو وہ بغیر کسی خوف و ہراس کے اس بوجھ کو برداشت کر لیگی۔ مکان کی صفائی سے عورت کے متعلق اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اگر کمرے گندے ہیں سامان اِدھر اُدھر بکھرا پڑا ہے تو یقیناً ہر آنے جانے والا گھر کی مالکہ کو پھوہڑ کہے گا لیکن اس کے برخلاف اگر سامان تو کم ہی ہے لیکن قرینے سے رکھا ہوا ہے، بچوں کا لباس صاف ستھرا ہے، اُن کا آداب گفتگو شائستہ ہے تو دیکھنے والوں کی توجہ خواہ مخواہ اُن کی والدہ کی طرف جائے گی کہ خدا جانے خود وہ کتنی باسلیقہ اور سگھڑ ہے کہ ہر ایک چیز سے اس کی سلیقہ شعاری ٹپک رہی ہے۔

زندگی میں عموماً چھوٹی موٹی بیماریاں آتی ہی رہتی ہیں لیکن معمولی سی بات پر ڈاکٹروں کے پاس بھاگنا کسی طرح بھی مناسب نہیں۔ پچھلے زمانے میں جب کوئی ڈاکٹروں اور دوائیوں کا نام بھی نہیں جانتا تھا تو ہماری بزرگ عورتیں معمولی ٹوٹکوں سے ہی عمدہ دوائیوں کا کام لیا کرتی تھیں۔ گو اب سائنس نے ہمکو بہت سی آسائش مہیا کر دی ہے لیکن پھر بھی لڑکیوں کو خانگی ٹوٹکوں کا علم کرانا بہت ضروری ہے کیونکہ بعض اوقات ڈاکٹر قریب نہیں ہوتا اور ایسے ٹوٹکے تکلیف کو مکمل طور پر نہ سہی وقتی طور پر ضرور آرام دے سکتے ہیں۔

یہ سب کچھ سکھا دینے کے بعد والدین کا فرض مکمل طور پر پورا ہو جاتا ہے اور ظاہراً اُن تکالیف کا احتمال کم ہو جاتا ہے جو شادی کے بعد اَن ٹرینڈ لڑکیوں کو پیش آتی ہیں۔ گو ایسا بھی ہوتا ہے کہ سب کچھ جاننے بوجھنے کے باوجود بعض لڑکیاں ازدواجی زندگی میں کامیاب نہیں ہو سکتیں۔ تقدیر کے لکھے کو کون مٹا سکتا ہے شائد اُن کی قسمت میں رنج و غم ہی لکھا ہو لیکن پھر بھی ایسی لڑکیاں تدبر و حکمت سے اگر تکالیف کو مکمل طور پر نہیں تو تھوڑا بہت رفع کرنے میں ضرور کامیاب ہو جاتی ہیں+

"بوجھ"

امۃ النصیر شاہدہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"آداب عرض نسرین بہن! اُدھر چلئے میری آپا آپکو بلا رہی ہیں۔" ایک نوجوان لڑکی میرے سامنے کھڑی مجھے مخاطب کر کے یہ الفاظ کہہ رہی تھی۔

"آپ کی آپا؟ کون؟ کیا نام ہے اُن کا؟ میں تو آپکو نہیں پہچانتی۔" میں یکدم ایک ہی سانس میں اتنی باتیں کر گئی۔

"وہ بیٹھی ہیں سامنے، اُن کا نام راشدہ ہے۔" اُس نوجوان لڑکی نے سامنے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ راشدہ بہن" میں نے تقریباً بے خودی کے عالم میں سامنے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا...." لیکن یوں بھری مجلس میں اپنی جگہ پر سے اُٹھ کر کسی کو ملنے کے لئے جانا میں آداب مجلس کے خلاف سمجھتی ہوں اسلئے میری طرف سے اپنی آپا کی خدمت میں معذرت کر دیجیئے کہ جلسہ کے اختتام تک مجھے معاف رکھیں پھر میں آپ سے ملونگی....." بہت اچھا کہتی ہوئی وہ نوجوان لڑکی واپس اپنی جگہ پر واپس چلی گئی۔

راشدہ بہن بہت عرصہ کے بعد دیکھنے میں آئی تھیں اسلئے میں اُن سے ملنے کیلئے بے چین ہو رہی تھی اور جلد سے جلد جلسہ کے اختتام کا انتظار کر رہی تھی۔ آخر خدا خدا کر کے جلسہ ختم ہوا اور میں تیزی سے لپک کر راشدہ بہن سے بغلگیر ہوگئی۔ رسمی خیر و عافیت کے بعد راشدہ نے اپنے ساتھ کی لڑکیوں سے میرا تعارف کرانا شروع کیا۔ "یہ ہیں میری چھوٹی بہن قدسیہ۔ اور آپ ہیں میری عزیزہ سہیلی نسرین —— یہ میری چچا زاد بہن صفیہ جو کہ آپ کا ذکر مجھ سے سُنکر آپ سے ملنے کے لئے بیتاب ہو رہی تھیں۔"

"بڑی خوشی ہوئی آپ لوگوں سے مل کر..... اس غائبانہ عقیدت کا صفیہ بہن میں شکریہ ادا کرتی ہوں" میں نے بھی دو فقرے کہہ کر رسمی تعارف مکمل کر دیا...... اور پھر کافی دیر تک ہم وہیں کھڑی گفتگو میں مشغول رہیں اور آخر میں نے انکے ہاں جانے کا وعدہ کر کے رخصت طلب کی کیونکہ مجھے ایک دعوت میں شامل ہونا تھا اور وقت بہت تھوڑا رہ گیا تھا۔ اس کے بعد جب ہم ایک دوسرے کے ہاں آنے جانے لگے تو قدسیہ اور صفیہ ایک دو ملاقاتوں میں ہی مجھ سے بے تکلف ہوگئیں....

قدسیہ ایک ملنسار اور بے حد سنجیدہ لڑکی تھی جس کے دلکش چہرے پر ہر وقت ایک ہلکی سی مسکراہٹ چھائی رہتی۔ اسکی سیاہ آنکھوں کی گہرائی میں مستقل مزاجی کی جھلک نظر آیا کرتی ہر ایک چھوٹے بچے سے پیار کرنا، بڑوں کے سامنے مؤدب رہنا، ہمجولیوں میں ہر وقت مسکراتے رہنا اور ٹھہر ٹھہر کر باتیں کرنا اس کی فطرت کا جزو لاینفک تھا۔ حسب معمول میں ایک دن اُن کے ہاں برآمدے میں بیٹھی ایک کتاب کے مطالعے میں مشغول تھی کہ اندر سے قدسیہ کی والدہ کی آواز نے مجھے چونکا دیا جو کہ کسی عورت سے باتیں کر رہی تھیں۔ وہ کہہ رہی تھیں.....

"بہن دیکھو نا!...... اب میری قدسیہ ماشاءاللہ جوان ہوگئی ہے اور مجھے اس کا فکر دن رات کھائے جا رہا ہے۔ کہ کہیں اسکو ٹھکانے لگا دوں۔ تاکہ اس بوجھ سے سبکدوش ہو جاؤں۔ رشتے تو کافی آتے ہوتے ہیں لیکن میں.... سوچ رہی ہوں کہ اگر قدسیہ کے والد مان جائیں تو رشتہ گھر میں ہی کر لیا جائے۔ ماشاءاللہ ہمارا جمیل بہت اچھا لڑکا ہے۔ شکل و صورت میں بھی اور لیاقت میں بھی۔ بڑا فرمانبردار بچہ ہے"......

"لیکن بہن! بُرا نہ ماننا اگر میں ایک بات کہوں تو... دیکھنا میں نے چند ایک باتیں صدیقہ کی والدہ سے جمیل کے بارے میں سُنی ہیں کہ وہ اکثر رات کو بڑی دیر سے گھر آتا ہوا دیکھا گیا اور گھر میں بھی دوستوں کے ساتھ تاش وغیرہ کھیلتا رہتا ہے۔ صدیقہ کی والدہ بڑی دیندار عورت ہیں۔ چونکہ وہ کافی عرصہ سے ان کے ہمسائے میں رہتی ہیں۔ اسلئے جہانتک میرا خیال ہے انہوں نے حقیقت کا اظہار ہی کیا ہوگا۔ یہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باتیں اگر آپ بھی تحقیق کر لیں تو بہتر ہے۔ کیونکہ یہ کوئی ایک دو دن کے مل بیٹھنے کی بات تو ہے نہیں ساری عمر کا سوال ہے کہیں بعد میں پچھتانا نہ پڑے"۔۔۔۔ قدسیہ کی والدہ کی سہیلی نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔۔۔۔ "گو میں نے آج تک یہ باتیں سنی تو نہیں لیکن اگر یہ سچ ہو بھی تو ہمیں کیا حرج ہے۔ آخر جوان لڑکا ہے اُسے اپنے وقت کو خوشگوار بنانے کے لئے کوئی مشغلہ تو چاہیئے۔۔۔۔ جب گھر گرہستی کا بوجھ ہوگا تو خود بخود سُدھر جائیگا" قدسیہ کی والدہ نے یہ کہہ کر اپنے دل کو تسکین دے لی اور پھر خاموشی چھا گئی۔۔۔۔

دن گذرتے گئے۔۔۔۔ قدسیہ کا رشتہ جمیل سے طے ہوگیا اور شادی کی تیاریاں ہونے لگیں۔۔۔ لیکن مجھے قدسیہ کے رویّے میں حیرت انگیز تبدیلی نظر آئی۔ ہر وقت مسکرانے والا چہرہ یکلخت متفکر ہو کر رہ گیا تھا۔ اب وہ ہر وقت خاموشی سے اپنے کمرے میں بیٹھی رہتی۔ جس کا مطلب اُن کے گھر میں لڑکی کا فطرتی شرم وحیا قرار دیا گیا۔ لیکن میں اس استدلال سے مطمئن نہ ہو سکی۔ اور آخر ایک دن میں نے قدسیہ سے اس خاموشی کی وجہ پوچھ ہی لی۔۔۔ "قدسیہ! شادی کے موقع پر تمہارا اس طرح خاموش سا رہنا تو جائز قرار دیا جا سکتا ہے لیکن اتنا عرصہ پیشتر تمہارے اس رویّے نے مجھے بے حد متحیّر کر دیا ہے۔ دیکھو سچ سچ بتانا، یہ کیا راز ہے؟۔۔۔۔ آخر وہ کونسا صدمہ ہے جس نے تمہیں نڈھال کر دیا ہے؟۔۔۔۔

کچھ دیر تک قدسیہ میرے مُنہ کی طرف ٹکٹکی باندھے دیکھتی رہی۔ پھر یکدم نظریں چھت کی طرف اُٹھا کر۔۔۔۔ روندھی ہوئی آواز سے بولی۔۔۔ "نسرین بہن! کوئی خاص وجہ نہیں ہے آپ کو یہ کیونکر شک ہوا ہے کہ میں آجکل متفکر ہوں۔۔۔۔"

"دیکھنا قدسیہ تم اسے یونہی ٹال نہیں سکتیں۔ ممکن ہو سکتا ہے اس سے پیشتر میں اسے شک ہی خیال کرتی لیکن تمہاری آواز کی لرزش نے میرے شک کو مبدل بہ یقین کر دیا ہے۔۔۔۔ صاف صاف اپنا مدعا بیان کر دو۔ شاید میں تمہاری کچھ مدد کر سکوں" میں نے زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"کیا کرو گی سُن کر عزیز بہن!۔۔۔۔ البتہ اگر تم اصرار کرتی ہو تو سُن لو۔۔۔۔

"یہ کتنی ستم ظریفی ہے کہ جو والدین لڑکی کو پالتے ہیں، ناز و نعم میں اُسے پرورش کر کے جوانی کے دور تک پہنچاتے ہیں اور پھر اُسے اپنے طے شدہ راستے پر ڈال دیتے ہیں تاکہ وہ بھی انہی کی طرح عمل کر کے زندگی کو رواں دواں رکھنے میں مدد دے۔ لیکن اگر خوش قسمتی سے زندگی کی گاڑی کو کھینچنے کے لئے دونوں پہیے مناسب مل جائیں تو یہ کٹھن سفر بآسانی کٹ جاتا ہے لیکن انہی پہیوں کے نامناسب ہونے پر کیا توقع کی جا سکتی ہے کہ یہ بھی تیز رفتاری کے ساتھ اپنی منزلِ مقصود کی طرف گامزن ہوں۔۔۔۔ کیا یہ ممکن نہیں ہو سکتا کہ نئی زندگی میں قدم رکھنے والوں کو اتنا اختیار دے دیا جائے کہ وہ اپنی پسند یا ناپسند کو ظاہر کر سکیں۔۔۔۔؟"

"اچھا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہیں اس رشتے پر اعتراض ہے۔ بجائے اتنا لمبا فلسفہ بیان کرنے کے تم مختصر ہی مجھے بتا دیتیں۔ لیکن تم خود اس بات کو امی پر یا راشدہ آپا پر ظاہر کر دیتیں۔۔۔۔ خیر میں ابھی خالہ جان سے ذکر کرتی ہوں۔۔۔۔" اتنا کہہ کر میں وہاں سے اُٹھ سیدھی دالان میں پہنچی جہاں پر خالہ جان محترمہ آرام کرسی پر بیٹھی آرام فرما رہی تھیں۔ مجھے آتی دیکھ کر سیدھی ہو بیٹھیں۔

"آؤ بیٹی بیٹھو"۔۔۔۔ اور ایک کرسی کھینچ کر آگے کر دی۔ میں خاموشی سے کرسی پر بیٹھ کر انتظار کرنے لگی کہ یہ آنے کی وجہ پوچھیں تو کچھ کہوں۔۔۔۔ تھوڑے وقفہ کے بعد انہوں نے کہنا شروع کیا۔۔۔۔ "کیوں بیٹی خاموش کیوں ہو گئی ہو کچھ بولو نا۔۔۔۔ تم تو اس طرح خاموش نہیں بیٹھا کرتی تھیں؟۔۔۔۔"

"خالہ جان!۔۔۔۔ میں آپ کی خدمت میں کچھ عرض کرنے کے لئے حاضر ہوئی ہوں۔ مجھے علم ہے کہ آپ نے

قدسیہ بہن کی نسبت جمیل بھیا سے طے کی ہے لیکن کیا
آپ نے یہ بات طے کرتے وقت قدسیہ سے رائے لے لی تھی؟
کیونکہ ......"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"قدسیہ کی رائے لینے کی کیا ضرورت تھی۔ ہم بہتر سمجھتے ہیں یا قدسیہ؟ وہ تو ابھی بچی ہے۔ ہم نے اس دُنیا میں عمر گزاری ہے جو بھی کرینگے سوچ سمجھ کر کریں گے۔ بھلا یہ بھی کہیں ہُوا ہے کہ لڑکی سے صلاح لی جائے ۔۔۔ نا ۔۔۔ بابا یہ تو ابھی تک سننے میں نہیں آیا تھا" خالہ جان نے میری بات ٹوکتے ہوئے کہا۔

"خالہ جان! یہ صحیح ہے کہ بہ نسبت قدسیہ کے یا میرے آپ کا تجربہ زیادہ ہے لیکن خالہ جان! زمانہ کے ساتھ ساتھ حالات بھی تو بدلتے جا رہے ہیں۔ نئی روشنی کا زمانہ ہے۔ آجکل لڑکی کی رائے لینے کو کوئی بُرا خیال نہیں کرتا۔ کیونکہ یہ واضح ہوتا جا رہا ہے۔ لڑکے لڑکی کو ایک گرہ میں باندھنے سے پیشتر انکو ایک دوسرے کے خیالات کو سوچنے سمجھنے کا موقعہ دیا جائے تو یہ انکی آئندہ زندگی پر کافی اثر ڈالتا ہے کیونکہ پھر وہ دونوں سوچ سمجھ کر فیصلہ کرتے ہیں کہ آیا ان کے خیالات آپس میں مطابقت کھاتے ہیں یا نہیں۔ اور قدسیہ چونکہ جمیل کو بچپن سے جانتی ہے اسلئے وہ بخوبی اُسکی طبیعت و عادات سے واقف ہے اور اسی واقفیت کی بنا پر قدسیہ کا خیال ہے کہ میں اس بیل کو منڈھے چڑھتے نہیں دیکھ سکونگی۔ اگر آپ اپنے خیال کو تبدیل کر لیں تو مناسب ہوگا۔ کیا آپ یہ نہیں چاہتیں کہ آپ کی بیٹی بجائے تمام عمر جلنے کڑھنے کے خوش و خرم زندگی گزارے ... جو کہ آپ کے موجودہ خیال کے مطابق حاصل ہونی ناممکن ہے ....."

"نہیں نہیں یہ کبھی نہیں ہوگا۔ میں ایک مرتبہ زبان دے چکی ہوں اب زبان سے پھرنا میرے لئے ممکن نہیں۔ دیگر قدسیہ کا یہ وہم ہے کہ وہ جمیل کو اچھا نہیں سمجھ رہی دیر بدیر سب ٹھیک ہو جائیگا"

خالہ جان اتنا کہہ کر خاموش ہو گئیں ...... اور میں مایوس ہو کر وہاں سے اُٹھ آئی ...... قدسیہ بیتابی سے میرا انتظار کر رہی تھی مجھے آتا دیکھ کر کھڑی ہو گئی۔

"کہئے مہم میں کہاں تک کامیابی ہوئی؟" قدسیہ نے مستفسرانہ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"قدسیہ! .... چٹان بڑی سخت اور پتھریلی ہے۔ باوجود کوشش کے مجھے اس مہم کو سَر کرنے میں ناکامی ہوئی ہے ....." میں نے کہا۔ اور قدسیہ صرف اتنا کہہ کر خاموش ہو گئی ۔۔ "جو تقدیر میں لکھا ہوا ہے اسے کون مٹائے ......"

دن گزرتے دیر نہیں لگتی۔ آخر وہ دن بھی آ پہنچا جب قدسیہ کو آبائی گھر سے صرف اس جُرم کی پاداش میں نکلنا پڑا کہ وہ اس گھر میں لڑکی کی صورت میں آئی تھی۔ آہوں اور سسکیوں کے درمیان قدسیہ کو رخصت کر دیا ..... گیا ...... اور میں نے دھڑکتے دل کے ساتھ ہاتھ اُوپر اُٹھا کر دُعا کی ......

"یا الٰہی! اسے اپنی حفاظت میں رکھیو اور اسے خوش و خرم زندگی عطا کیجیؤ" ..... لیکن خلافِ معمول میری طبیعت بے حد بے چین تھی۔ ایسا محسوس ہوتا تھا گویا زندگی میں کوئی بڑا حادثہ ہو گیا ہو۔ اور قدسیہ اس حادثے کا شکار ہو گئی ہو۔ اور شائد پھر واپس نہ آ سکے گی لیکن نہیں ایسا کیوں ہونے لگا۔ آخر یہ جو آئے دن دُنیا میں شادیاں ہوتی رہتی ہیں۔ کیا وہ سب پھر واپس نہیں آیا کرتیں" میں نے دل کو سمجھانے کی کوشش کی ......

قدسیہ کتنی اچھی تھی۔ اُس نے اپنی پیاری باتوں اور دلکش اخلاق سے مجھے اپنی طرف مائل کر لیا تھا۔ اور میں اپنی پرانی سہیلی راشدہ کی بجائے قدسیہ میں زیادہ دلچسپی لینے لگی تھی ....

.... اور اب پھر گزشتہ بیتے ہوئے شاندار دن خواب و خیال نظر آنے لگے ......

شادی کے بعد قدسیہ سسرال سے میکے واپس آئی اور دوسرے ہی دن مجھے ملنے کے لئے آئی ......

"قدسیہ..... تم کتنی کمزور ہو گئی ؟"...... بے ساختہ میرے مُنہ سے نکل گیا۔

"نہیں میں کمزور نہیں ہوئی۔ شاید تمہاری نظر کمزور ہو گئی ہے......" قدسیہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

میں نے اُس سے مفصل طور پر سُسرال والوں کے سلوک کے متعلق پوچھا۔ لیکن اُس نے صرف اتنا کہکر موضوع بدل دیا کہ سب مجھ سے بے حد خوش ہیں اور میں بھی یہاں سے زیادہ وہاں خوش ہوں۔...... تم کہو آجکل دن کیسے گذر رہے ہیں!"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"میرے دن تو خیر جیسے بھی گزرتے ہیں اچھے ہی ہیں۔ ...... لیکن تمہاری حد سے زیادہ خوشی کا اثر تمہاری صحت پر اُلٹا کیوں پڑ رہا ہے ؟......" لیکن سوائے ہنسنے کے اُس نے کوئی جواب نہ دیا......

چند دن رہ کر قدسیہ واپس سُسرال چلی گئی.... لیکن اب جب کبھی وہ واپس آتی تو دن بدن زیادہ کمزور ہوتی چلی جاتی۔ جس کا سبب سوائے اِس بات کے اُس صابر لڑکی نے کچھ نہ بتایا کہ صرف آپ لوگوں کی جدائی کی وجہ سے میں پریشان رہتی ہوں، باقی کوئی خاص وجہ نہیں ہے...... اور ایک دن خالہ جان نے مجھ سے ذکر کیا کہ قدسیہ نے صرف اتنا بتایا تھا کہ جمیل کا رویہ قدسیہ کے بارے میں بیحد تکلیف دہ ہے' وہ ذرا ذرا بات پر اُسے جھڑک دیتا ہے اور بے اعتنائی برتتا ہے۔ میرا دل چاہا کہ اُنہیں کچھ جواب دوں۔ لیکن بے فائدہ خیال کر کے خاموش ہو گئی.... اچانک ایک دن جبکہ سب گھر والے ہنسی مذاق میں مشغول تھے قدسیہ کا نوکر دوڑتا ہوا آیا......

"آپ کو بی بی جی نے بلایا ہے!"

"مجھے اِس وقت کیوں بلایا ہے ـــــ خیریت تو ہے نا؟"

"قدسیہ بی بی آئی ہیں اور شدید بیمار ہیں" نوکر نے تیزی سے کہا۔

اتنے میں میں تیار ہو کر آگئی۔ چلو.... جلدی جلدی ہم وہاں پہنچے۔ خالہ جان نے قدسیہ کا سر اپنی گود میں رکھا ہوا تھا اور قدسیہ کا چہرہ بالکل زرد ہو رہا تھا جس پر موت کی مُردنی چھائی ہوئی تھی۔ سانس آہستہ آہستہ آ جا رہا تھا.... میں نے آہستگی سے قدسیہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے اُسے پکارا "قدسیہ!"...... اُس نے آنکھیں کھول دیں۔ "تمہیں کیا ہو گیا قدسیہ!! کیا اب بھی نہیں بتاؤ گی کہ تمہیں اِس حال تک کس واقعہ نے پہنچایا ہے ؟!!....."

دو منٹ کی خاموشی کے بعد قدسیہ نے آہستہ آہستہ کہنا شروع کیا...... "جب آپ نے امّی میری مرضی کے خلاف مجھے جہنم میں دھکیل دیا تو میں نے ہر ممکن کوشش کی کہ کسی طرح ان کو راہ راست پر لے آؤں یا پھر خود ہی ان کی مرضی کے مطابق چلوں.... لیکن میری کسی کوشش کو بار آور نہ ہونے دیا گیا۔ بلکہ بُری طرح دھتکار دیا جاتا...... اب کے جب میں واپس گئی تو سب کو اپنے خلاف پایا۔ سب کہہ رہے تھے "تمہیں کس نے بلایا ہے ؟"..... اور ایک دن آپ کے لاڈلے جمیل نے بے قصور مجھے اس قدر مارا کہ میں بے ہوش ہو گئی۔ اور پھر دو دن میں شدید بخار میں مبتلا پڑی رہی۔ کسی نے نظر اُٹھا کر بھی نہ دیکھا۔ آخر میری منت سماجت پر مجھے یہاں کا ٹکٹ لے کر گاڑی میں بٹھا دیا گیا......" اتنا کہہ کر قدسیہ نے آنکھیں بند کر لیں...... ایک ہچکی لی..... اور ہمیشہ کے لئے اپنا بوجھ سب کے کاندھوں پر سے ہلکا کر کے ابدی نیند سو گئی ✦

بقایا داران'

اپنے بقایا جات ادا کر کے اپنے مصباح کو کامیاب بنائیں

(مینجر)

دواخانہ خدمتِ خلق کے مائیہ ناز مجربات!

۱۔ ہمدردِ نسواں۔ اسقاطِ حمل اور اٹھرا کا بے نظیر علاج۔ قیمت مکمل کورس ۔/۱۹ روپے۔

اکسیر جنین۔ اٹھرا کی گولیوں کے ساتھ اس کا استعمال نہایت ہی فائدہ مند ہے قیمت فی تولہ ۔/۱۴ روپے۔

دوائے فضلِ الٰہی۔ اولادِ نرینہ کیلئے نہایت ہی مفید دوائی۔ قیمت مکمل کورس ۔/۱۶ روپے۔

۲۔ سُرمہ ممیرا خاص۔ آنکھوں کی جملہ بیماریوں کا تیر بہدف علاج اور بینائی کو طاقت بخشنے والا سرمہ

قیمت ۳ ماشہ ۱۵/ ۶ ماشہ ۱؎ ۱ تولہ ۔/۳ روپے۔

۳۔ تریاقِ کبیر (گھر کا ڈاکٹر) ہر قسم کی تیز بیماریوں کا فوری علاج امرت دھارا سے بھی زیادہ مفید۔ ہر گھر میں ایک شیشی

ہونی ضروری ہے تاکہ بیماری کا فوری علاج ہو سکے قیمت نمونہ شیشی ۱/ چھوٹی شیشی ۱۴/ بڑی شیشی ؏

۴۔ شبا کن ملیریا کی بے نظیر دوائی۔ کونین سے بھی زیادہ اثر رکھنے والی۔ اس سے بہتر اور کوئی دوائی نہیں

قیمت یکصد قرص ؏

شفائی۔ شبا کن کے ساتھ اسکے استعمال سے تلی، جگر کی اصلاح ہوتی ہے۔ قیمت پچاس گولیاں ؏

۵۔ معجون فوفل۔ سیلان الرحم، لیکوریا کا بہترین علاج۔ قیمت فی تولہ ۸/

سفوف جندؔ۔ ماہواری خون کا رُک رُک کر آنا۔ اسکے لئے مفید دوائی۔ قیمت فی تولہ ۱۰/

معجون کہربا۔ ماہواری خون کے کثرت کے ساتھ آنے کیلئے مفید دوائی۔ قیمت فی تولہ ۸/

۶۔ تحسین منجن۔ دانتوں اور مسوڑھوں کی تمام بیماریوں کا بہترین علاج اور دانتوں کو موتیوں کی طرح

صاف رکھنے والا منجن۔ قیمت فی تولہ ۴/

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ ضلع جھنگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جسم کی صحت، دماغ کی روشنی!

بہت سی بیماریاں بدبوؤں سے پیدا ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے بدبُودار چیزیں استعمال کرکے یا جسم کو گندہ رکھ کر مسجدوں اور مجلسوں میں آنے سے منع کیا ہے۔ خوشبوئیں صحت کیلئے بھی اچھی ہوتی ہیں اور بہت سی بیماریوں کا علاج۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مساجد اور مجالس میں آنے سے پہلے خوشبو لگانے کا حکم دیا ہے۔ صفائی نہ رکھنا جسم یا کپڑوں کا بدبودار رکھنا نیکی نہیں۔ اگر یہ نیکی ہوتی تو اسلام اس کا حکم دیتا۔ صفائی رکھنا اور خوشبو لگانا عیاشی نہیں۔ اگر ایسا کرنا عیاشی ہوتا تو اسلام اس کا حکم نہ دیتا۔ بیمار ہوکر علاج کرنے سے بہتر ہے کہ انسان بیماری کو آنے سے ہی روکے اور اس کا ایک ہی علاج ہے یعنی صفائی پسندی اور خوشبو کا استعمال۔

خوشبوؤں کے کارخانے عام طور پر ہندوستان میں رہ گئے۔ ایسٹرن پرفیومری کمپنی کے عطر پاکستان میں تیار کئے جاتے ہیں اور ہندوستان سے لائے ہوئے عطروں سے کم قیمت اور خوشبو میں اچھے ہیں۔

مختصر فہرست ذیل میں درج ہے:۔

نام عطر:۔	چنبیلی	گلاب	خس	حناء	
فی تولہ:۔	۵ر ـ ۸ر ـ ۱۵ر ـ ۲۰ر	۵ر ـ ۸ر ـ ۱۵ر ـ ۲۰ر	۵ر ـ ۸ر ـ ۱۵ر	۵ر ـ ۸ر ـ ۱۵ر	
نام عطر:۔	گُل خوشبو	کرناء	نرگس شہلاء	نجدی	
فی تولہ:۔	۵ر ـ ۸ر ـ ۱۵ر ـ ۲۰ر	۵ر ـ ۸ر ـ ۱۵ر	۵ر ـ ۸ر	۵ر	
نام عطر:۔	شامِ شیراز	عطر باغ و بہار	حناء عنبری	موتیا	عنبرین
فی تولہ:۔	۵ر ـ ۸ر	۵ر ـ ۸ر ـ ۱۵ر	۵ر ـ ۸ر ـ ۱۵ر ـ ۲۰ر	۵ر ـ ۸ر ـ ۱۵ر	۱۵ر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو عطر ہم پانچ روپے تولہ دیتے ہیں وہ دوسرے کارخانوں میں (ہندوستان کا آیا ہوا) آٹھ روپے تولہ بکتا ہے اور جو آٹھ روپے تولہ دیتے ہیں وہ بارہ روپے تولہ اور جو پندرہ روپے تولہ دیتے ہیں وہ بیس روپے تولہ اور جو بیس روپے تولہ دیتے ہیں وہ تیس روپے تولہ بکتا ہے۔

سپرٹ کے عطر بھی چنبیلی، گلاب، خس، حنا، الوٹون، شامی، ٹیوب روز اور باغ و بہار اعلیٰ قسم کے ۸ر فی شیشی مل سکتے ہیں۔ خس اور باغ و بہار خاص موسم گرما کے عطر ہیں۔

ملنے کا پتہ

ایسٹرن پرفیومری کمپنی ربوہ ضلع جھنگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"تصحیح" :-

مکرم مولوی احمد علی صاحب سیالکوٹی مبلغ سلسلہ احمدیہ

{رسالہ مصباح بابت ماہ ستمبر صفحہ ۲۴ اور ۲۷ میں "سوانح حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے زیر عنوان مضمون شائع ہوا ہے اس میں واقعاتی لحاظ سے بعض غلطیاں رہ گئی ہیں قارئین درست فرمالیں۔}

۱۔ لکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو "سب سے پہلا الہام والسماء والطارق ہوا تھا جبکہ حضورؑ کے والد ماجد نے وفات پائی۔" حالانکہ یہ درست نہیں۔ حضرت اقدس علیہ السلام خود ہی براہین احمدیہ حصہ چہارم ص ۵۲۰/۵۲۱ میں تحریر فرماتے ہیں کہ "۱۸۶۸ء یا ۱۸۶۹ء میں بھی ایک عجیب الہام اردو میں ہوا تھا اور وہ یہ ہے "تیرا خدا تیرے اس فعل سے راضی ہوا اور وہ تجھے بہت برکت دیگا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے"۔ یہ الہام حضرت اقدسؑ کے والد ماجد کی وفات سے بہت پہلے کا ہے اور غالباً یہی پہلا الہام اس وقت تک کی تحقیق کی رُو سے ہے۔

۲۔ پھر لکھا ہے کہ "۱۸۸۲ء میں آپ کے بھائی صاحب کی وفات ہوئی" حالانکہ یہ ۱۸۸۳ء کا واقعہ ہے۔ (ملاحظہ ہو سیرۃ المہدی حصہ دوم از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب)

۳۔ نیز لکھا ہے کہ "۱۸۹۶ء یا ۱۸۹۷ء میں طاعون پھیلی" حالانکہ امر واقعہ یہ ہے کہ حضرت علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے علم پاکر طاعون پھیلنے کی پیشگوئی ۶ فروری ۱۸۹۸ء کے اشتہار میں بیان فرمائی تھی۔ اور اس کے بعد ہندوستان کے بعض حصوں میں طاعون پھوٹی جو بالآخر سارے ملک میں پھیل گئی اور ۱۹۰۲ء میں شدت کا رنگ اختیار کر گئی تھی۔ جبکہ حضورؑ نے کشتی نوح اور دافع البلاء کتب تالیف فرمائیں۔

۴۔ پھر نامہ نگار نے لکھا ہے کہ "۱۸۹۸ء میں حضرت مسیح ناصریؑ کے کشمیر میں آنے اور یہیں فوت ہونے کا انکشاف فرمایا۔" مگر یہ امر بھی خلاف واقعہ ہے۔ حضورؑ نے ۱۸۹۵ء میں کتاب "ست بچن" کے اندر تحریر فرمایا ہے کہ مسیح ناصریؑ کی واقعی قبر وہی ہے جو کشمیر میں ہے۔" (ملاحظہ ہو تبلیغ رسالت جلد چہارم ص ۴۸)

۵۔ ایسا ہی لکھا ہے کہ "۱۸۹۹ء میں اعجاز المسیح (تفسیر سورۃ فاتحہ) کا نشان ظاہر ہوا۔" حالانکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ حضورؑ نے پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کو چیلنج کیا تھا کہ ۷۰ دن یعنی ۱۵ دسمبر ۱۹۰۰ء سے ۲۵ فروری ۱۹۰۱ء تک میعاد تفسیر لکھنے کی ہے۔" (تبلیغ رسالت جلد ۹ ص ۹۵) پیر صاحب تو باوجود پانصد ۵۰۰ روپیہ کے انعامی چیلنج کے ایک لفظ تک نہ لکھ سکے مگر حضرت اقدسؑ نے اسی میعاد کے اندر اندر "اعجاز المسیح" نام تفسیر لکھ کر شائع بھی کر دی جس کے متعلق ۲۰ فروری ۱۹۰۱ء کو اشتہار شائع کیا اس کا عنوان یہ ہے "خدا کے فضل سے بڑا معجزہ ظاہر ہوا"۔ (تبلیغ رسالت جلد ۱۰ ص ۳) غرضیکہ یہ واقعہ ۱۸۹۹ء کا نہیں بلکہ ۱۹۰۱ء کا ہے۔

۶۔ پھر لکھا ہے کہ "۱۸۹۹ء میں ۱۰۰۰۰ اعجاز احمدی میں مولوی ثناء اللہ صاحب کو دس ہزار روپیہ کا انعام پیش کیا گیا" حالانکہ امر واقعہ یہ ہے کہ چونکہ کتاب اعجاز المسیح کی بابت یہ اعتراض ہو سکتا تھا کہ وہ ستر دن کی میعاد سے پہلے کی تیار شدہ تھی تو خدا تعالیٰ نے حضورؑ کو اس سے بڑھ کر ایک اور نشان عطا فرمایا جس پر قبل از وقت لکھ رکھنے کا کوئی سوال ہی نہ ہو سکتا تھا اور وہ یہ کہ مد ضلع امرتسر میں استاذی المعظم حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کا مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ ۲۹-۳۰ اکتوبر ۱۹۰۲ء کو مناظرہ ہوا تھا جب مولوی صاحبؓ نے آکر حالات حضورؑ سے عرض کئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو حضور نے ابتدا نومبر ۱۹۰۲ء میں اسی مناظرہ کے کوائف اور اعتراضات کے جواب پر اعجاز احمدی کتاب لکھ کر ۱۵ر نومبر ۱۹۰۲ء کو شائع بھی فرما دی۔ (جیسا کہ اس کے ٹائیٹل سے ظاہر ہے) اور مولوی ثناء اللہ صاحب اور ان کے ساتھیوں کو چیلنج کیا کہ اگر آپ لوگ اسی مدت میں یعنی ۱۶ر نومبر ۱۹۰۲ء سے ۱۰ر دسمبر ۱۹۰۲ء تک اس کے مقابل کتاب لکھ کر شائع کر دیں تو یہ میرے جھوٹے ہونے کا نشان ہوگا اور مزید دس ہزار روپیہ میری طرف سے آپ کو انعام ملیگا۔ مگر خدا تعالےٰ نے مجھے علم دیا ہے کہ وہ آپ لوگوں کی قلمیں توڑ دیگا اور آپ کے دلوں کو غبی کر دیگا۔ اور میری صداقت کا یہ نشان ظاہر ہوگا۔

غرضیکہ یہ نشان ۱۹۰۲ء کا نہ کہ ۱۸۹۹ء کا۔

۷۔ پھر لکھا ہے کہ "۱۹۰۱ء میں آپؑ نے اپنی جماعت کو ممیّز کرنے کے لئے کہا کہ اپنے آپکو احمدی مسلمان لکھوائیں" دراصل حضرت اقدس علیہ السلام نے یہ ارشاد ۴ر نومبر ۱۹۰۰ء کے اشتہار میں فرمایا تھا۔ (دیکھیں تریاق القلوب صفحہ ۳۲۹ و تبلیغ رسالت جلد ۹ صفحہ ۹۱-۹)

۸۔ نیز لکھا ہے کہ "۱۹۰۲ء میں ... عید کے موقع پر آپؑ نے عربی زبان میں تقریر کی جو کہ خطبہ الہامیہ کے نام سے مشہور ہے۔" حالانکہ خطبہ الہامیہ عید الاضحیٰ ۱۹۰۰ء کا واقعہ ہے (دیکھیں سیرۃ المہدی حصّہ دوم)

۹۔ پھر لکھا ہے کہ "اسی سن (۱۹۰۲ء میں) بنیاد منارۃ المسیح رکھی گئی۔" حقیقت یہ ہے کہ منارۃ المسیح کے متعلق پہلا الہام ۲۸ر مئی ۱۹۰۰ء کو حضورؑ نے شائع فرمایا اور پھر یکم جولائی ۱۹۰۰ء کے اشتہار میں چندہ دہندگان کی ایک فہرست شائع فرمائی۔ بالآخر اس منارہ کی بنیاد ۱۹۰۳ء میں رکھی گئی۔ (دیکھیں سیرۃ المہدی حصّہ دوم)

۱۰۔ پھر مضمون نگار نے لکھا ہے کہ "۱۹۰۲ء میں ہی کرم دین نے آپؑ پر ازالہ حیثیت عرفی کا مقدمہ دائر کیا۔" میرے خیالِ ناقص میں یہ بھی درست نہیں۔ گو اس مقدمہ کے اسباب ۱۹۰۲ء میں پیدا ہو گئے تھے (دیکھیں نزول المسیح) مگر یہ مقدمہ بمقام جہلم ۱۹۰۳ء میں شروع ہوا جبکہ حضورؑ جہلم تشریف لے گئے (سیرۃ المہدی حصّہ دوم) اور ہزارہا لوگ بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔ اور پھر جلدی ہی یہ مقدمہ جہلم سے گورداسپور میں منتقل ہو گیا تھا۔

واللہ اعلم بالصواب

ورثہ میں عورت کا حصّہ بقیہ صفحہ ۳۲

۲۔ اگر دو دادیاں یا نانیاں ہوں تو اس صورت میں ۱/۶ حصّہ ان دونوں میں برابر تقسیم کر دیا جائے گا۔ کیونکہ ابو عبداللہ الحاکم نے عبادہ بن صامت سے روایت کی ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دو دادیوں کو ۱/۶ حصّہ دیا اور پھر ان کے درمیان برابر تقسیم کیا گیا

۳۔ اگر میّت کی ماں زندہ ہو تو نہ نانی وارث ہوتی ہے نہ دادی۔ نانی اس لئے وارث نہیں ہوتی کہ اس سے قبل یہ قاعدہ بیان کیا جا چکا ہے کہ ہر وہ وارث جس کا تعلق میّت کے ساتھ کسی دوسرے وارث کے واسطے سے ہو تو اس واسطہ کی موجودگی میں وہ وارث نہیں ہوتا۔ نانی کا تعلق بھی چونکہ میّت کے ساتھ ماں کے واسطے سے ہے اس لئے ماں کی موجودگی میں نانی محروم ہو گئی۔

ماں کی موجودگی میں دادی اس لئے وارث نہیں ہوتی کہ تمام جدّات یعنی نانیوں اور دادیوں کے وارث ہونے کی اصل وجہ سبب اُمومیت (ماں ہونا) ہے۔ پس ولادت کے سلسلہ میں قریبی سبب کو بعید سبب پر ترجیح دی جائے گی۔ ماں بھی چونکہ سبب اُمومیت (ماں ہونا) کی وجہ سے وارث ہوتی

(باقی صفحہ ۴۶ پر)

معصومیت ـ (آپا اچھی کے قلم سے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لطائف :-

(۱) میری لڑکی حمیدہ زاہدہ عمر ۲½ سال کا سبق قاعدہ یسّرنا القرآن میں لکیر کے نیچے زیر ِ اور لکیر کے اوپر زبر ـَ تھا مگر وہ دہرا رہی تھی کہ لکیر کے اوپر زیر۔ میں نے اسے ٹوکا تو وہ کہنے لگی کہ نہیں، قاعدے میں لکیر کے اوپر زیر لکھا ہے۔ میں نے کہا دکھاؤ قاعدہ۔ دیکھا تو اس نے قاعدہ اُلٹا تھاما ہوا تھا۔

---

(۲) میرا لڑکا نسیم احمد عمر ۶ سال بڑا چلبلا ہے۔ ایک دن کسی وجہ سے اس کی پٹائی ہوئی اور وہ روٹھا بیٹھا تھا۔ باہر سے میں بھی آ گیا۔ اس کی حالت دیکھ کر میں نے اسے کہا کہ چلو تم من جاؤ اور جو کچھ کہتے ہو تمہیں ابھی پکا دیتے ہیں۔ وہ کہنے لگا کہ حلوا پکوا دو۔ میں نے دریافت کیا کہ آخر تمہیں حلوا کیوں پسند ہے؟ وہ بے ساختہ کہنے لگا۔ اس میں ہڈیاں نہیں کھانی پڑتیں۔

(عبدالرحمٰن شاکر لائبریرین صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

"ننھے مجاہد"

میری تحریک پر ننھے مجاہدوں کے حالات سید عبدالباسط سالک سمندری۔ مریم صدیقہ طلعت ربوہ۔ سیٹھی حمید اللہ آتش ششم اے سیالکوٹ۔ تصویر الرحمٰن ندیم کریم پورہ سیالکوٹ نے لکھ کر بھجوائے ہیں۔ میں ان عزیز بچوں کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے اس بارے میں کوشش کی۔ چونکہ ان سب میں کچھ نہ کچھ کمی تھی اس لئے ذیل میں میں خود ننھے مجاہدوں کے حالات تمہیں سناتی ہوں :۔

عزیز بچو! میں نے تمہیں بتایا تھا کہ مکہ کے متکبّر سردار ابوجہل کو بدر کی لڑائی میں دو کمسن مسلمان بچوں نے قتل کیا تھا۔ وہ اس طرح کہ جب بدر کے مقام پر کفار مکہ اور مسلمانوں کی فوجیں آمنے سامنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوئیں تو مسلمانوں کی تعداد بہت تھوڑی تھی۔ یہی ۳۱۳۔ کفار ایک ہزار سے بھی زائد تھے۔ انکے پاس ہر قسم کے فوجی ہتھیار تھے، جنگی ساز و سامان تھا۔ اِدھر مسلمانوں کے پاس نہ ہتھیار مکمل تھے اور نہ ہی سواریاں۔ مسلمانوں کی نگاہ اگرچہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی نصرت پر تھی لیکن ظاہری حالات انہیں ضرور پریشان کئے دیتے تھے۔ اِن جاں نثار سپاہیوں میں سے ایک سپاہی حضرت عبدالرحمٰن بن عوف بیان کرتے ہیں کہ میرے دل میں یہ خیال آیا کہ ایسے حالات میں ہر سپاہی کا دایاں اور بایاں ساتھی مضبوط ہونا ضروری ہے۔ یہ خیال آتے ہی میں نے اپنے دائیں بائیں نظر کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ دونو طرف ہی دو کمسن بچے ہاتھوں میں تلوار تھامے کھڑے ہیں۔ یہ دیکھ کر میں سخت متفکر ہوا۔ ابھی اس فکر میں ہی تھا کہ ان میں سے ایک نے مجھے اپنی کہنی ماری اور پوچھا۔ چچا وہ شخص ابوجہل کہاں ہے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بہت دُکھ دیا کرتا تھا کیونکہ میرا جی چاہتا ہے کہ آج اُسکو میں قتل کروں۔ وہ سپاہی کہتے ہیں کہ ابھی میں اس کا جواب بھی نہ دینے پایا تھا کہ دوسرے نے کہنی کی ٹھوکر ماری اور مجھ سے یہی سوال کیا۔ ان کے بلند ارادے، اخلاص اور ادھر اپنے خیال کا موازنہ کرکے میرے اُوپر رقت طاری ہوگئی۔ الفاظ میں کوئی جواب نہ دے سکا صرف انگلی سے ابوجہل کی طرف اشارہ کردیا جو اسوقت ایک زبردست حفاظتی دستہ میں گھرا ہوا تھا۔ میری انگلی ابھی اشارہ کرکے واپس اپنی جگہ بھی نہیں پہنچی تھی کہ دونوں بچے بیک وقت عقاب کی طرح اپنے شکار (ابوجہل) پر جھپٹ پڑے اور آن کی آن میں حفاظتی دائرہ کو توڑ کر دونوں نے اِس شدّت سے تلوار چلائی کہ یہ بدباطن دشمن وہیں ڈھیر ہوگیا۔ اسکا قتل اسقدر اچانک ہوا کہ اسکے حفاظتی دستہ کو سنبھلنے کا موقع ہی نہ ملا۔ یہ دو بچّے جنہوں نے اسلام کے سب سے بڑے دشمن کو قتل کیا معاذ اور معوذ تھے۔ نہ خود فوجی تھے اور نہ ہی انکا خاندان فوجی تھا بلکہ ایک کسان کے بیٹے تھے لیکن ایمان و اخلاص نے انکے اندر ایسی آگ جلادی تھی جس نے کفر کی بڑی سے بڑی طاقت سے ٹکر لی اور اسکو جلا کر خاک کردیا۔ آج ہم ان بچّوں کے کارناموں پر اپنی گردنیں فخر سے اونچی کرتے ہیں۔ عزیز بچّو! اللہ تعالےٰ نے اب پھر تمہیں اسلام کو دُنیا میں دوبارہ پھیلانے کا موقع دیا ہے تم دینی، جانی، مالی سب کچھ خدا کی راہ میں ایسے ہی قربان کرو جس طرح ان لوگوں نے کیا تاکہ آنے والے لوگ تمہارے لئے تمہارا

بزمِ اطفال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بزمِ اطفال کے نئے ممبر:-

۱- کریم اللہ ہشتم ٹی۔آئی ہائی سکول ربوہ
۲- صلاح الدین ایوبی بیٹا گانگ
۳- تصویر الرحمٰن ندیم سیالکوٹ
۴- محمد رشید ہفتم اوکاڑہ
۵- سید عبدالباسط سالک پنجم ڈی بی سکول سندری۔
۶- حمید احمد آتش سیالکوٹ
۷- عطاء الرحیم ۔ [illegible] سیالکوٹ

اطفال برادری کے ان نئے ممبران کو ہماری طرف سے مبارکباد عرض ہے۔ اتنا ضرور یاد رکھئے کہ ہمیشہ بزمِ کو اب آپ اپنے لطائف، چھوٹی چھوٹی کہانیاں یا دلچسپ تاریخی واقعات ہمیں بھیجا کریں یا کچھ سوالات بھجوائیں ہم ان کو آپ کی طرف سے بزمِ اطفال میں شائع کر دیا کریں گے۔

لطائف:-

۱- (ایک دس سال کا بچہ باپ سے) ابا جان! آپ میری شادی کر دیں۔

باپ:- (حیرانگی سے) بیٹا کس کے ساتھ؟

بیٹا:- ابا جان! دادی اماں کے ساتھ۔

باپ:- بیٹا! وہ تو میری ماں ہیں۔

بیٹا:- تو پھر آپ نے کیوں میری امی کے ساتھ شادی کی ہے۔

۲- **بچہ**:- (اپنی ماں سے) اماں! یہ بکری کیوں چلا رہی ہے؟

ماں:- کیونکہ قصاب اسے ذبح کرنے کیلئے لیجا رہا ہے۔

بچہ:- میں سمجھا کہیں یہ بندہ اسے سکول لیجا رہا ہے۔

(کریم اللہ ربوہ)

۳- ایک جگہ لکھا ہوا تھا۔ اھلاً وسھلاً و مرحبا۔ میں نے ایک لڑکے کو کہا کہ اسے پڑھ کر بتاؤ۔ اس نے کہا۔ آہن۔ سالمن۔ مربا

۴- ایک دن ہمارے اسکول میں استاد نے دریافت کیا۔ "پن چکیاں کسے کہتے ہیں؟" تو ایک لڑکا فوراً بولا۔ "جن میں پان پیسے جاتے ہیں"۔

(عطاء المجیب) [illegible]

۵- کرفیو آرڈر کے وقفہ میں ایک شخص کو کھوٹی دونی ملی۔ وہ بازار میں چلا گیا۔ اس سے کوئی شے خریدنے لگا۔ لوگ بھی بہت کچھ خرید رہے تھے۔ جب دونی دوکاندار نے لے لی اور اس کو چیز مل گئی تو اس نے مارے خوشی کے کہا "چل گئی۔ چل گئی"۔ اُس کا مقصد یہ تھا کہ کھوٹی دونی چل گئی۔ لوگ سمجھے کہ گولی چل گئی۔ اس لئے سب کے سب سودا سلف چھوڑ گھروں کو بھاگ کھڑے ہوئے۔

(اسعد محمود گوندل)

"دُعا ہے خدایا"

خدایا ہمیں خادمِ دیں بنا دے
خدایا ہمیں دیں پہ مرنا سکھا دے
بڑوں کا ہمیں ادب کرنا سکھا دے
ہر اک نیک کام ہم کو کرنا سکھا دے
خدایا ہمیں خادمِ دیں بنا دے
خدایا ہمیں دیں پہ مرنا سکھا دے
خدایا ہمیں سچا مسلم بنا دے
خدایا ہمیں عالی ہمت بنا دے

خدایا ہمیں خادم دیں بنا دے
خدایا ہمیں دیں پہ مرنا سکھا دے
برائی کی فوجوں سے لڑنا سکھا دے
دکھوں اور غموں کو بھلانا سکھا دے
خدایا ہمیں خادم دیں بنا دے
خدایا ہمیں دیں پہ مرنا سکھا دے

(سید شفیق احمد اختر سیالکوٹ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بوجھیں تو جانیں

(۱)

میں ایک چلتا پھرتا جاندار ہوں۔ میرا نام بوجھو۔

۱۔ میرے نام کا پہلا حرف بھگر میں ہے بکھر میں نہیں۔
۲۔ میرے نام کا دوسرا حرف دریا میں ہے پہاڑ میں نہیں۔
۳۔ میرے نام کا تیسرا حرف زمین میں ہے آسمان میں نہیں۔
۴۔ میرے نام کا چوتھا حرف مرغی میں ہے انڈے میں نہیں۔
۵۔ میرے نام کا پانچواں حرف انڈے میں ہے مرغی میں نہیں۔
۶۔ میرے نام کا چھٹا حرف بغلے میں ہے کبوتر میں نہیں۔
۷۔ میرے نام کا ساتواں حرف اللہ میں ہے رسول میں نہیں۔

(کریم اللہ)

(۲)

۱۔ میرے نام کا پہلا حرف آگ میں ہے پانی میں نہیں۔
۲۔ میرے نام کا دوسرا حرف تلوار میں ہے بندوق میں نہیں۔
۳۔ میرے نام کا تیسرا حرف شیر میں ہے ہرن میں نہیں

(حمید احمد شمشم اے سیالکوٹ)

ہم نے پچھلے شمارہ میں ایک شاعر کے چند شعر دیکر دریافت کیا تھا کہ بھلا بتائیں تو شاعر نے یہ اشعار کس کی یاد میں کہے ہیں؟ چنانچہ احمد نگر سے عطاء المجیب نے، ربوہ سے کریم اللہ ہشتم نے اور راولپنڈی سے بشریٰ خانم بنت ملک مظفر احمد صاحب جماعت ہفتم نے لکھ کر بھیجا ہے کہ اس سے مراد "قادیان" ہے۔ درست ہے۔ عزیزان نے صحیح حل کیا ہے۔

عزیز کریم اللہ ہشتم نے لکھا ہے کہ "میں احمدی بھائیوں سے قلمی دوستی کرنا چاہتا ہوں"۔ بزم اطفال کے ممبران کو ان سے خط و کتابت کرنی چاہیئے۔

ورثہ میں عورت کا حصہ بقیہ صفحہ ۴۲

ہے اور وہ دادی کی نسبت میت کے زیادہ قریب ہے اس لئے اس قریب سبب کی موجودگی میں بعید سبب یعنی دادی محروم ہو گئی۔

۴۔ باپ کی موجودگی میں دادی تو محروم ہو جاتی ہے لیکن نانی محروم نہیں ہوتی۔ دادی تو اس لئے محروم ہو جاتی ہے کہ دادی کا تعلق میت کے ساتھ باپ کے واسطہ سے ہے اسلئے باپ کی موجودگی میں وہ وارث نہ ہوگی۔ لیکن باپ کی موجودگی میں نانی اس لئے وارث ہوتی ہے کہ نہ تو نانی کا تعلق میت کے ساتھ باپ کے واسطہ سے ہے اور نہ ہی ان دونوں کے درمیان سبب امومیت (ماں ہونا) پایا جاتا ہے کہ سبب قریب کی وجہ سے سبب بعید کو محروم کر دیا جائے +

مصباح کی توسیع اشاعت
میں
کوشاں رہیئے اور ہر ممکن طریق سے اسے
کامیاب بنائیے!
(مینجر)

سیدۃ النساء حضرت اُمّ المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی ربوہ میں رہائش گاہ

جناب مرزا برکت علی صاحب آف آبادان امیر جماعتہائے احمدیہ ایران و عراق۔ از قادیان

قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے نے ہماری درخواست پر ازراہِ نوازش حضرت اُمّ المومنین ادام اللہ فیوضہا کی ربوہ میں رہائش کے کمرہ کا نقشہ Blue Print روانہ فرمایا تھا۔ جس میں حضرت اماں جان رضؓ کی وفات ہوئی تھی۔ چنانچہ حضرت صاحبزادہ صاحب اپنی چٹھی مورخہ ۲/۵۲ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"مکرم محترمی مرزا صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

کل کی ڈاک میں آپ کا خط ملا۔ آپ کی خدمت میں ایک نقشہ بھجوا رہا ہوں جو اُس کمرہ کا ہے جس میں حضرت اُمّ المومنین ادام اللہ فیوضہا کی ربوہ میں وفات ہوئی۔ یہ صرف اسی کمرہ کا نقشہ ہے۔ اسے اگر استعمال کرنا ہو تو ایسی صورت میں استعمال فرمائیں تا غلطی نہ ہو جائے۔ اور حفیظ الرحمان صاحب تیار کنندہ کا نام بھی آ جائے۔ دوسرا نقشہ سارے مکان کا بھی تیار ہو رہا ہے۔ دیگر امور کا جواب انشاء اللہ پھر دوں گا۔"

مَیں اس انتظار میں ہوں کہ دوسرا نقشہ سارے مکان کا آ جائے تو پھر شائع کیا جائے۔ چونکہ سارے مکان کا نقشہ ابھی تیار ہو کر موصول نہیں ہوا اسلئے حضرت بھائی عبد الرحمان صاحب قادیانی کی خواہش کے مطابق اس نقشہ کو اب شائع کیا جاتا ہے۔ دوسرا نقشہ جب موصول ہوگا تو انشاء اللہ پھر شائع کر دیا جائے گا۔ یہ نقشہ حفیظ الرحمان صاحب واحد اور مکرم صاحبزادہ حامد احمد خاں صاحب نے مکرم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد سلمہ اللہ تعالےٰ کی امداد سے تیار کیا۔ اور یہ نقشہ نصف انچ کی سکیل میں بنایا گیا ہے۔ اس ایک نقشہ میں حضرت اماں جان رضؓ کے پلنگ کی دو حالتیں دکھائی گئی ہیں۔ لیکن مَیں دوستوں کی سہولت کے لئے اس نقشہ کو دو حصّوں میں تقسیم کر کے شائع کر رہا ہوں۔

پہلے نقشہ میں حضرت اماں جان رضؓ کے پلنگ کی وہ حالت دکھائی گئی ہے جو بیماری سے قبل تھی یا بیماری کے ابتدائی ایام میں تھی۔ اس کے ساتھ دوسرا سامان بھی دکھایا گیا ہے۔

(نقشہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو)

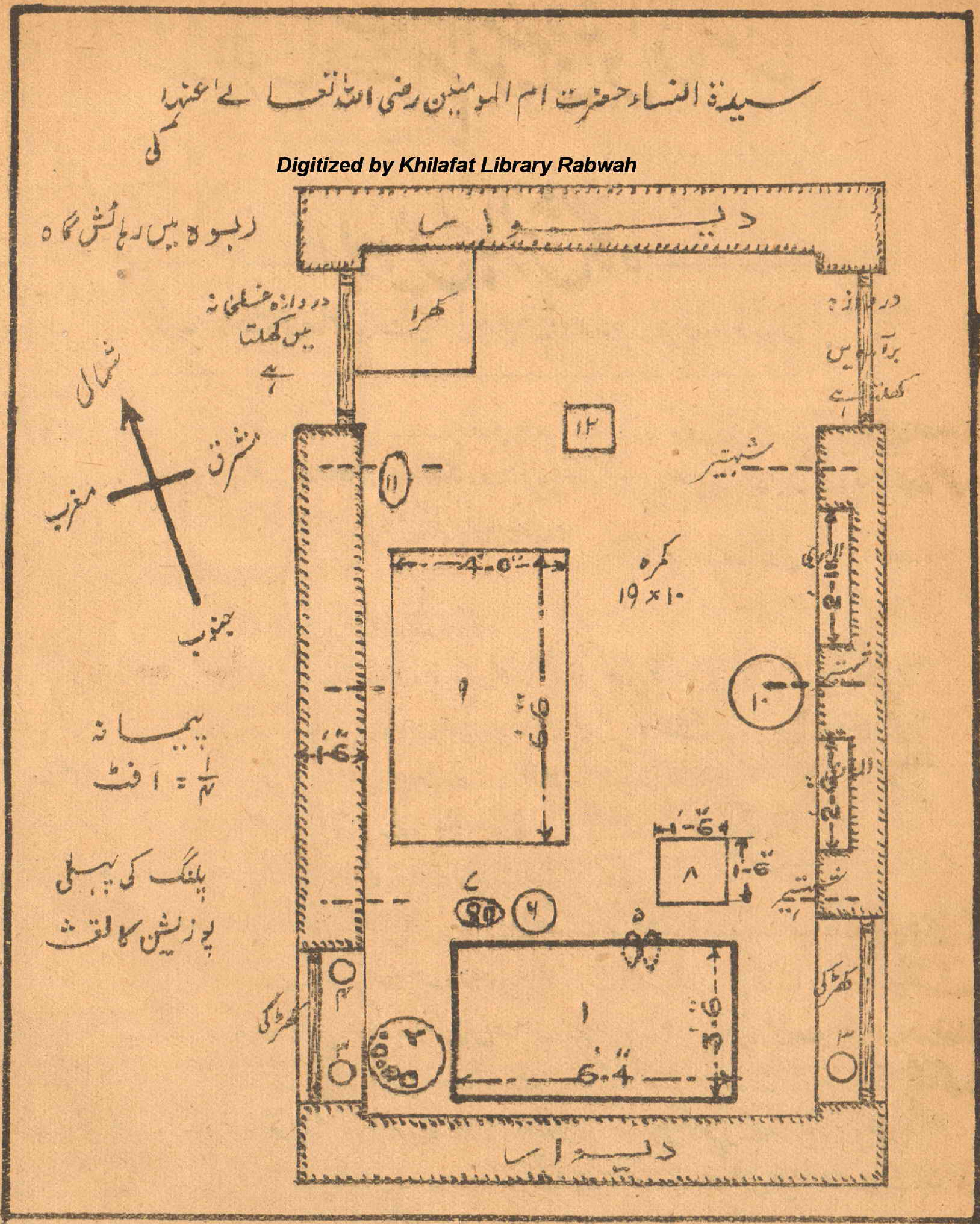

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱- پلنگ حضرت اماں جانؓ اداھم اللہ فیضہا بیماری سے قبل اور بیماری کے ابتدائی ایام میں۔

۲- میز جس پر ٹائم پیس۔ ٹارچ اور دوسری شیشیاں معہ ڈبہ رکھی ہوتی تھیں۔

۳- لیمپ جو روشنی کے لئے استعمال کیا جاتا تھا کیونکہ ربوہ میں ابھی بجلی نہیں آئی۔

۴- تھرماس فونل۔

۵- دیسی جوتی کا جوڑا جو حضرت اماں جان رضؓ استعمال فرمایا کرتی تھیں۔
۶- پیک دان۔
۷- سٹول جس پر پان کی ڈبیا و پلیٹ و کٹورا رکھا جاتا تھا۔
۸- پلنگ کی پائینتی کی طرف ایک فٹ اونچی پیڑھی بیٹھنے والے کے لئے۔
۹- زائد چارپائی کسی دیگر عزیزہ یا تیمارداری کرنے والے کے لئے۔
۱۰- مُوڑھا۔
۱۱- سٹول۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۲- پیڑھی پنکھا کرنے والی خادمہ کے لئے۔

کمرہ میں پلنگ کی دوسری پوزیشن بیماری کے آخری ایام سے مورخہ ۲۰ راپریل ۱۹۵۲ء تاریخ وفات تک ہے۔

حضرت سیدۃ النساءؓ کا رہائشی کمرہ لاہور سے ربوہ آنے پر یہی تھا اور یوم وفات تک حضرت ممدوحہ اسی کمرہ میں فروکش رہیں۔ اس کمرہ کی لمبائی ۱۹ فٹ۔ چوڑائی ۱۰ فٹ اور اونچائی ۹ فٹ پانچ انچ ہے۔ اس میں دو دروازے مشرقی اور مغربی دیواروں میں کھلتے ہیں۔ مشرقی دروازہ برآمدے میں کھلتا ہے اور مغربی دروازہ غسلخانہ میں۔ ان دونوں کا سائز ۳ فٹ ۶ انچ چوڑائی اور ۶ فٹ اونچائی ہے۔ اس کمرہ میں دو کھڑکیاں ہیں۔ ایک برآمدہ کی طرف کھلتی ہے اور دوسری مغربی دیوار میں ہے۔ دیوار کی کھڑکی ۴ فٹ چوڑی اور ۴ فٹ ۳ انچ اونچی ہے۔ اور مغربی دیوار کی کھڑکی $1\frac{3}{4} \times 1\frac{3}{4}$ فٹ مربع ہے۔ اس کے علاوہ مشرقی دیوار میں دو الماریاں ہیں جن میں سے ایک کی چوڑائی ۲ فٹ ۶ انچ ہے اور دوسری کی ۲ فٹ ۱۱ انچ ہے۔ اس کمرہ کی چھت پر تین شہتیر ڈالے گئے ہیں۔ کمرہ کے جنوبی سرے پر شہتیر کے ساتھ ہاتھ سے کھینچنے والا پنکھا لگایا گیا ہے کیونکہ اس وقت تک بجلی کا ربوہ میں انتظام نہیں۔ اس کمرہ کی دیواروں کی موٹائی ۱۸ انچ ہے۔ پلنگ کی دوسری پوزیشن کا نقشہ درج ذیل ہے :- (نقشہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو۔)

وصیتیں

نمبر ۹۷۹۳ منکہ مہتاب شاہ ولد حیدر شاہ قوم سید ہمدانی پیشہ ملازمت عمر ۶۲ سال تاریخ بیعت یکم فروری ۱۹۲۶ء ساکن کھوتکا ڈاکخانہ سوہڈی جٹاں والی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{1}{4}$ ۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ میرا ایک مکان موضع کھوتکا ضلع سرگودھا میں ہے جس کی قیمت اندازاً تین صد روپیہ ہے اور اسی گاؤں میں اراضی تعدادی تقریباً ۱۲ بیگھہ ہے جس کی قیمت اندازاً چونتیس صد روپیہ ہے اور میرا اس وقت گذارہ میرے بیٹے کا ہے اور وظیفہ پر ہے جو کہ مجھے صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے مبلغ چھیالیس روپیہ ملتا ہے۔ اس تمام جائداد اور ماہوار آمد کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ماہوار آمد کا $\frac{1}{10}$ حصہ ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ اس جائداد کے علاوہ اگر میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میرے مرنے پر کوئی جائداد ثابت ہو تو وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ العبد۔ مہتاب شاہ بقلم خود۔ گواہ شد علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا بقلم خود۔ گواہ شد قاسمی محمد حنیف احمر موصی دیہاتی مبلغین کلاس قادیان۔ $\frac{1}{4}$ ۱۴ +

نمبر ۱۱۰۰۵ منکہ ہاجرہ بی بی زوجہ محمد طالب خاں قوم راجپوت جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۲ء ساکن علی چک حال چنیوٹ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{1}{4}$ ۱۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائداد غیر منقولہ و منقولہ نہیں ہے۔ صرف حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپیہ سکہ پاکستان بذمہ خاوند خود مسمی محمد طالب خاں جنجوعہ کنسٹیبل پولیس تھانہ چنیوٹ ڈاکخانہ ضلع جھنگ ہے۔ رقم متذکرہ بالا کا $\frac{1}{10}$ حصہ یعنی مبلغ -/۵۰ روپیہ نصف جس کے -/۲۵ روپے ہوتے ہیں بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان حال جودھامل بلڈنگ لاہور وصیت کرتی ہوں۔ نیز اس کے علاوہ غیر منقولہ و منقولہ جائداد جو میرے مرنے پر ثابت ہوگی صورت میں اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان حال جودھامل بلڈنگ لاہور کرتی ہوں۔ الامتہ۔ نشان انگوٹھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

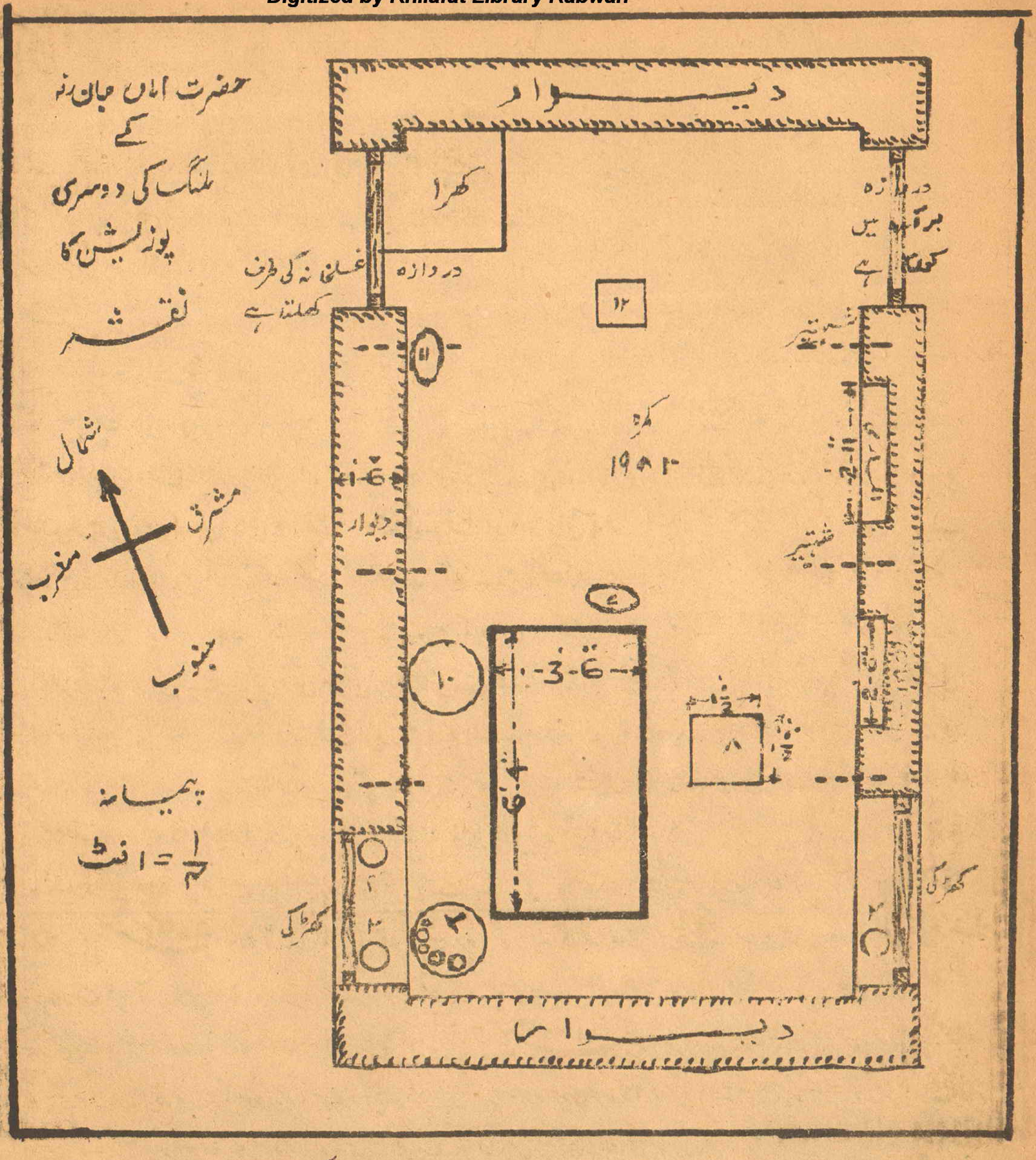

(۱) حضرت امّ المومنین نور اللہ مرقدہا کا پلنگ بیماری کے آخری ایام میں اور وفات کے وقت (۲، ۳، ۴) اپنی پہلی پوزیشن میں۔
(۵، ۶) اس کے متعلق کوئی پوزیشن نہیں دکھائی گئی کہ پلنگ کی تبدیلی کے ساتھ کہاں رکھی گئی۔
(۷) اس کو اپنی پوزیشن سے بدل کر یہاں رکھا گیا اور ادویات کے لئے استعمال کیا گیا۔ (۸) اپنی اصلی پوزیشن میں۔
(۹) چارپائی اٹھا دی گئی۔ (۱۰) اس جگہ سے ہٹا کر تبدیل کیا گیا۔ (۱۱، ۱۲) اپنی اصلی پوزیشن پر۔
افسوس ہے کہ صاحب مکان کے متعلق آمدہ تفصیلات میں کوئی ذکر نہیں رہ گیا۔ اس تاریخی یادگار میں ان کا نام بھی ضرور شامل کیا جاتا۔

کامیاب ازدواجی زندگی

منظور النساء سیکنڈ ایر جامعہ نصرت ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عورت کی ازدواجی زندگی کی کامیابی کا دار و مدار ایک حد تک اس کی ابتدائی زندگی میں ہے۔ یہ ابتدائی زندگی وہ زندگی ہے جس میں عورت تعلیم حاصل کرتی ہے۔ یہ وہ زمانہ ہوتا ہے جب کہ وہ ہر قسم کے غموں اور فکروں سے آزاد نہایت ہی پُرلطف اور خوشگوار زندگی گزار رہی ہوتی ہے "بہشتی زندگی"۔ ماں اپنی لڑکی کو اعلیٰ تعلیم کے ساتھ ساتھ امور خانہ داری سے واقف کروانا چاہتی ہے۔ وہ وقتاً فوقتاً اُسے بلاتی ہے "آؤ آٹا گوندھو۔ پلاؤ پکاؤ۔ دیکھوں بھلا آج میری بیٹی باورچی خانہ کس طرح سجاتی ہے"۔ بیٹی کا دل کیا تو چپکے سے کام کر لیا ورنہ "امی میں پڑھ رہی ہوں، میں کھیل رہی ہوں، آج تو مجھے اُستانی نے کام بہت دیدیا"۔ ماں جو زندگی کے نشیب و فراز سے بخوبی آگاہ ہوتی ہے اُسے اس کی آئندہ زندگی کے متعلق آگاہ کرتی ہے کہ "خالی ڈگریاں اسکی آئندہ زندگی کو کامیاب نہیں بنا سکتیں بلکہ اعلیٰ تعلیم کے ساتھ ساتھ امور خانہ داری سے واقف ہونا بھی ضروری ہے اگر اب اپنے آپ کو خوش اخلاقی، ہمدردی، جاں نثاری کے زیور سے آراستہ کر لو گی اور پڑھائی کے ساتھ ساتھ وہ کام جسکو تمہاری ماں کرتی ہے تم اپنے ہاتھ سے کرنا عار نہ سمجھو گی تو سمجھ لو کہ تمہاری تمام زندگی خوشگوار گزرے گی۔ تمہارا گھر ایک جنت کا نمونہ ہوگا ورنہ تمام عمر جوتوں میں دال بٹتے ہی گزر جائے گی"۔

مرد اور عورت کو تصویر کے دو رُخ کہہ لیجئے یا زندگی کی گاڑی کے دو پہیئے۔ ظاہر ہے کہ گاڑی ایک پہیئے سے چل نہیں سکتی۔ منزل تک پہنچنے کے لئے دونوں کا سالم ہونا ضروری ہے۔ اسی طرح زندگی کی گاڑی منزل مقصود تک ہرگز کامیابی کے ساتھ پہنچ نہیں سکتی جب تک کہ دونوں کی متحدہ کوشش نہ ہو۔

مرد اور عورت کے کام الگ الگ ہیں جو اُن کے مزاج، عقل اور فطرت کے عین مطابق ہیں۔ عورت کو اپنے فرائض ادا کرنے کیلئے اتنی ہی عقل، سمجھ، تدبر، پیش بینی، محنت، انتظام اور اعلیٰ تعلیم کی ضرورت ہے جتنی کہ مردوں کو۔ عورت کی اعلیٰ تعلیم سے مراد کیا صرف یہ ڈگریاں ہی ہیں۔ بی۔ اے، بی۔ ٹی ــــــ ایم۔ اے یا پی۔ ایچ۔ ڈی؟ نہیں! بلکہ عورت کی اعلیٰ تعلیم سے مراد یہ ڈگریاں اور ان کے علاوہ ایسی تعلیم ہے جو عورت کے ذاتی جوہروں کو ترقی دے اسکی ذمہ داریوں اور فرائض کو احسن طور پر ادا کرنا سکھائے۔ مثال کے طور پر عورت کو مذہبی تعلیم، اصول خانہ داری، حساب سے واقفیت اور حفظان صحت کے موٹے موٹے اصول سے واقف ہونا نہایت ہی ضروری ہے۔ ان میں مہارت حاصل کرنے کے بعد اگر کوئی عورت اعلیٰ تعلیم حاصل کرتی ہے تو بلاشبہ وہ ادب اور سعادت کی تکمیل کرتی ہے۔ یہ تعلیم اس کو سونے پر سہاگہ کا کام دے گی۔

مرد عورت کے اثر سے کسی صورت میں بچ نہیں سکتے۔ جو مذہب بچہ کو ماں کے دودھ سے حاصل ہوتا ہے وہ اس کی رگ رگ میں سمایا ہوتا ہے۔ بڑے ہو کر بھی بچہ کے وہی اخلاق اور وہی عادات رہتے ہیں جو اس نے بچپن میں اپنی ماں کی گود میں حاصل کئے ہوں۔ بچہ کا اولین سکول ماں کی گود ہی تو ہے۔ مختصر یہ کہ عورت بچہ پر ماں کی جہت سے، بھائی پر بہن کی حیثیت سے، خاوند پر اس کی مشیر، صلاح کار اور ہمراز بنکر اپنا اثر ڈالتی ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جس گھر کی عورت دیندار ہوگی وہ تمام گھر دیندار ہوگا اور جس قوم کی عورتیں دیندار ہونگی یقیناً وہ قوم دیندار ہوگی۔ جس ملک کی عورتیں مہذب ہونگی وہ ملک مہذب کہلائیگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خانہ داری کا علم عورت کا ایک خاص حصہ ہے جس طرح ایک انجنیئر کو فن تعمیر سے واقفیت ہونی لازمی ہے اس کے بغیر وہ انجنیئر نہیں کہلا سکتا اسی طرح ایک عورت بھی اُس وقت تک صحیح معنوں میں عورت کہلانے کی مستحق نہیں ہے جبتک کہ اُسے اصولِ خانہ داری سے آگہی نہ ہو۔ جو عورت اصولِ خانہ داری سے واقف نہ ہو اسے گھر کا انتظام ایک نہایت ہی کٹھن منزل نظر آئے گی۔ یہ عورت کی لیاقت پر منحصر ہے کہ وہ اپنے گھر کو جنت کا نمونہ بنادے یا دوزخ کا۔ گھروں کا بننا یا بگڑنا عورت پر منحصر ہے۔ جو عورت اپنے فرائض کو اچھی طرح ادا کرتی اور انتظام خانہ داری اپنی حیثیت کے مطابق پوری لیاقت سے کرتی ہے وہ نیک بخت ہے۔

حضرت عمر بن الخطاب رضؓ کا قول ہے :-

"ایمان کے بعد نیک بخت عورت سے زیادہ کوئی نعمت نہیں"

ہاں تو جو عورت مذہبی تعلیم سے آراستہ ہو گی جس کا یہ خاصہ ہے کہ وہ انسان میں خدا کا خوف، ایمانداری، پرہیزگاری، راستبازی، صبر، عصمت، اور رحمدلی جیسی خصلتیں پیدا کر دیتی ہے۔ اسکے علاوہ وہ حسابدان اور اصول خانہ داری سے بھی اچھی طرح واقف ہو منتظمہ بھی اعلیٰ قسم کی ہو تو بلا شبہ اسکے حُسنِ انتظام کی برکت سے تمام کا تمام گھر آرام و راحت کی زندگی بسر کریگا۔ اس کا گھر صحیح معنوں میں جنت کا نمونہ ہو گا۔ بھلا جس گھر میں ایسی عورت ہوگی وہاں فتنوں کو جگہ کہاں، وہ گھر خوش قسمت ہوگا اور یقیناً اسکے رہنے والے بھی خوش قسمت ہوں گے۔

اب طلاق اور خلع کا مسئلہ تو ایک عام وبا کی طرح پھیلا ہوا ہے۔ طلاق کو کھیل اور تماشہ سمجھ لیا گیا ہے ذرا ذرا سی باتوں پر طلاق اور خلع ہو جاتا ہے۔ اس کا انسداد بہت ہی ضروری ہے۔

قرآن مجید میں خدا تعالیٰ نے مرد اور عورت کے رشتہ کے مقصد کو نہایت لطیف پیرائے میں بیان کر دیا ہے۔

هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ

یعنی مرد عورت کیلئے اور عورت مرد کیلئے بطور لباس کے ہے۔ اور لباس کا کیا کام ہوتا ہے؟ حفاظت کرنا، آرام پہنچانا اور زینت دینا۔ یہی تین باتیں مرد اور عورت کے رشتہ کا مقصد ہیں۔ یہ قرآن مجید ہی کا کمال ہے کہ چند لفظوں میں مرد عورت کے رشتہ کے مقصد کو کس خوبصورتی سے بیان کر دیا ہے۔

حدیث میں آتا ہے "دنیا کی تمام چیزوں سے اچھی چیز نیک بیوی ہے، اور اس کا نیک ہونا مرد کے لئے ایمان کے بعد سب سے بڑی نعمت ہے"

ہر عورت کو چاہیئے کہ وہ اپنے آپکو بااخلاق اور نیک بنائے۔ نیک عورت کا یہ خاصہ نہیں ہو سکتا کہ وہ ذرا ذرا سی بات پر خلع کرواتی پھرے۔ اپنے خاوند اور اسکے رشتہ داروں کی نافرمانی کرے۔ اور معمولی معمولی باتوں کے افسانے بنا کر اپنے آپکو مصیبت میں ڈالے اور طلاق تک نوبت پہنچے۔ بیشک طلاق اور خلع جائز ہے اور حلال ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال چیزوں میں سے سب سے بُری چیز طلاق کو قرار دیا ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ "جس عورت کا انتقال اس حالت میں ہو کہ اُس کا خاوند اُس سے خوش ہے تو وہ یقیناً جنتی ہے۔ اور جو عورت ایک رات بھی اپنے خاوند سے ناراضگی میں گذارتی ہے تمام رات فرشتے اُس پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں"۔

پس عورت کو چاہیئے کہ وہ اپنے خاوند کے تفکرات کو کم کرے اور اپنی بے ضرورت خواہشات کو دبائے۔ اپنی حیثیت کے مطابق خرچ کرے اور خود داری کے کانٹے کو دل میں ہرگز جگہ نہ دے۔ دُنیا کی بہترین چیز نیک سیرتی کو سمجھے اور اچھی سیرت کو اپنے حُسن سے زیادہ دلکش تصور کرے کیونکہ یہی حقیقت ہے اسی میں کامیابی ہے۔

ترش روئی حماقت ہے یہ تمام خوبیوں کو مٹا دیتی ہے عورت کو چاہیئے کہ وہ ہر ایک سے خواہ ساس ہو یا نند، ماں ہو یا بہن، اجنبی ہو یا واقفکار خندہ پیشانی سے ملے۔ آنحضرت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-
"تیرا ایک بھائی کے سامنے مسکرانا بھی ایک نیکی ہے ۔"

ساس بہو یا نند بھاوج کے جھگڑے تو عورت کی زندگی کا جزو لاینفک بن کر رہ گئے ہیں ۔ اس کے دل میں یہ بات گھر کر چکی ہے کہ ساس بہو اور نند بھاوج کے جھگڑے ۔ ناراضگی یا کم از کم کسی بات میں رنجش کا پیدا ہونا قدرتی اور لازمی بات ہے ۔ اس کے بغیر تو ساس ساس کہلا ہی نہیں سکتی ۔ ارے بھئی جب تک یہ جھگڑے ، یہ ناراضگی اور تُو تُو مَیں مَیں نہ ہو تو معلوم کیسے ہو کہ وہ ساس ہے ۔ وہ نند ہے ۔ وہ بھاوج ہے ۔ کیوں ٹھیک ہے نا ؟

لفظ ساس تو ایسا ڈراؤنا اور بھیانک بنکر رہ گیا ہے کہ اسے سُنتے ہی وحشت سی ہونے لگتی ہے ۔ جہاں کسی کی ساس کو دیکھا فوراً اردگرد کُھسر پُھسر کرنے شروع کر دیئے ۔ "ہاں بھئی ! یہ فلاں کی ساس ہے ۔ یہ ایسی ہے یہ ویسی ہے ، اپنی بہو سے ایسا سلوک کرتی ہے ، بڑی ظالم ہے " ۔ "دیکھو ناذرا میری بھاوج کی طرف کس طرح مُنہ بسورے بیٹھی ہے ۔ نہیں بولتی تو نہ بولے ، ہماری جُوتی اُسے بلائے گی " ۔

تعجب ہے کہ آخر ایسا کیوں ہے ؟ یہ ایک ہی عورت ہوتی ہے جو کبھی نند ہوتی ہے ، کبھی بھاوج اور کبھی ساس ۔ بلکہ بعض دفعہ تو وہ ایک ہی وقت میں نند بھی ہوتی ہے ، بھاوج بھی ہوتی ہے اور ساس بھی ہوتی ہے ۔ مگر کیا وجہ ہے کہ کبھی وہ ظالم ٹھہرتی ہے کبھی مظلوم ۔ یا کسی جہت سے وہ ظالم ہوتی ہے اور کسی جہت سے مظلوم ۔!

اگر ہر عورت اپنے آپ کو ہر جہت سے کامیاب ثابت کرے اور اپنے آپ کو سنبھالے رکھے تو کوئی وجہ نہیں کہ یہ لڑائیاں اور یہ فساد پیدا ہوں ۔

یعنی عورت جب کسی کی نند ہو تو بھاوج کو بہن سمجھتے ہوئے وہ سلوک کرے جو وہ اپنی بہن سے روا رکھنا جائز سمجھتی ہے ۔ اس کے عیبوں کو چھپائے خطاؤں کو معاف کرے ، خندہ پیشانی سے پیش آئے ۔

جب وہ بھاوج ہو تو نند کو اپنی بہن سمجھے اور بہن سا ہی سلوک کرے ۔ جب ساس بننے کا شرف حاصل ہو تو وہ اپنی بہو کو بیٹی سمجھتے ہوئے بیٹی کا سا سلوک اُس سے کرے ۔ اس کی غلطیوں کو معاف کرے ، عیبوں کو چھپائے ——— کچھ منوائے ، کچھ مانے بھی ۔

بطور بہو کے ہو تو اُسے چاہئے کہ اپنی ساس کو ماں سمجھے ، اُس کی نصیحتوں اور اُس کی ڈانٹ ڈپٹ کو اپنی ماں کی نصیحت اور ڈانٹ ڈپٹ سمجھے اور اس کو اُسی عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھے جس عزت و احترام کی نگاہ سے وہ اپنی ماں کو دیکھتی ہے تو بھلا وہاں فساد اور جھگڑے کو جگہ کہاں ملے گی ۔

پس جب ایک ہی عورت ہے جو نند بھی ہوتی ہے ، بھاوج بھی ہوتی ہے اور ساس بھی بنتی ہے ، تو جب وہ تینوں جہت سے اپنے آپ کو کامیاب ثابت کرے گی تو یہ جھگڑے آپ ہی آپ مٹ جائیں گے اور گھروں کی اصلاح ہو جائے گی ۔ جب گھروں کی اصلاح ہو گی تو افراد کی اصلاح ہو گی اور جہاں افراد سنور گئے وہاں قوم اور ملک خود بخود سنور جائیں گے ۔ اور ایک شاندار مستقبل اُن گھروں ، اُس قوم اور ملک کا انتظار کر رہا ہوگا ۔

بالآخر دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم احمدی مستورات کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق بخشے تاکہ ہمارے گھر جنت کا نمونہ ہوں اور خدا تعالیٰ بھی ہم سے خوش ہو ۔ آمین +

دُنیا کا کنارہ

محترمہ نصیرہ نزہت صاحبہ - ماریشس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"وعلیکم السلام جمیلہ - آؤ آؤ! اتنے دنوں کے بعد آنا ہوا"

"ہاں بھابھی جان، میں کچھ بیمار تھی ڈاکٹر کے پاس سے آتی ہوں طبیعت نے گوارا نہ کیا کہ روز ہل میں آؤں اور آپ کو مل کر نہ جاؤں۔ مگر آپ بھی معلوم ہوتا ہے کہیں سے ابھی آئی ہیں کہاں گئی تھیں آپ؟"

"جمیلہ! کچھ نہ پوچھو آج میرا دل خوشی سے پھولا نہیں سماتا۔ میں اس قدر مسرور ہوں کہ بیان نہیں کر سکتی۔ آج میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کو پورا ہوتے اپنی ان مادی آنکھوں سے دیکھنے کیلئے گئی تھی۔ ہمیں ماسٹر صاحب نے بتایا کہ ماریشس میں ایک جگہ ہے جہاں فرانسیسی زبان میں لکھا ہوا ہے "دُنیا کا کنارہ"۔ اور یہ اُس زمانہ کا ایک پتھر پر کندہ ہے جبکہ ابتداء میں فرانسیسیوں نے اس غیر آباد جزیرہ پر قبضہ کیا تھا۔ اور انہوں نے بتایا کہ بغیر اجازت وہاں کوئی نہیں جا سکتا کیونکہ وہاں ماریشس کے گورنر کی کوٹھی ہے۔ چنانچہ حافظ صاحب نے اس جگہ کے دیکھنے کیلئے اجازت لی اور میں بچوں سمیت وہاں گئی جمیلہ! وہ نہایت ہی خوبصورت سبزہ اور درختوں سے ڈھکی ہوئی پہاڑی ہے جس کے اوپر گورنر کی کوٹھی ہے۔ اس کوٹھی کے دائیں بائیں گہری وادی ہے اور پھر اسکے ساتھ دوسری طرف پہاڑ۔ اس جگہ کا نظارہ نہایت خوشکن ہے۔ پس جس چیز کی خوبصورتی میں قدرت کا زبردست ہاتھ ہو اسکی صنعت کا کون مقابلہ کر سکتا ہے۔ پانچ چھ ننھی ننھی آبشاروں کا شور مچاتے ہوئے گرنا، نیز سات آٹھ چشموں کا سورج کی کرن کی مانند چمکتے اور سانپ کی طرح لہراتے بل کھاتے ہوئے پہاڑ سے وادی کی طرف بہنا دیکھنے والوں کے دل میں عجیب کیفیت پیدا کرتا ہے۔ سمندر کے اوپر سے گذر کر آتی ہوئی ہوا پہاڑ سے ٹکراتی، درختوں کے گلے ملتی، پتوں کو پیار کرتی ہر مضطرب روح کو تسکین دینے اور غمگین دل کو مسرت سے لبریز کرنے کے لئے کافی ہے۔ جمیلہ! وہ تکون پہاڑ جہاں اس کی نوک ہے اس کو دُنیا کا کنارہ کہا جاتا ہے۔ اس کے آگے ٹھاٹھیں مارتا ہوا نیلگوں سمندر ہے۔ ہاں وہ سمندر جس کا رنگ ہر لحظہ بدلتا رہتا ہے۔ غرضیکہ جمیلہ اس جگہ ہر چیز کے چہرہ پر مسکراہٹ کھیل رہی تھی۔ اُف! میں کتنی خوش نصیب ہوں کہ خدا کے نبی کی پیشگوئی کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھ آئی۔"

"بھابھی جان! وہ کیا پیشگوئی تھی؟"

"آؤ جمیلہ میں تم کو بتاتی ہوں — آج سے ۶۵ سال قبل کی بات ہے جبکہ دُنیا میں ایک انسان بھی ایسا نہ تھا جسکو علم ہوتا کہ خدا تعالیٰ اس دُنیا میں ایک انقلاب پیدا کرنیکا ارادہ رکھتا ہے۔ اس زمین و آسمان کو بدلکر ایک نئی زمین اور ایک نیا آسمان بنانا چاہتا ہے۔ غرضیکہ خدا تعالیٰ کے اس عظیم الشان منشاء سے دُنیا بالکل بے خبر تھی اور ہر شخص اپنے اپنے خیال میں مست نظر آتا تھا کہ خدا نے ایک سوتے ہوئے انسان کو جگایا اور کہا کہ اُٹھ! ہم ایک نئی زمین اور نیا آسمان بنانا چاہتے ہیں اور تجھ کو اس زمین و آسمان کے بنانے کیلئے معمار مقرر کرتے ہیں۔ جمیلہ اسوقت دُنیا میں بڑی بڑی حکومتیں تھیں، بڑے بڑے شہر پائے جاتے تھے مگر خدا تعالےٰ نے ان میں سے کسی بڑے شہر کو یا کسی بڑے بادشاہ کو اس کام کیلئے انتخاب نہ کیا اور اس نئی زمین اور آسمان کے بنانے کی معماری ایک ایسے انسان کے سپرد کی جو ایک گاؤں کا رہنے والا تھا اور ایسے گاؤں کا جس کا نام دُنیا جانتی بھی نہ تھی کہ وہ کدھر ہے۔ اور وہ خود بھی نہ بڑا عالم تھا اور نہ مالدار۔ لیکن جمیلہ! خدا نے کہا اُٹھ! ہم تجھ سے کام لینا چاہتے ہیں اور ایک زبردست بوجھ تیرے کندھوں پر رکھنا چاہتے ہیں۔ ذرا سوچو تو جمیلہ! اس وقت اس شخص کی حالت کیا ہوئی ہوگی کیا اس وقت اس کی حالت اُس بیج کی مانند نہ تھی جس کو تم ایک بڑے جنگل میں ڈال دو، جہاں ریت ہی ریت ہو مٹی کا ذرہ نہ ہو اور خشکی ہی خشکی ہو پانی کا قطرہ نظر نہ آئے۔ مگر وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شخص نہیں گھبرایا۔ اس کے قدم اس عظیم الشان کام کو سُن کر نہیں ڈگمگائے۔ بلکہ اس نے کہا لبیک اللّٰھم لبیک ـــــ جانتی ہو وہ شخص کون تھا؟ وہ میرے پیارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے۔

جمیلہ! قادیان ایک ایسی جگہ ہے جہاں اس وقت گاڑی نہ جاتی تھی اور آپ کے پاس کوئی بھی ایسا ذریعہ نہ تھا کہ آپ نزدیک نزدیک ہی کے شہروں کو خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچا دیتے۔ مگر اس کے مقابل خدا نے کہا کہ اُٹھ! اور اس مہذب اور طاقتوں والی دُنیا کو میرا پیغام پہنچا۔ اور ان گناہوں کے قلعوں کو پاش پاش کر جو میرے مقابلہ میں بنائے گئے ہیں اور میری بادشاہت کو دُنیا میں قائم کر۔

المختصر جمیلہ! جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دُنیا کو خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچانا شروع کیا تو لوگ آپ کے مخالف ہو گئے۔ تب آپ نے الٰہی تحریک کے مطابق ہوشیارپور کے مقام پر ۴۰ روز مجاہدہ کیا۔ ان ایام میں آپ خلوت نشینی اختیار کئے ہوئے تھے اور ہر وقت عبادت میں محو رہتے تھے۔ اس کے سوا اور کوئی کام نہ تھا۔ اُس وقت خدا نے آپ کو ایک عظیم الشان بشارت دی اور پیشگوئی سے نوازا۔ چنانچہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو یہ خوشخبری دی "سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائیگا" وہ ایسا ہوگا، ایسا ہوگا...... نیز "وہ دُنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائینگی۔"

سو خدا تعالیٰ کے نوشتہ کے مطابق ۱۸۸۹ء کو وہ بچہ پیدا ہوا اور خدا کے سایہ میں جوان ہوا اور جلد جلد بڑھا۔ ۱۹۱۴ء میں مشیت ایزدی کے مطابق جماعت احمدیہ کے اجتماعی انتخاب اور مومنوں کی متفقہ رائے سے امیر المومنین خلیفہ دوم مقرر ہوئے۔

جمیلہ! احمدیت ایک بیج تھا جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے زمین کو صاف کر کے بو دیا اور پھر الٰہی سلسلہ دُنیا میں ایک بیج کے طور پر ہی قائم کیا جاتا ہے اس لئے اس کی ابتداء بہت چھوٹی ہوتی ہے لیکن آہستہ آہستہ وہ ترقی کر کے ایک بھاری درخت بن جاتا ہے۔ اور احمدیت کے متعلق تو خاص طور پر آتا ہے کہ اس کی ابتداء بہت کمزور حالت میں ہوگی۔ ابتدائی مرحلوں میں اس کا بڑھاؤ بہت ہی آہستہ ہوگا۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آخری زمانہ میں جب کہ حضرت مسیح ناصریؑ کا زمانہ آئے گا تو اس کے سلسلہ کی ابتداء کمزور کونپل کی طرح ہوگی جو زمین سے ایسی حالت میں نکلتی ہے کہ اس کا دیکھنا بھی مشکل ہوتا ہے مگر اس کے بعد یہ سلسلہ آہستہ آہستہ بڑھتا جائے گا اور یہ نازک کونپل پہلے ایک کمزور سا پودا بنائے گی۔ اور پھر درجہ بدرجہ ایک درخت کی صورت اختیار کر کے بڑھتی جائیگی اور بالآخر ایک عظیم الشان درخت بن جائے گی پس سلسلہ احمدیہ کی ترقی ایک پودے کی طرح بہت آہستہ آہستہ مقدر ہے۔ پس جمیلہ! آج احمدیت کا پودا جو ایک کونپل کی طرح تھا بڑھ کر ایک مضبوط درخت کی شکل اختیار کر گیا ہے اور اب اس درخت کی شاخیں پھوٹ کر شیطان کی قلمرو کے کناروں تک پہنچ چکی ہیں۔ آج اللہ تعالیٰ کے نور کو پھیلانے والے اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا جھنڈا بلند کرنے والے ساری دُنیا میں پہنچ چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی سپرد کی ہوئی امانت ساری دُنیا کو پہنچا رہے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ کو یہ ترقی اسی موعود خلیفہ کے زمانہ میں ہوئی۔ اور آج ماریشس جس کو دُنیا کا کنارہ کہا جاتا ہے اس میں بھی جماعت احمدیہ ۱۹۱۳ء سے قائم ہے۔"

"دیکھا نا! اگر آج میں یہاں سے بغیر ملے چلی جاتی تو اتنی باتوں کا کہاں علم ہوتا۔ اب میں بھی آپ کو ایک مزے کی بات سناؤں ـــ آپ کو پتہ ہے نا اس دن.... .....کی شادی میں میں بھی دلہن کے ساتھ کار میں بیٹھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوئی تھی۔ اور آگے کی طرف دولہا اور اس کا چچا بیٹھے تھے۔ راستہ میں دولہا کا چچا دولہا کو مخاطب کر کے بولا "مجھے سمجھ نہیں آتی کہ اتنا (ڈولی) خوبصورت لباس پہن کر زیور ڈال کر اوپر سیاہ برقع کیوں ڈال دیا گیا ہے"۔ دولہا کے پاس اس کا کوئی جواب نہ تھا وہ خاموش رہا۔ میں جھٹ سے بولی "چچا صاحب! صرف اس لئے کہ اس خوبصورت لباس اور خوبصورت چہرہ کی زینت کو قرآن کریم کے حکم کے مطابق غیر مردوں سے چھپایا جائے' اور بس"۔ اس پر وہ ذرا برہم ہو کر بولے "تم قرآن کریم کو مجھ سے زیادہ نہیں جانتی" اس پر میں نے ان کو بتایا کہ سورہ نور کو گھر جا کر ذرا پڑھ کر دیکھیں۔ اس میں مسلمان عورتوں کے لئے پردہ کا حکم آیا ہے یا نہیں؟ اور صرف فلاں فلاں رشتہ دار ہیں جن سے پردہ نہیں۔ اور یہ کہ حدیثوں سے ثابت ہے کہ مسلمان عورتوں نے پردہ کیا"۔ اس پر میں نے چند حدیثیں انکو بتائیں تو بولے "تمہیں یہ آگے سے بحث کرنی کس نے سکھائی"۔ میں نے کہا "بھابھی جان نے"۔ انہوں نے کہا کہ جو تمہارے پردہ کرنے پر اعتراض کرے فوراً اس کو دلیل دے کر سمجھاؤ کہ ہم نے اس لئے پردہ نہیں کیا کہ صرف بھابھی نے کہا ہے بلکہ اس لئے کیا ہے کہ انہوں نے بتایا ہے کہ خدا اور خدا کے رسولؐ نے اس کا حکم فرمایا ہے"۔ یہ سن کر وہ خاموش ہوتے ہوتے بولے۔ "مگر میں یہ ضرور کہوں گا کہ تم لوگوں نے برقع لینے میں بہت جلدی کی ہے۔ ایسا نہیں کرنا چاہیئے تھا بلکہ سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا تھا کیونکہ ماریشس میں پردہ نہیں ہو سکتا"۔

مگر بھابھی جان! کتنی خوشی کی بات ہے کہ اب میں نے سنا ہے کہ اس دلہن کی بدولت اس کے چچا کی بیٹی اب برقع پہننے پر کچھ نیم راضی ہو رہی ہے۔ صرف سیاہ رنگ سے گھبراتی ہے کیونکہ وہ اسے منحوس تصور کرتی ہے۔ بھابھی جان! اگر وہ برقع پہن لے تو ہماری بڑی کامیابی ہو گی"۔

"جمیلہ! گھبراؤ نہیں۔ انشاءاللہ وہ وقت دور نہیں جب ماریشس میں برقع ہی برقع نظر آئے گا ــــــ"

"اچھا اب پانچ بجنے کو ہیں اسلئے مجھے جانے کی اجازت دیں۔ اب انشاءاللہ مصلح موعود کے جلسہ پر شامل ہونے کی کوشش کروں گی۔ مگر بھابھی جان اس کیلئے آپ سبز رنگ کا دوپٹہ لانے کو کیوں کہتی ہیں؟"

"اسلئے جمیلہ! کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس عظیم الشان پیشگوئی کو سبز رنگ کے اشتہار میں شائع فرمایا تھا۔ اسی کی مناسبت سے ہم سبز دوپٹہ پہنتی ہیں"۔

"ہیلو! وہ موٹر نے ہارن دیا۔ خدا حافظ! ــــــ خدا حافظ!!" +

درخواستِ دُعا

میں نہایت ہی رنج و غم کے ساتھ یہ خبر سپردِ قلم کرتی ہوں کہ میرے ماموں جان سید سعید احمد بی۔ اے پشاور میں اچانک وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ ماموں جان سید امیر علی شاہ ملہم سیالکوٹی کے (جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳ صحابہؓ میں سے تھے) پوتے اور ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب کے دوسرے فرزند تھے۔ درویشانِ قادیان و صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں درخواستِ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ماموں جان کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطاء کرے آمین۔ ماموں جان بہت نیک، خوش خلق، صوم و صلوٰۃ کے پابند و تہجد گزار تھے۔ بہت دُعائیں کرنیوالے تھے مصباح بہنیں مغفرت کی دُعا کریں۔ والسلام

سیدہ رفعت جہاں
سید افوالی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہن آر۔ او صاحبہ کے جواب میں

Hostel

نادیدہ بہن۔ خوش رہو!

السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ رسالہ مصباح میں آپ کی طرف سے قلمی دوستی، نہیں بلکہ قلبی دوستی کی خواہش پر میرے دل میں بھی آپ کی طرف خط لکھنے کا اشتیاق پیدا ہوا۔ قلمی دوستی ایک عام چیز ہے جو کہ میرے جیسے مشغول نیز ایک ہوسٹل میں رہتے ہوئے اور دوستی کا وسیع دائرہ رکھتے ہوئے انسان کے لئے ایک قابلِ کشش چیز نہیں۔ لفظ جس نے میرے قلم کو متحرک کیا وہ "قلبی" تھا۔ دوسری شرط آپ کی یہ ہے "اُردو ادب اور شاعری سے دلچسپی ہو۔ زندہ دل، ذہین اور اخلاص رکھنے والی ہو" یہ ایک دوسری وجہ ہے جس کے باعث میں آپ کو یہ حروف لکھنے پر مجبور ہوئی۔ اُردو ادب کی نہ صرف دلدادہ بلکہ عاشق ہوں۔ شاعری سے دلچسپی بھی ہے اور اگر دل چاہے اور مصروفیت اجازت دے تو شعر کبھی بھی لیتی ہوں۔ اور یہ جذبہ فطرتی ہے۔ زندہ دلی، ذہانت کا مسئلہ ایک ٹیڑھی کھیر ہے اس کے متعلق کچھ کہنے سے قاصر ہوں۔ تا اپنے مُنہ میاں مٹھو نہ بن جاؤں۔ اخلاص کی کچھ جھلک اپنے سینہ کے اندر محسوس کرتی ہوں۔ یہ تو ہوئیں وہ وجوہات جن کی بناء پر میں نے آپکو خط لکھا۔ اب کچھ ہماری بھی سُنیئے!

گورنمنٹ کالج فار وومن راولپنڈی میں سیکنڈ ایر میں تعلیم حاصل کر رہی ہوں۔ کالج ہوسٹل میں رہتی ہوں۔ اپنا گھر گوجرخان ضلع راولپنڈی میں ہے۔ اُردو۔ فارسی۔ ہسٹری۔ انگلش۔ اسلامیات مضامین زیر مطالعہ ہیں۔ امرتسر کی مہاجر ہوں، کشمیری قوم سے ہوں۔ میٹرک کے بعد کچھ عرصہ Rest کرکے آجکل کالج کی فضا میں ہوں۔ اگر تقدیر اجازت دے تو تعلیم کو M.A. تک جاری رکھنے کا ارادہ رکھتی ہوں۔ باتونی بہت ہوں۔ خوش مذاق و خوش مزاج بھی ہوں۔ مقرر بھی ہوں آواز بھی اچھی پائی ہے۔ خوش الحان بھی ہوں۔ یہ بھی ہوں وہ بھی ہوں ...... اور نہ جانے کیا کیا ہوں۔ خیال کرتی ہوں کہ اس ہوں ہوں کی راگنی کو ختم کر دوں۔ نامعلوم آپ کیا تصوّر کر لیں کہ میں کیا ہوں۔ قصہ مختصر یہ کہ میں ایک بے عمل و خطا شعار انسان ہوں۔ احمدی ہوں اور خدا کے فضل سے نہایت محکم قسم کی۔ پانچ وقت کی نمازی ہوں۔ کتب سلسلہ سے اچھی خاصی واقفیت رکھتی ہوں۔ باطل کے خلاف برسرِ پیکار رہتی ہوں۔ عزم راسخ اور بلند مقاصد رکھتی ہوں۔ اپنے اصولوں کی سختی سے پابند ہوں۔ حسّاس بہت ہوں۔ سوچنے کی عادی ہوں۔ اور جس طرح اپنے حالات بیان کر رہی ہوں اسی طرح آپ کے حالات معلوم کرنے کی خواہشمند ہوں۔ حقیقت گو ہوں اور حقیقت گوئی کی خواہشمند ہوں۔ اور اگر آپ نے جواب دیا تو باقیماندہ حالات لکھنے کا ارادہ رکھتی ہوں۔ فقط والسّلام

راقمہ
ایچ۔ اے۔ بٹ

ایڈریس :۔
H. A. Butt
C/O
Mr. Zia-u-Rahman Butt
272 J. Aria Muhalah
Murree Road
Rawal Pindi

امید ہے کہ مجھے زیادہ عرصہ جواب کا انتظار نہیں کرنا پڑیگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جامعہ نصرت ربوہ کی سالانہ رپورٹ

[وادیٔ غیر ذی زرع ربوہ دار الہجرت میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک گرلز کالج قائم ہو چکا ہے۔ اس کی سالانہ رپورٹ جو حضرت سیدہ اُمّ متین امۃ المتین صاحبہ ڈائریکٹرس "جامعہ نصرت" نے پڑھ کر سُنائی درج ذیل ہے۔ اس موقع پر طالبات میں انعامات بھی تقسیم کئے گئے۔]

اللہ تعالیٰ کا بے انتہا فضل و احسان ہے جس نے ہمیں توفیق عطا فرمائی کہ جامعہ نصرت کی پہلے سال کی رپورٹ پیش کر سکیں۔ ایک لمبے عرصہ سے جماعت کے مرکز میں لڑکیوں کی اعلیٰ تعلیم کے لئے زنانہ کالج کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ گو پنجاب کے قریباً ہر ضلع میں زنانہ کالج موجود ہیں اور قریباً ہر کالج میں ہی احمدی لڑکیاں تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ جہاں گو وہ دُنیاوی تعلیم تو بے شک حاصل کرتی تھیں لیکن دینی تعلیم اور صحیح تربیت رُوحانی ماحول سے ناآشنا تھیں۔ اکثر مسلمان عورتیں اور خاص کر تعلیم یافتہ طبقہ کی لڑکیاں اور مستورات عیسائیوں کی نقل میں آزادی کی رَو میں بہہ رہی ہیں۔ پردہ چھوڑ دیا ہے، اسلئے ان کالجوں میں تعلیم حاصل کرنے والی لڑکیاں بھی اس آزادی کے ماحول سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہتی تھیں۔ عام طور پر ہر ایک لڑکی جس عمر میں سکول کی تعلیم ختم کر کے کالج میں جاتی ہے وہ عمر سمجھدار نہیں ہوتی اور زمانہ کا سیلاب اسے اپنے ساتھ بہا کر لے جاتا ہے۔ ان حالات کی وجہ سے ضروری تھا کہ احمدی بچیاں موجودہ آزادی کی روش، مغربی تہذیب، فیشن کی لعنت، سینما اور بے پردگی کی وبا سے محفوظ رہیں۔ ضروری تھا کہ احمدی بچیوں کی اعلیٰ تعلیم کے لئے ایک درسگاہ مرکز میں کھولی جائے جس میں یونیورسٹی کی مروجہ تعلیم کے علاوہ خالص مذہبی تعلیم بھی دی جا سکے۔ مگر پارٹیشن کے بعد جماعت کے مالی حالات اتنے اچھے نہیں تھے کہ اس قدر جلد لڑکیوں کا کالج کھول دیا جاتا۔ کوئی عمارت نہیں تھی، سٹاف مہیا نہیں ہو رہا تھا۔ لیکن دوسری طرف ایک زنانہ کالج کھولے جانے کی ضرورت اِس شدّت کے ساتھ محسوس ہو رہی تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے زنانہ کالج کھولنے کا فیصلہ فرما دیا اور بنفس نفیس ۱۴ر جون ۱۹۵۱ء کو خطاب بھی فرمایا۔

کالج کی عمارت

چونکہ کالج کے لئے انجمن کے پاس کوئی عمارت نہ تھی اور نئی عمارت کا بننا آسان کام نہیں تھا۔ اسلئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ عنایت اپنی ایک کوٹھی میں کالج جاری کرنے کی اجازت فرمائی۔ عمارت کے چار کمرے تھے ایک کو دفتر بنا دیا گیا ایک کو کلاس روم اور دو ہوسٹل کیلئے رکھے گئے۔ چونکہ پہلے سال صرف ایک ہی جماعت تھی اسلئے ایک سال تک اسی طرح کام چلتا رہا۔ لیکن مئی میں نیا داخلہ شروع ہونے پر چونکہ دو جماعتیں ہو گئیں تو وہ عمارت ناکافی ثابت ہوئی اسلئے کالج کا دفتر لجنہ اماء اللہ کی عمارت میں منتقل کر دیا گیا۔ کالج کی اپنی عمارت زیر تعمیر ہے مکمل ہونے پر انشاء اللہ کالج وہاں منتقل کر دیا جائے گا۔

سٹاف

کالج چلانے کے لئے سب سے اہم اور ضروری مسئلہ اساتذہ کا تھا۔ احمدی مستورات میں ایک تو ایم۔ اے ہیں ہی بہت کم دوسرے جو چند ایک ہیں وہ بھی مختلف کالجوں میں کام کر رہی ہیں اسلئے پروفیسر مرد ہی رکھے گئے جن میں سے بعض کو پورے وقت کے لئے رکھا گیا اور بعض کو ایک یا دو گھنٹوں کے لئے۔ فرخندہ بیگم اہلیہ سید محمود اللہ شاہ صاحب نے بھی اپنی خدمات پیش کیں۔ گو وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بی۔ اے بی ٹی ہیں اور ابھی تک ایم۔ اے نہیں کیا لیکن انہوں نے بہت جانفشانی سے طالبات کو پڑھایا۔ دوران سال ہیں سٹاف مندرجہ ذیل اساتذہ پر مشتمل تھا۔

(۱) دینیات اور فارسی اختیاری — قاضی محمد نذیر صاحب
(۲) انگریزی — فرخندہ بیگم صاحبہ اور عبدالسلام صاحب اختر ایم۔ اے
(۳) اقتصادیات — فرخندہ بیگم صاحبہ
(۴) عربی — خاکسار
(۵) اردو اور فارسی — پروفیسر علی احمد صاحب ایم۔ اے
(۶) عربی اختیاری — استانی سردار بیگم سپرنٹنڈنٹ ہوسٹل
(۷) تاریخ — جناب علی محمد صاحب بی۔ اے۔ بی ٹی

مضامین پورا سٹاف نہ ملنے کی وجہ سے سال گزشتہ میں فرسٹ ایر کے لئے صرف مندرجہ ذیل مضامین ہی رکھے گئے:۔

(۱) دینیات (۲) عربی (۳) انگریزی (۴) فارسی۔
(۵) تاریخ (۶) اقتصادیات (۷) اردو (۸) عربی۔
(۹) فارسی اور (۱۰) اسلامیات اختیاری۔

مئی ۱۹۵۲ء میں نئے داخلہ کے بعد کالج میں دو نئے مضامین فلسفہ اور حساب کا بھی اضافہ کر دیا گیا ہے۔

تعداد طالبات گزشتہ سال کالج میں صرف سولہ (۱۶) طالبات داخل ہوئیں اور مئی ۱۹۵۲ء میں فسٹ ایر میں ۱۳ طالبات۔ گویا اس وقت جامعہ نصرت کی طالبات کی کل تعداد ۲۹ ہے۔

آمد و خرچ جامعہ نصرت کا گزشتہ سال کا بجٹ ۵۰۰۰ ۴ تھا اور سالانہ خرچ ۲۴۹۶/۱۵/۶ - سائر اخراجات کالج ۲۰۷۲/۱۳/- تھے جن میں سے ۲۰۴۹/۶/۲ خرچ ہوئے فیسوں کی آمدن ۱۰۸۰/- ہوئی۔

وظائف ہمارا کالج صحیح معنوں میں غریبوں کا کالج ہے اسلئے جس قدر بھی مراعات طالبات کو دی جاسکتی تھیں دی گئیں۔ ۱۶ طالبات میں سے ۹ ایسی ہیں جو وظیفہ حاصل کر رہی ہیں۔

تحریک وقف زندگی حضرت اقدس نے ۱۹۵۰ء میں جماعت کی مستورات میں تحریک فرمائی تھی کہ لڑکیاں بھی لڑکوں کی طرح اپنے آپ کو وقف کریں تاکہ ان کو اعلیٰ تعلیم دلوا کر سلسلہ کے کاموں کے لئے تیار کیا جاسکے۔ چنانچہ دو واقف زندگی طالبات کالج میں داخل ہوئیں جنکو انشاء اللہ تعالیٰ اعلیٰ تعلیم دلوا کر کالج کے سٹاف کے لئے تیار کیا جائے گا۔

اس کالج کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہاں دینیات کی تعلیم کا بہت مکمل انتظام ہے۔ دینیات لازمی مضمون ہے اور اس کے لئے دو گھنٹیاں رکھی گئی ہیں۔ قرآن مجید کی تفسیر کے پندرہ پارے ایف۔ اے اور پندرہ بی۔ اے کے نصاب میں رکھے گئے ہیں۔ تاکہ جو لڑکی گریجویٹ ہو کر یہاں سے جائے وہ سارے قرآن مجید کی تفسیر کے علاوہ حدیث شریف جانتی ہو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی کتب بھی کورس میں شامل ہیں۔ نیز جماعت احمدیہ کے امتیازی مسائل پر ان کو لیکچر دیئے جاتے ہیں۔

دیگر علمی مشاغل طالبات کو صرف کتاب کا کیڑا ہی نہیں بنایا جاتا بلکہ ان کو تقریر وغیرہ کی مشق بھی کروائی جاتی ہے۔ اور اس غرض کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی جس کا اجلاس ہر جمعرات کو ہوتا ہے۔ طالبات میں جھجک دور کرنے کے لئے اسکی صدر اور سیکرٹری طالبات میں سے ہی چنی جاتی ہیں۔ اجلاس کی ساری کاروائی ان کی صدر ہی کرواتی ہیں۔ سال گزشتہ میں صدر امۃ القدوس بیگم اور نائب صدر سیدہ بشریٰ بیگم سیکرٹری رقیہ شمیم اور نائب سیکرٹری صدیقہ۔ اس کمیٹی کے اجلاسوں میں طالبات نے مختلف موضوعوں پر مضامین پڑھے اور تقریریں کیں۔ انگریزی میں بھی مضامین پڑھے اور تقریریں کیں۔ ایک انعامی مقابلہ ہوا جس کا موضوع تھا "ازدواجی زندگی کی الجھنوں کا حل" انع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختلف طالبات نے تقریریں کیں۔ جس میں اوّل منظورہ النساء قرار دی گئی۔ جن کو سرچ انعام دیا جائے گا۔ تجویز تھی علماء کے لیکچر طالبات کی میٹنگ میں کروائے جائیں لیکن افسوس بعض مجبوریوں کی وجہ سے اس پر عمل درآمد نہیں ہو سکا۔ اب اس سال انشاء اللہ لیکچروں کا پروگرام شروع کیا جائے گا۔

تقریر کی مشق کروانے کے لئے اب یہ اصول بنا دیا گیا ہے کہ آئندہ کی میٹنگ میں کسی لڑکی کو لکھا ہوا مضمون پڑھنے کی قطعی اجازت نہ ہوگی۔ ہر اجلاس میں تقریریں ہی ہوا کرینگی اور جس لڑکی کی تقریر بہترین ہوگی کپ اس کو دیدیا جائے گا۔ اسی طرح ہر دفعہ بہترین تقریر کرنے والی کو دیا جاتا رہے گا۔ اور سال کے اختتام پر جس لڑکی نے زیادہ دفعہ حاصل کیا ہو اس کو دیدیا جائے گا۔ اور نیا کپ منگوا لیا جائے گا۔ نیز فی البدیہہ تقریر کرنے کی مشق بھی کروائی جاتی ہے۔

لائبریری

طالبات کے علم میں اضافہ کرنے کے لئے اور کورس کے علاوہ کتب پڑھنے کا شوق پیدا کرنے کے لئے لائبریری بھی ہے جس میں سلسلہ کی کتب کے علاوہ ہر مضمون کی کتب موجود ہیں۔ شام سے عربی کی آسان آسان کتب بھی منگوائی گئی ہیں۔ تاکہ طالبات کی عربی لیاقت بڑھے۔ اس وقت لائبریری میں روزنا اخبارات اور رسائل بھی آتے ہیں تاکہ روزانہ کی ضروری خبروں سے واقفیت ہو۔ جو اخبارات اور رسائل آتے ہیں ان کے نام یہ ہیں:۔ الفضل۔ مصباح۔ الحکم۔ المصلح۔ سول اینڈ ملٹری گزٹ۔ ماہ نو۔ عصمت۔

کھیلیں

جس طرح رُوح کی غذا کے لئے علم نہایت ضروری چیز ہے اسی طرح جسم کی طاقت اور نشوونما کیلئے کھیل اور ورزش ضروری چیز ہے۔ میدان نہ ہونے کی وجہ سے طالبات میں زیادہ کھیلیں نہیں رائج کی جا سکیں تاہم پی۔ ٹی روزانہ کروائی جاتی رہی اور طالبات بیڈمنٹن بھی کھیلتی رہیں۔ فروری کے وسط میں جامعہ نصرت کا پہلا ٹورنامنٹ لجنہ اماء اللہ کے دفتر کی چار دیواری میں منعقد کیا گیا۔ ۲۷ فروری کو کالج کا ٹورنامنٹ تھا۔ جس میں طالبات نے مختلف دوڑوں، گولہ پھینکنا، ہائی جمپ، لانگ جمپ، نشانہ کا مقابلہ وغیرہ میں حصہ لیا۔ ٹورنامنٹ بہت کامیاب رہا اور حاضرات نے بے حد دلچسپی لی۔ چونکہ گزشتہ سال کالج میں صرف ایک ہی کلاس تھی اور طالبات کی تعداد تھوڑی تھی اس لئے رونق بڑھانے کے لئے یہ تجویز کی گئی کہ ٹورنامنٹ میں مقابلہ کے لئے ہائی کلاسز کی طالبات کو اور ان کے علاوہ باہر سے بھی جو شامل ہونا چاہیں ان کو شامل کیا جائے۔ چنانچہ بہت سی لڑکیوں نے جن میں سے ممتاز نام امۃ المجید بیگم اور نصیرہ کے تھے ان سب کو بھی جامعہ نصرت کی طرف سے انعام دیئے جائیں گے۔ اب میدان میسر آنے پر فٹ بال کا بھی انتظام کیا جا رہا ہے۔

صحتِ جسمانی

طالبات کی صحت کا معائنہ شروع سال میں ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ سے کروایا گیا اور جن طالبات کی صحت کمزور نکلی ان کو فولاد اور کیلسیم لیڈی ڈاکٹر صاحبہ کی ہدایت پر کالج کی طرف سے دیا جاتا رہا۔ کالج میں ایک چھوٹی سی ڈسپنسری بھی کھولی گئی جس میں تمام ضروری ادویہ۔ روئی۔ پٹی وغیرہ رکھی گئیں تاکہ فوری ضرورت پڑ جانے پر ضروری اشیاء وہاں سے حاصل کی جا سکیں۔

دیگر مشاغل تفریحات

دوران سال میں ایک دفعہ ٹورنامنٹ گرلز ہائی سکول لائلپور کا سٹاف اور قریباً ۸۰ طالبات ربوہ دیکھنے آئیں۔ ان کو کالج دکھایا گیا سلسلہ کی واقفیت بہم پہنچائی گئی۔ اسی طرح گزشتہ سال میں ایک دفعہ یو۔ این۔ او کی ممبر خواتین جب ربوہ آئیں تو ان کو کالج میں بھی بلایا گیا۔ اس خیال سے کہ جامعہ نصرت کی طالبات صرف کنوئیں کا مینڈک نہ بنی رہیں۔ دوسرے کالجوں کو دیکھیں ان میں اور اپنے میں فرق معلوم کریں۔ کالج کی طالبات میری نگرانی میں لائلپور گورنمنٹ کالج کی دعوت پر ان کا فنکشن دیکھنے گئیں۔ اسی طرح فروری میں طالبات کی تفریح کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دریا کا ایک ٹرپ رکھا گیا۔ جہاں طالبات نے بہت اچھا وقت گزارا۔

ہوسٹل کالج کے ساتھ ہوسٹل کا بھی انتظام کیا گیا۔ لیکن افسوس ہے کہ بار بار اعلان کرنے کے باوجود احباب جماعت نے اس طرف توجہ نہیں دی۔ گذشتہ سال میں صرف تین طالبات ہوسٹل میں آئیں۔ دو بعد میں آئیں۔ شروع میں کچھ عرصہ صرف ایک لڑکی کو اکیلا رہنا پڑا جو چوہدری عبدالحمید صاحب کی لڑکی ہیں۔ ہم ان کا شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ انہوں نے قربانی کرکے اپنی لڑکی کو اسوقت ہوسٹل میں داخل کیا جب کہ ابھی اور کوئی لڑکی نہیں آئی تھی اور ان کو تنہائی کی تکلیف اٹھانی پڑی۔ تین طالبات میں سے دو کالج کی طالبات تھیں اور ایک سکول کی۔ ہوسٹل میں طالبات کا ہر طرح کا خیال رکھا جاتا ہے۔ اور ہر طرح ان کی تربیت کی کوشش کی جاتی ہے۔ پانچوں وقت نماز باجماعت ادا کی جاتی ہے۔ جن طالبات نے قرآن مجید باترجمہ نہیں پڑھا ہوا ان کو ترجمہ سپرنٹنڈنٹ صاحبہ پڑھا رہی ہیں۔ ماہ رمضان کے درس میں بھی طالبات جاتی رہیں۔

اس سال کا سب سے المناک حادثہ حضرت اماں جانؓ کا سانحہ ارتحال ہے۔ ان کی تعزیت میں جامعہ نصرت کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد کیا گیا جس میں کالج کے سٹاف اور طالبات کی طرف سے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ خلوص اور محبت کے جذبات کے ساتھ اظہار ہمدردی وعقیدت کیا گیا۔ نیز ۲۵/۹ کو حضرت ام المومنینؓ کی تعزیت میں ایک جلسہ جامعہ نصرت میں منعقد ہوا جس میں باہر سے بھی بہت سی خواتین نے شمولیت کی۔ اس جلسہ میں کالج کی طالبات نے حضرت اماں جانؓ کی سیرت مبارکہ اور انکے خصائل محمودہ پر تقریریں کیں اور مضامین پڑھے۔

اب رپورٹ ختم کرنے کے بعد میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ اپنی بچیوں کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں احمدیت اور اسلام کی خادمہ بناسکے اور تعلیم کے بعد ان کا نصب العین اسلام کی خدمت اور اسلام کا جھنڈا دنیا میں بلند کرنا ہو۔

(ڈائریکٹرس جامعہ نصرت)

رپورٹ اور تقسیم انعامات کے بعد صدر جلسہ محترمہ ام داؤد احمد صاحب کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا:۔

معزز طالبات!

دنیا میں آپ کے کالج کے علاوہ اور کالج بھی ہیں اور وہ آپ کے کالج سے بہت زیادہ شاندار اور اعلیٰ ہوں گے۔ ان کی عمارتیں وسیع و بلند ہوں گی۔ ان کی طالبات آپ سے تعداد میں کہیں زیادہ ہوں گی۔ اسی طرح دیگر تمام دنیوی حیثیتوں میں وہ آپ کے کالج سے بہت بڑھ چڑھ کر ہوں گے لیکن ایک نمایاں خصوصیت جو آپ کے کالج میں پائی جاتی ہے وہ دنیا کے اور کسی کالج میں نہیں پائی جاتی۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو اپنی توحید کا علمبردار بنا کر بھیجا ہے۔ اس نے آپ کے سپرد یہ ایک ایسا کام کیا ہے جو اور کسی کالج کی طالبات کے سپرد نہیں کیا۔ یہ ایک فضیلت ہے، یہ ایک فخر ہے جو اس وقت آپ کو اور صرف آپ کو حاصل ہے۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ آپ اپنے آپ کو ایک الگ حیثیت قرار دیکر لوگوں سے علیحدہ سمجھیں۔ نہیں! بلکہ عجز اور انکساری سے تمام کالجوں کی طالبات کو اپنے ساتھ شامل کرنے کی کوشش کریں اور درد بھرے دل کے ساتھ انہیں راہ راست پر لائیں۔ اور اپنے دل میں ایسا درد پیدا کریں جو ایک نابینا کو کوئیں کی طرف جاتے ہوئے دیکھ کر ایک ہمدرد انسان کے دل میں پیدا ہوتا ہے۔ اس طرح آپ اپنے اس فرض سے سبکدوش ہوں گی جو اللہ تبارک و تعالےٰ نے آپ پر عائد کیا ہے۔ اور ثواب دارین حاصل کریں گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ نمائش لجنہ

نمائش لجنہ کے ایام قریب آرہے ہیں۔ لجنہ کی عہدیداران اور اپنی تمام دیگر بہنوں سے درخواست ہے کہ سامان نمائش کی تیاری کی تکمیل کی طرف پوری توجہ دیں۔

مجھے افسوس کے ساتھ اس امر کا اظہار کرنا ہے کہ بعض بہنیں مختلف عذرات کی بنا پر اس کا رِخیر سے تغافل برت رہی ہیں۔ ایک عام عذر یہ ہے کہ "فرصت نہیں"۔ اور یہ عذر عموماً اس طبقہ کی طرف سے پیش کیا جارہا ہے جنہیں خدا تعالیٰ نے بہت سی سہولتیں بخشی ہیں۔

میں اپنی مصروف بہنوں سے عرض کرنا چاہتی ہوں کہ لجنہ کی نمائش بیکاروں کا مشغلہ نہیں ہے۔ بلکہ اس کا اولین مقصد قومی روح کا پیدا کرنا ہے۔ اور قوم سے مراد غریب طبقہ ہی نہیں ہوا کرتا۔ بلکہ قوم سماج کے تمام طبقات کے مجموعہ کا نام ہے۔ اور جب تک اس کے تمام طبقات میں یکساں بیداری، قومی روح اور خدمتِ خلق کا جذبہ نہیں پیدا ہوتا ہم کامیاب نہیں ہوسکتیں۔

پس میری اپنی مصروف بہنوں سے التماس ہے کہ کارِ خود کے ساتھ کارِ دین کی طرف بھی توجہ فرمائیں۔ اور یہ چند ہفتے جو ابھی نمائش میں باقی ہیں ان میں ضرور کوئی چیز نمائش کے لئے تیار کروائیں۔!

سیکرٹری نمائش

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

چند مجرّب نسخہ جات!

(۱) نسخہ جس سے سر کے بال سفید ہونے سے بچائے جاسکتے ہیں۔

ایک بڑا چمگادڑ جو باغوں میں پایا جاتا ہے اسکا پیٹ صاف کرکے پیٹ میں باسمتی چاول جو اوّل درجہ کے ہوں جتنے آسکیں بھر کر پھر پیٹ کو سی دیں اور اس چمگادڑ کے اوپر کوئی مناسب کپڑا لیکر جس سے تین چار پھیر اس چمگادڑ کے اوپر آسکیں۔ پھر کسی ایسے گڑھے میں جس کا عرض طول گہرائی ایک گز مربع ہو اسمیں گائے یا بھینس کا گوبر نصف تک بھر کر اس چمگادڑ تلجیف نمودہ کو اس گوبر پر رکھ کر باقی کا گڑھا بھی گوبر سے پُر کردیں اور چالیس دن تک اسی عمل پر گزر دیں بعدہٗ اس چمگادڑ کو گوبر سے نکال لیں وہ چمگادڑ اور اسکے اُوپر کا کپڑا اگداز ہوچکا ہوگا اسے نکال کر اسمیں سے چاول کے دانے نکال کر محفوظ کرلیں اور کسی جنگلی کبوتر کو جو سیاہ رنگ ہوتا ہے پکڑ کر وہ چاول اسے کھلائیں۔ ایک دڑبے میں جہاں وہ کبوتر محفوظ طور پر رکھا جاسکتا ہو پانی اور وہ چاول روزانہ رکھ دیا کریں یہاں تک کہ آٹھ دن تک وہ کبوتر ان دانوں کو کھاتے بعدہٗ اس کبوتر کو ذبح کرکے اسکے گوشت کو پکا کر کھالیں۔ اسکے کھانے سے بال سیاہ ہوجائینگے اور جو سیاہ ہیں وہ سفید ہونے سے محفوظ رہ سکیں گے۔ یہ نسخہ ایک سادھو فقیر کے مجربات سے ہے جو اس نے ایک صاحب کو خدمت کے عوض میں بتلایا تھا۔ اور جس سادھو صاحب کے باوجودیکہ نوّے سال عمر تھی داڑھی اور سر کے سب بال سیاہ تھے جو اس نسخہ کا عملی مصدق تھا۔

دردِ سر۔ گل روغن ایک تولہ۔ کافور ۳ ماشہ۔ پیس کر دونوں کو ملالیں بطور نسوار کے استعمال کریں۔ اس سے ہر قسم کا درد سر دور ہوجاتا ہے۔ اسی طرح پھٹکری اور نوشادر کی نسوار بھی فائدہ مند ہے۔

چہرے کی صفائی کیلئے لیموں کا پانی یا سنگترے کا پانی لیکر اسمیں تھوڑا سا بیسن حل کرلیں۔ اور منہ پر مل کر دو گھنٹے کے بعد صابن اور گرم پانی سے دھو ڈالیں ہفتہ بھر یہ عمل کرنے سے چہرہ صاف نکل آئے گا۔ (طاہرہ بیگم از کھاریاں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ لجنہ اماءاللہ شمالی بورنیو

بہت عرصہ کے بعد رپورٹ کے عنوان سے قلم اٹھا رہی ہوں۔ تاخیر کی وجہ یہ ہوئی کہ میں ہمیشہ اسی فکر میں رہی کہ احمدیت کی خدمت کا کوئی بڑا سا کارنامہ کر لوں تو پھر اس کی اطلاع اپنے مرکز کو دوں۔ چھوٹے چھوٹے کام تو ہر احمدی عورت کرتی ہی ہوگی لیکن افسوس کہ بڑا سا کارنامہ جس کا خاکہ میرے ذہن میں تھا ابھی تک نہ ہوا۔ مثلاً یہی کہ جماعت کے بچوں کیلئے ابتدائی دینی تعلیم کا سکول قائم ہو جائے۔ یا سب بہنوں کو احمدیت کے تمام مسائل سمجھا دوں۔ یا چینی، عیسائی اور ملائی عورتوں میں تبلیغ سے کوئی نئی جماعت قائم کروں۔ افسوس۔ مکرر افسوس کہ اب تک میں کوئی ایسا کام نہ کر سکی اور ہمیں اس ملک میں رہتے ہوئے ۵ برس سے زائد کا عرصہ ہو چکا ہے ابھی تک جسے میں حقیقی طور پر احمدیت کی خدمت سمجھتی ہوں کرنے کی توفیق نہ پا سکی۔ میں نے مناسب سمجھا کہ اسلام کی خدمت کے سلسلہ میں جو کچھ کرنے کی توفیق پا چکی ہوں اس سے اپنے مرکز کو مطلع کروں لیکن ساتھ ہی ساتھ اپنی قابل احترام پاکستانی بہنوں سے اس بات کی اُمید بھی رکھتی ہوں کہ وہ مجھے ہمیشہ اپنی دُعائے خاص میں یاد رکھیں گی کہ خدائے عزوجل مجھے اپنے خاص فضل سے احمدیت کی حقیقی اور بیش از بیش خدمت کی سعادت عظمیٰ نصیب کرے اور میری اس دُنیا کی زندگی کو کامیاب زندگی بنائے۔ آمین!

یہاں کی جماعت بہت قلیل ہے اور اس قصبے جسلٹین میں جہاں کہ ہماری رہائش ہے اور یہ اس ملک کا دار الحکومت بھی ہے کوئی بھی جماعت نہیں ایک ہمارا ہی احمدی گھر ہے۔ البتہ یہاں سے ۴½ میل کے فاصلے پر Tanjong Aru میں ایک احمدی گھر ہے۔ یہ خاندان جو ایک میاں بیوی اور پانچ چھوٹے بچوں پر مشتمل ہے۔ اسے احمدیت میں داخل ہوئے بھی کوئی تین سال کا عرصہ ہوا ہے۔ یہ لوگ ملائی ہیں۔

باقی دو خاندان اور احمدیوں کے ہیں جو یہاں سے علی الترتیب ۷ اور ۸ میل کے فاصلے پر الگ الگ گاؤں میں آباد ہیں۔ یہ لوگ Dusun قوم سے ہیں۔ جن کی زبان کچھ اور ہی ہے۔ اور وہ یہاں کی بین الاقوامی زبان Malay ملائی بھی مشکل سے سمجھتے ہیں۔ پھر یہاں سے تقریباً تیس چالیس میل کے فاصلے پر ایک گاؤں میں کچھ جماعت ہے جہاں کا راستہ کچھ تو ریل کے ذریعہ سے طے کیا جاتا ہے اور کچھ دریا میں کشتی کے ذریعہ سے اور پھر کچھ پیدل چلکر طے کیا جاتا ہے اور ہم آج تک ان جگہوں میں سے کسی جگہ بھی نہ جا سکے۔ کیونکہ وہاں جانے کے لئے اباجان کی معیت کی ضرورت ہے اور وہ اپنے کاروبار اور صحت کی کمزوری کی وجہ سے جانے سے معذور رہیں۔ مؤخر الذکر گاؤں جس کا میں نے ذکر کیا ہے اس کا نام لنگوننگن ہے۔ یہاں کے احمدیوں میں سے (جو سب مقامی قوموں میں سے ہیں) ایک لڑکی کو تھوڑی بہت ملائی لکھنی آتی ہے باقی سب اَن پڑھ ہیں۔ اب ایک اور جگہ "لابوان" ہے۔ یہ ایک جزیرہ ہے جو یہاں سے ایک دن کے سمندری جہاز کے سفر پر ہے۔ یہاں کوئی سات آٹھ احمدی عورتیں ہیں۔ سب عورتیں مقامی قوموں سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور ملائی زبان بولتی ہیں۔ ان میں سے بھی ایک خاندان کی لڑکی ملائی زبان میں خط وغیرہ لکھ سکتی ہے اور تھوڑی بہت انگلش بھی جانتی ہے باقی سب اَن پڑھ ہیں۔ یہاں بھی مذکورہ بالا مجبوریوں کی وجہ سے ہم کبھی بھی نہیں جا سکے

لابوان کی جماعت سے ایک لڑکے اور ایک لڑکی کو ہم نے اپنے یہاں رکھ کر قرآن کریم ختم کروایا اور مسنونہ دُعائیں سکھائیں۔

دوسرا طریقہ میں نے یہ اختیار کیا ہوا ہے کہ وہاں کی ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لڑکی جو ملائی لکھنا جانتی ہے اسے نماز کا ترجمہ اور دیگر دعاؤں وغیرہ کا ترجمہ اور ضروری مسائل وغیرہ ملائی زبان میں لکھ کر ہفتہ میں دو تین بار بھیجتی رہتی ہوں۔ ہر ہفتہ اسکی اور میری خط و کتابت جاری رہتی ہے۔ میں چند نئے اسباق لکھ بھیجتی ہوں۔ جب وہ اور اسکے بھائی بہن سب انہیں یاد کر لیتے ہیں پھر اگلا سبق لکھ دیتی ہوں۔ وہ پھر آگے وہاں کی احمدی عورتوں کو جمعہ کے روز بتا دیتی ہے۔

لنگونگن کی جماعت کے لئے (یہاں تین چار احمدی عورتیں ہیں۔ بچوں کو ملا کر تعداد زیادہ ہوگی) بھی میرا یہی دستور ہے۔ خدا کے فضل سے وہ اس طریق سے بہت خوش ہوتی ہیں۔

تانجوگ آرو (Tanjoug Aru) والے چونکہ زیادہ نزدیک ہیں اسلئے یہ لوگ یہاں جمعہ کی نماز کیلئے آجاتے ہیں۔ اس بہن کو قاعدہ یسرنا القرآن ختم کرایا ہے۔ اور قرآن مجید کے دس سیپارے پڑھ چکی ہیں۔ دیگر دینی مسائل بھی سیکھتی ہیں۔ ان کے بچوں میں سے دو بچے ایک لڑکا اور ایک لڑکی گیارہ اور بارہ سال کے ہیں یہ دونوں ہر روز ہمارے یہاں پڑھنے کیلئے آتے ہیں۔ دونوں میں سے ایک نے تو قرآن مجید ختم کر لیا ہے۔ دوسری لڑکی نے ابھی قرآن مجید ختم نہیں کیا۔ روزانہ مجھ سے پڑھتی ہے۔ یہ دونوں بہن بھائی ساتھ ساتھ قرآن مجید کا ترجمہ ملائی زبان میں بھی مجھ سے پڑھتے ہیں اور دعائیں بھی یاد کرتے ہیں۔

جتنی مختصر سی یہاں کی جماعت ہے اتنا مختصر سا ہی کام ہے۔ یہاں ہمارے سوا کوئی بھی اردو نہیں جانتی اسلئے ان کی تعلیم و تربیت آسان نہیں۔ اردو تو الگ اپنی زبان بھی نہیں جانتیں اور بالکل گاؤں کی رہنے والی ہیں۔ بالکل غیر تعلیم یافتہ ہیں۔ ایک اور لڑکی جسکی ماں لنگونگن رہتی ہے اسے ہم نے یہاں رکھا تھا وہ Dusun قوم کی تھی۔ یہ قوم بالکل بے دین ہے۔ اسے میں نے بڑی مشکل سے نماز سکھائی۔ پھر قاعدہ یسرنا القرآن ختم کرایا۔ اسکے بعد وہ اپنی ماں کے پاس چلی گئی۔ وہاں کی جماعت میں ایک مخلص مقامی احمدی ہیں وہ بھی نئے مسلمان سے احمدی ہوئے ہیں انہوں نے اسے قرآن مجید شروع کروایا اور آجکل وہ انہی سے قرآن کریم پڑھتی ہے۔

یہاں کی سب جماعت نہایت غریب اور غیر تعلیم یافتہ طبقہ سے تعلق رکھتی ہے۔ اور Jesselton میں تو کوئی بھی احمدی نہیں جس کا ہم سب کو بہت فکر ہے۔ ہماری یہی دعا ہے اور آپ سے بھی دعا کی درخواست کرتی ہوں کہ خدا تعالیٰ اس قصبہ میں بھی مخلص جماعت قائم فرمائے۔ اور دوسری جگہوں میں بھی احمدیت کو ترقی دے۔ یہاں چینی قوم ہی ہر شعبہ میں پیش پیش ہے لیکن ان میں سے یہاں ابھی کوئی بھی احمدی نہیں ہوا۔ البتہ عیسائیت زوروں پر ہے اور وہ چینیوں کے سب بچے (بوجہ عیسائی سکولوں میں تعلیم پانیکے) عیسائی ہوتے جاتے ہیں۔ الا ماشاء اللہ۔ ان حالات کو دیکھ کر دل سے دعا نکلتی ہے کہ اے خدا! تو ہی اپنی مخلوق کو ہدایت دے اور سیدھا راستہ اختیار کرنے کی توفیق عطا فرما۔

آپ ہمیں اور یہاں کے سب احمدیوں کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔ نیز اس ملک میں احمدیت کی ترقی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

والسلام

امۃ العزیز
بنت ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب
شمالی بورنیو

حضرت سیدہ اُمِّ متین صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کے نام ایک خط!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نارنگ منڈی
بیس ستمبر ۶۲ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترمہ معظمہ حضرت سیدہ اُمِّ متین صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ - فدویہ حضور عالیہ کی خدمت اقدس میں چند باتیں پیش کرنا چاہتی ہے۔ امید واثق میری باتوں پہ ضرور غور و خوض فرمایا جائے گا ----- میں ایک غیر احمدی لڑکی ہوں یہاں تک کہ میرا تمام خاندان غیر احمدی ہے اور مجھے جہاں تک اتفاق ہوا ہے احمدی بہنوں سے ملی انکو بہت مخلص پایا۔ ان کا اخلاق بہترین ہے گویا کہ وہ بہت اچھے اخلاق سے پیش آتی ہیں۔ انکے ملنے کا اتفاق اکثر سفر میں ہوا کرتا ہے یا ٹریننگ سکول شیخوپورہ جہاں میں جے وی کلاس کی ٹریننگ امسال ۶۲ء میں لے رہی تھی وہاں ایک احمدی لڑکی جو کہ مرکز قادیان کی رہنے والی تھی ایس وی کا کورس حاصل کر رہی تھی۔ ۱۳۰ طالبات اور بارہ اساتذہ کی تعداد تھی مگر وہ فقط ایک لڑکی احمدی تھی۔ لڑکیاں اور استاد ہر وقت اسکے ساتھ بغاوت کا جھنڈا بلند رکھتے مگر وہ لڑکی تہذیب کے قدم میں آگے تھی اُس نے تمام سکول کو ایسا نمونہ دیا کہ میں حیران رہنے لگی کہ میرے دیکھتے ہی دیکھتے تمام استاد اور لڑکیاں اس کی گرویدہ بن گئیں۔ وہ کیسے؟ کبھی اسکے ساتھ اکثر لڑکیاں ذات پر تقاضہ کرتی تھیں کہ تمہاری ذات کیا ہے؟ مگر اس کا جواب تھا "ہماری ذات حقیقی احمدیت ہے دنیاوی ذات سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے ہم اپنے سچے دین پر جان قربان کرنے کو تیار ہیں۔ ہماری ذات اپنے خلیفہ کے حکم کی تعمیل کیلئے حاضر ہے" میں اس بات سے بہت خوش ہوئی کہ ان میں کوئی ذات پات کی تمیز نہیں سب احمدی مسلمان بھائی بہن ہیں یہ کتنا اچھا اصول ہے۔ الغرض اس لڑکی کو ایک سال کے کورس پر تکلیفیں دی گئیں مگر اتنی مخالفت ہونے کے باوجود جب کسی لڑکی کو کسی چیز کی یا کسی سبق کی ضرورت پڑتی تو وہ لڑکی اُسی وقت مدد کیلئے حاضر ہو جاتی کبھی انکار نہ کرتی۔ یہ اس کا اخلاق تھا۔ وہ لڑکی ماشاءاللہ اچھے نمبروں پر کامیاب ہو گئی۔ میں نے ٹریننگ پاس کر لی اور ہم لوگ گھر میں آگئے اب اس کا اخلاق بہت یاد آتا ہے کہ سچ ہے احمدی لوگ بہت سادہ ہیں بلکہ ان کے پیچھے عملی نمونہ ہیں۔ خدا جانے اب وہ محترمہ صاحبہ کہاں ہیں لیکن انکا اخلاق بہت یاد آ رہا ہے۔ میں اکثر سوچتی ہوں کہ ایک والدین کے بچے نفسیاتی طور پر عادات میں مختلف ہوتے ہیں مگر ان سب احمدی بہنوں کی عادات و اخلاق یکساں ہیں جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ آپ کی تعلیم ان پر بہت سادہ ہے۔ بہترین تعلیم کے رنگ میں یہ لوگ رنگین کیا ہوا ہے۔

اب دیگر بات یہ ہے کہ میرے والد ماجد صاحب نارووال کی ٹاؤن کمیٹی میں ملازم ہیں۔ بھائی نارووال کی لائن میں ... کر رہا تھا کہ گاڑی میں دو احمدی بہنیں بیٹھی گفت و شنید رسالہ مصباح کے متعلق کر رہی تھیں اور مجھے بھی بہت شوق ہے احمدی بہنوں کے ملنے کا ہمارے ہاں کوئی احمدی گھر نہیں ہے اور نہ ہی میری احمدی بہن سے واقفیت ہے تاکہ میرا بھی واقفیت کا دائرہ وسیع ہو۔ ان لڑکیوں نے سیالکوٹ جانا تھا وہ مصباح کی بہت تعریفیں کر رہی تھیں میں بھی بہت غور و خوض سے سنتی رہی۔ میرا ارادہ ہے کہ میں بھی احمدی رسالہ مصباح اپنے نام پر جاری کروا لوں۔ براہ مہربانی مجھے ایک مصباح رسالہ نمونہ کے طور پر روانہ کریں تاکہ میں دیکھوں کہ یہ کتنا اچھا رسالہ ہے آج تک یہ میری نظروں سے نہیں گزرا۔ تاکہ میں رسالہ کے ذریعے علم حاصل کر سکوں۔ حضور مجھے رسالہ مصباح خواہ نیا ہو یا سابقہ ضرور روانہ فرما دیں۔ مہربانی ہوگی۔

والسلام - زیر تبلیغ ایک غیر احمدی بہن

آر - اے

ایڈریس: - آر - اے - صاحبزادی ارشد علی معرفت منشی نارنگ تحصیل شاہدرہ ضلع شیخوپورہ +

آپ کی آنکھیں

عبدالعزیز صاحب دواخانہ خدمت خلق ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مثل مشہور ہے کہ آنکھیں بڑی نعمت ہیں - اگر ہم ذرا سا بھی غور کریں تو یہ مثل حقیقت معلوم ہوتی ہے - اگر آنکھیں خراب ہیں یا کوئی شخص اس نعمت سے محروم ہے تو اس کی زندگی بے لطف ہو جاتی ہے لیکن باوجود اس کے کہ آنکھوں کے بغیر دنیا کی کسی نعمت سے انسان کماحقہ لطف نہیں اٹھا سکتا - لوگ بالعموم آنکھوں کی حفاظت کے سلسلہ میں نہایت کوتاہی اور سستی سے کام لیتے ہیں اور اس طرح وہ جلد اس نعمت سے محروم ہو جاتے ہیں اور یا ان کی زندگی بے کیف سی ہو جاتی ہے - قدرت نے آنکھ کو حد درجہ محفوظ کیا ہے گویا خدا تعالےٰ کو بھی اس کی حفاظت منظور ہے - ہمیں بھی قانونِ قدرت سے سبق حاصل کرنا چاہیئے اور آنکھوں کی ہر ممکن حفاظت کرنی چاہیئے :-

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ دُنیا کی نعمتوں سے کماحقہ لطف اُٹھائیں، آپ کی بینائی تا مرگ قائم رہے، آپ اِس نعمتِ عظمیٰ سے محروم ہو جانے کی وجہ سے کسی دوسرے کے محتاج نہ ہوں تو آپ مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کریں :-

۱- گرد و غبار اور سخت گرم اور سرد ہوا سے آنکھوں کو بچائیں - دھوپ میں دھوپ کی عینک استعمال کریں -

۲- صبح اُٹھ کر روزانہ ٹھنڈے پانی کے چھینٹے کھُلی آنکھوں پر ماریں - اس سے ہر قسم کی میل دُور ہو جائے گی اور آنکھیں صاف اور شفاف ہو جائیں گی -

۳- منشی اشیاء کا استعمال نہ کریں - یہ بینائی کے لئے سخت مضر ہیں -

۴- ہمیشہ سیاہ سرمہ کا استعمال کریں -

۵- زیادہ رونا بھی بصارت کو خراب کر دیتا ہے - اس سے پرہیز کریں -

۶- اگر آنکھیں خراب ہیں تو مطالعہ اور کسی چیز کی طرف زیادہ غور سے دیکھنے سے پرہیز کریں - تیز روشنی اور زیادہ شفاف چیزوں کی طرف متواتر اور ٹکٹکی لگا کر دیکھنا بھی آنکھ کو خراب کر دیتا ہے -

۷- مدھم روشنی میں مطالعہ سے پرہیز کریں -

۸- قبض نہ ہونے دیں - جب قبض کی شکایت ہو فوراً کسی معالج کی طرف توجہ کریں -

۹- نزلہ و زکام کا عارضہ ہو جائے تو اسے یکدم بند کر دینے والی اشیاء سے پرہیز کریں - نزلہ اور زکام کا یکدم بند ہو جانا بھی آنکھوں کے لئے مضر ہے -

۱۰- گرم پانی سے آنکھیں دھو کر سرد ہوا میں نہ پھریں -

۱۱- دفعتہً اندھیرے سے روشنی اور روشنی سے اندھیرے میں آنے جانے سے پرہیز کریں - اس سے بھی بعض اوقات آنکھوں پر اثر پڑتا ہے -

۱۲- جب آنکھوں کو کوئی تکلیف ہو تو اس کا فوراً علاج کریں -

۱۳- ہمیشہ بازاری اور غیر تسلی بخش سرموں سے بچیں - ضرورت کے وقت آپ دواخانہ خدمت خلق کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنات اماء اللہ توجہ فرمائیں - !

ذیل میں اُن لجنات کے نام درج کئے جاتے ہیں جنکی طرف سے جنوری، فروری، مارچ، اپریل، مئی، جون ۱۹۵۲ء میں رپورٹیں موصول ہوئیں - یہ فہرست نہایت ہی مایوس کن ہے۔ پاکستان میں دو سو کے قریب جگہوں پر لجنات اماء اللہ قائم ہیں اور ہر ماہ دس پندرہ لجنات کے سوا کسی لجنہ کی طرف سے رپورٹ موصول نہیں ہوتی جس کا یہ مطلب سمجھا جا سکتا ہے کہ وہ لجنات کوئی کام نہیں کر رہیں - اگر فرض کر لیا جائے وہ کام باقاعدہ کر رہی ہیں لیکن رپورٹ نہیں بھیج رہیں تو انکا یہ کام کرنا نہ کرنے کے برابر ہے کیونکہ مرکز میں کام کی کوئی رپورٹ موصول نہیں ہوتی - ہر لجنہ کو سالانہ جلسہ اور مجلس مشاورت کے موقع پر فارم رپورٹ ماہانہ اور فرائض لجنہ (جنکے مطابق کام کر کے فارم رپورٹ تیار کیا جاتا ہے) دیئے جاتے ہیں لیکن پھر بھی لجنات اسکی طرف توجہ نہیں دیتیں -

اگر کسی لجنہ کے پاس فارم رپورٹ ماہانہ اور فرائض لجنہ نہ ہوں تو وہ اطلاع دیکر منگوا سکتی ہیں - (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

جنوری تا جون جن لجنات کی طرف سے رپورٹ موصول ہوئی :-

جنوری :- راولپنڈی - ملتان چھاؤنی - کوٹ احمدیاں سندھ - احمد نگر ضلع جھنگ - حیدر آباد سندھ - سکھر سندھ -

فروری :- احمد نگر - حیدر آباد سندھ - جڑانوالہ - بشیر آباد اسٹیٹ سندھ - مردان - گھوگھیاٹ - سکھر سندھ - مالیر کینٹ کراچی - پشاور -

مارچ :- سکھر سندھ - مالیر کینٹ کراچی - ادرحمہ ضلع سرگودھا - نواب شاہ سندھ - چک ۹ پنیار قصور - چک ۸۹ ضلع لائلپور - کوٹ احمدیاں سندھ - حیدر آباد سندھ - مردان - ملتان چھاؤنی - جہلم - گنگا پور ضلع لائلپور - بہلولپور چک ۲۷ ضلع لائلپور - پشاور شہر -

اپریل :- کوٹ احمدیاں سندھ - چک ۸۹ ضلع لائلپور - نواب شاہ سندھ - پشاور - راولپنڈی - بہلولپور چک ۲۷ - مردان - مجوکہ ضلع سرگودھا - چک ۱۱۶ ج ب ضلع سرگودھا - منٹگمری - ملتان چھاؤنی -

مئی :- چک ۸۹ ضلع لائلپور - مردان - ناصر آباد اسٹیٹ - ملتان چھاؤنی - کوئٹہ - منٹگمری - لالیاں - ظفر اسٹیٹ سندھ - بشیر آباد اسٹیٹ - ڈیریوالہ - چک ۱۱۶ - حیدر آباد سندھ -

جون :- جڑانوالہ - چک ۱۱۶ ج ب - کوٹ احمدیاں سندھ - جہلم -

رپورٹ چندہ تعمیر دفتر لجنہ اماء اللہ ماہ ستمبر ۱۹۵۲ء

۱ - ربوہ حلقہ ۱	۲۶ — ۳ — ۰
۲ - ربوہ حلقہ ۲	۴ — ۶ — ۰
۳ - گولیکی	۶ — ۰ — ۰
۴ - کوئٹہ	۲۶۰ — ۰ — ۰
۵ - بھیرہ	۲ — ۰ — ۰
۶ - حیدر آباد سندھ	۱۷ — ۰ — ۰
۷ - گوجرانوالہ	۷ — ۸ — ۰
۸ - کراچی	۶ — ۰ — ۰
میزان	۳۱۹ — ۱ — ۰

رپورٹ چندہ ممبری لجنہ اماء اللہ ماہ ستمبر ۱۹۵۲ء

۱ - ربوہ حلقہ ۱ مئی تا اگست	۲۹ — ۵ — ۰
۳ - ربوہ حلقہ ۳	۷ — ۹ — ۶
۴ - " " " ۴	۷ — ۳ — ۰
۵ - " " محلہ ص	۲ — ۶ — ۰
۶ - " " دارالصدر	۶ — ۰ — ۰
۷ - گولیکی ضلع گجرات	۳ — ۱۲ — ۰
۸ - ماریشس	۹۰ — ۱۴ — ۰
۹ - ڈھاکہ	۱۵۸ — ۰ — ۰
۱۰ - حیدر آباد سندھ	۸ — ۰ — ۰
۱۱ - چکہ جبال ضلع جہلم	۰ — ۵ — ۰
۱۲ - کراچی	۵۶ — ۱۱ — ۶
۱۳ - گھنوکے ججہ	۲۸ — ۰ — ۰
۱۴ - گوجرانوالہ	۱۰ — ۸ — ۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدیرہ کی ڈاک

مکرم میر محمد بخش صاحب ایڈووکیٹ گوجرانوالہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"مدیرہ محترمہ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"

میں شروع سے رسالہ مصباح پڑھ رہا ہوں۔ اس کے مضامین ہمیشہ ہی مستورات کی دینی دنیاوی اصلاح کے قابل ہوتے ہیں اور ان کا اخلاقی معیار بہت بلند ہوتا ہے۔ اور اس کو بغیر کسی خوف و نقصان کے مستورات کے ہاتھ میں دیا جا سکتا ہے۔ لیکن ماہ ستمبر ۱۹۵۲ء کا شمارہ اپنے اندر ایک خاص جاذبیت رکھتا ہے اور اسکے مضامین تقریباً سبھی سب نہایت دلچسپ اور عمدہ پیرایہ میں لکھے گئے ہیں۔ اگر رسالہ کا یہی معیار قائم رکھا گیا تو یہ طبقہ نسواں کی اصلاح اور تربیت کے لئے از حد مفید ثابت ہوگا۔ اور قبولیت عامہ کا درجہ حاصل کریگا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کو توفیق عطا فرمائے کہ آپ اس رسالہ کو پہلے سے بھی زیادہ مفید اور دلچسپ بنا سکیں۔" فقط

خاکسار محمد بخش میر امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ

مبارکہ خورشید ادیب عالم منٹگمری تحریر فرماتی ہیں:۔

"مدیرہ محترمہ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"

مصباح اس دور کا کامیاب اسلامی رسالہ ہے۔ یہ فرضی اور تہذیب سے گرے ہوئے افسانوں سے پاک ہے۔ مصباح کو بام ترقی پر دیکھنے کے لئے دل بیتاب ہے۔ یہ احمدی مستورات کا واحد ترجمان رسالہ ہے اور خدا کے فضل سے دن بدن ترقی پذیر ہے۔ آپ کی خدمات اور سعی بھی قابل قدر ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو رات دن کی ان تھک کوششوں کا اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

میں اپنا اخلاقی فرض سمجھتے ہوئے ایک تجویز لئے سے آپ کو مطلع کر رہی ہوں۔ جس طرح آپ نے بچوں کا صفحہ مخصوص کیا ہے اسی طرح اگر ایک دو صفحے خواتین کی معاشرتی الجھنوں کے لئے وقف کر دیں تو بہت ہی بہتر ہو۔ اس کے لئے کوئی ایک عنوان مقرر کر دیں تاکہ خواتین اس پر طبع آزمائی کر سکیں۔ اور اس میں ایک اچھی سے اچھی ادیب سے لیکر معمولی پڑھی لکھی بہن بھی حصہ لے سکے۔ باقی شرائط کا فیصلہ آپ بہتر کر سکتی ہیں۔ میرے خیال میں اس قسم کی چیزوں سے مصباح کی رونق بھی بڑھ جائے گی اور خواتین کا رجحان بھی بڑھیگا۔"

آپ کی مخلص

مبارکہ شوکت ادیب عالم

معرفت ملک محمد خورشید صاحب ریٹائرڈ ایس ڈی او

محلہ گگے زئیاں منٹگمری ۔ خریداری ۴۱۵

محترمہ مبارکہ نسرین صاحبہ سیلون سے تحریر فرماتی ہیں:۔

"مصباح میں ہماری لجنہ اماء اللہ کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا کی درخواست مصباحی بہنوں کی خدمت میں عرض کر دیں۔

نیز یہ یاد رکھیں کہ غریب الوطنی کی حالت میں مصباح کا ملنا عید کی سی خوشی لاتا ہے آپ لوگ اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔"

محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ چٹاگانگ سے تحریر فرماتی ہیں:۔

"رسالہ مصباح میں آپ نے بچوں کیلئے مخصوصیت کے چند صفحات مخصوص کر کے صرف احمدی بچوں پر ہی نہیں بلکہ سب جماعت پر احسان عظیم کیا ہے اللہ تعالیٰ آپکو اس کار خیر کا اجر عظیم عطا فرمائے اور ہمارے اس پیارے مصباح کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ میرے بچے اسکو پڑھ کر بہت محظوظ ہوتے ہیں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعاونوا علی البرّ والتقویٰ

(۱) بیگم کیپٹن عبداللطیف صاحب ڈھاکہ نے اعانت مصباح کے لئے چھ روپے ارسال فرمائے ہیں۔

(۲) اہلیہ صاحبہ عبدالرشید صاحب قمر ملتان نے بچے کی پیدائش کی خوشی میں ۲ روپے ارسال فرمائے ہیں تاکہ کسی مستحق بہن کے نام مصباح جاری کر دیا جائے۔

(۳) مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ چھانگا مانگا نے اپنے بھائی عبدالشکور صاحب کے ہاں فرزند تولد ہونے کی خوشی میں ۵ روپے اعانت مصباح کے لئے عنایت فرمائے ہیں۔

(۴) لجنہ اماء اللہ ماڈل ٹاؤن لاہور نے مخلصانہ تعاون کا ثبوت دیا ہے۔ دعا ہے کہ خدا تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔ ادارہ مصباح لجنہ اماء اللہ ماڈل ٹاؤن کا عموماً اور نائب صدر کا خصوصاً شکرگزار ہے کہ جنہوں نے کوشش فرمائی ہے۔ باقی لجنات کو بھی ادارہ کیساتھ تعاون کرنا چاہیئے۔

(۵) ہمارے ایک خریدار نے بھی رسالہ کی مالی مدد فرمائی ہے۔ ادارہ مصباح ان سب کا تہہ دل سے مشکور ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

درخواستہائے دعا

(۱) لطیفہ اختر اہلیہ عبدالرشید صاحب قمر کو خدا تعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا ہے۔ احمدی بہنوں سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ اس بچہ کو خادم دین بنائے۔ ماں باپ کے لئے قرۃ العین ثابت کرے۔ آمین۔!

(امۃ الحفیظ اختر ملتان)

(۲) میری ہمشیرہ کچھ عرصہ سے بیمار چلی آتی ہیں۔ دو تین ماہ سے لاہور میں زیر علاج ہیں۔ لیکن کوئی افاقہ نظر نہیں آرہا۔ اسلئے تمام مصباحی بہنوں سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ انہیں کامل صحت دیکر لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔ (طاہرہ بیگم از کھاریاں۔)

(۳) عرض ہے کہ میرے ماموں کے سالہ کو پھانسی کا حکم سنایا گیا ہے اور تقریباً دو ماہ رہ گئے ہیں۔ تمام مصباحی بہنوں سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں خدا تعالےٰ اپنے انکو پھانسی ہونے سے نجات بخشے۔ آمین (ایک مصباحی بہن معرفت شہاب الدین صاحب امیر جماعت مردان)

(۴) میری بہن عزیزہ مسعودہ شاہدہ عرصہ دو ڈھائی ماہ سے بعارضہ بخار و کھانسی بیمار ہے ابھی تک کوئی افاقہ نہیں ہوا صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور درویشانِ قادیان و دیگر احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے میری بہن کو شفا بخشے۔ آمین

(محمودہ رفعت محلہ دارالرحمت ربوہ)

(۵) جناب انسپکٹر صاحب بیت المال محمد شجاعت علی صاحب کی اہلیہ صاحبہ کچھ عرصہ سے بیمار چلی آتی ہیں دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ جلد سے جلد آرام دے۔ (ایک مصباحی بہن)

(۶) میرے چچا جان جناب مولوی عنایت اللہ صاحب جالندھری کو اللہ تعالےٰ نے ماہ نومبر میں دوسری بچی عطا فرمائی ہے۔ الحمد للہ۔ بہنیں دعا فرمائیں کہ بچی حقیقی رنگ میں خادمہ احمدیت ثابت ہو اور والدین کے لئے قرۃ العین۔ نیز اللہ تعالیٰ بچی کو لمبی عمر عطا فرمائے۔

آمین

امۃ اللہ خورشید

مدیرہ مصباح۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیڈ ایمبرائیڈری ورک
ڈالی

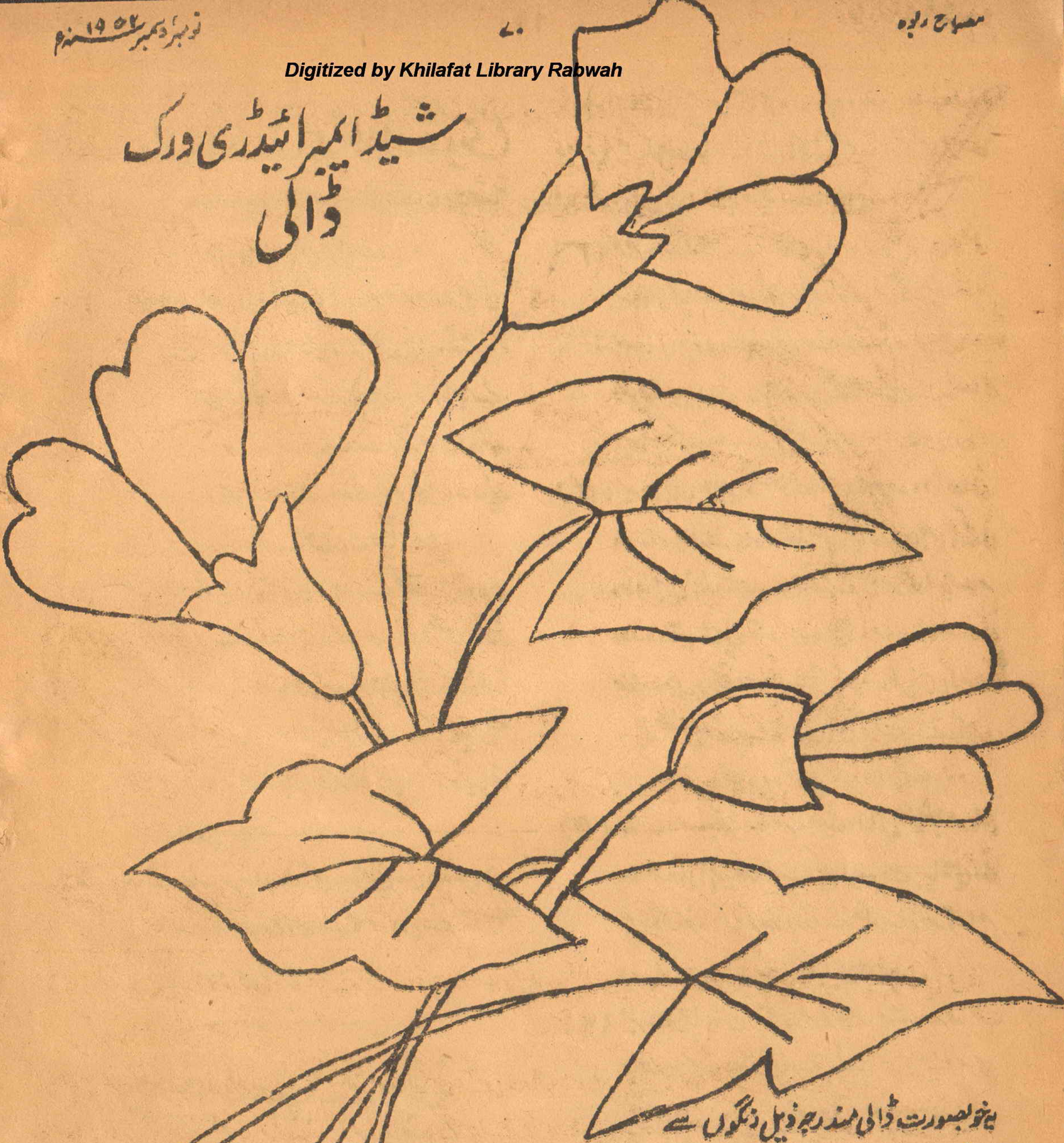

یہ خوبصورت ڈالی مندرجہ ذیل رنگوں سے تیار کریں:-

پتے .... سبز شیڈ دار

پھول .... قرمزی شیڈ

پھندی کا کلی .... سبز

ڈالی .... گہری سبز

اپلیک ورک میں بنائیں تو پتوں پر سبز کپڑا لگائیں اور نیں سبز تاگے سے کاڑھیں یا پھول حسب پسند کسی کپڑے سے بنائیں اور پھندی سبز کپڑے سے نیں کشیدہ کاری سے تیار کریں۔ (طریق ساخت اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپلیک ورک میں بنانے کا طریقہ۔

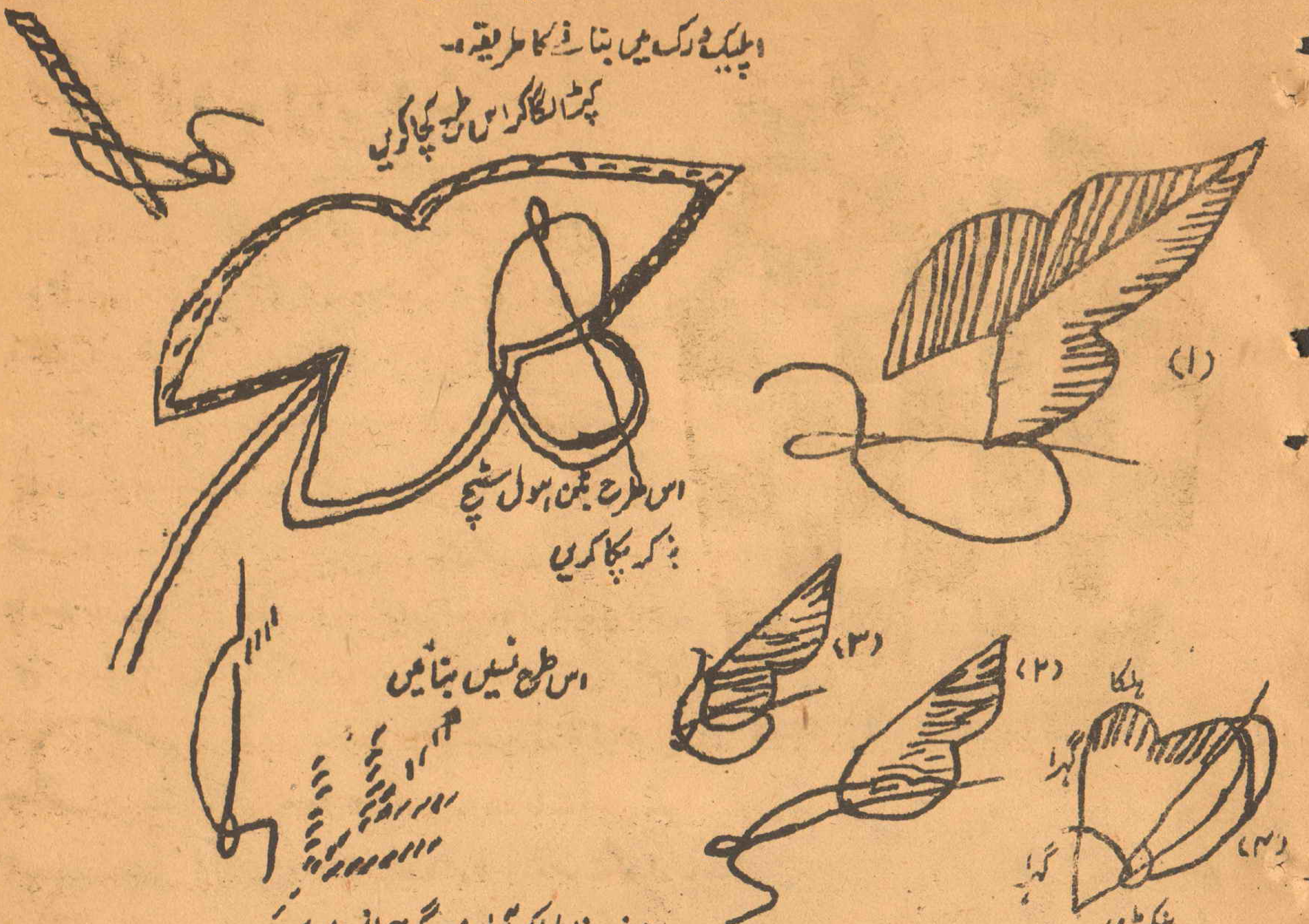

(غدیرہ فاطمہ اکبر آبادی۔ گوجرانوالہ)

مصباحی دستکار بہنوں سے چند گزارشات۔

(۱) مصباح میں دستکاری کے نمونے بھیجتے وقت دستکار بہنیں یہ بھی تحریر فرمائیں کہ نمونہ غیر مطبوعہ ہے۔ پیشتر ازیں کسی اور رسالہ کو نہیں بھیجا گیا۔

(۲) نمونہ کسی رسالہ یا کتاب سے نقل نہ ہو۔ اگر کسی انگلش رسالہ سے اخذ ہو تو ماخوذ کا حوالہ ضرور دیں۔

(۳) نمونہ کے ساتھ مفصل ترکیب اور نام و پتہ ضرور آنا چاہیئے۔ اگر رسالہ میں پتہ لکھنا منظور نہ ہو تو خط میں علیحدہ تحریر کر دیں۔

(۴) جواب طلب امور یا ناپسند نمونہ کی واپسی کیلئے ۱۰ کا لفافہ مع اپنے پوسٹل ایڈریس کے بھیجنا ضروری ہے۔

(۵) دستکاری کے نمونہ جات ۲۰ تاریخ سے قبل آجانے کی صورت میں دوسرے ماہ باری سے شائع ہو سکیں گے۔ ضروری نہیں کہ ڈیزائن وصول ہوتے ہی شائع ہو جائے۔

(۶) نقشہ کی صحت کی ذمہ داری مدیرہ پر عائد ہوتی ہے۔ چنانچہ جو پھول ادارہ کے قطعی فیصلہ کے مطابق ناقابل اشاعت ہوگا وہ واپس کیا جائے گا اور رسالہ کے معیار کو قائم رکھنے کے لئے خراب ڈیزائن کی صحت ضرور کی جائے گی۔

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوئیٹر کا ڈبہ دار نمونہ

یہ دو سے زائد رنگوں کا بھی بنایا جا سکتا ہے ذیل میں دیا ہوا مردانہ سوئیٹر کا نقشہ (کالا اور سفید) آپ کے سامنے ہے۔ اسلئے ترکیب بھی انہی رنگوں سے لکھ رہی ہوں۔.....

چار اونس کالی اور چار اونس سفید اون درکار ہوگی۔....

پہلے اون کے چار گولے کالے اور چار سفید لپیٹئے..... دو سلائیوں پر حسب ضرورت گھر اٹھا کر حسب پسند بارڈر بنتی شروع کریں.....

چار سلائیاں کالی اون سے اور چار سلائیاں سفید اون کی بنائی جائیں۔ حتیٰ کہ بارڈر ختم ہو جائے۔ اب تمام گھروں کو سات حصوں میں تقسیم کریں (مثلاً سوئیٹر کا خاکہ ۱۰۸ گھروں پہ شروع کیا گیا ہے بارڈر ختم کرتے ہی معاً چار گھر بڑھا لئے گئے ہیں۔ اب کُل ۱۱۲ گھر ہیں اور سات ڈبوں کے حساب میں تقسیم کئے گئے ہیں۔ ہر ڈبہ میں ۱۶ خانے رکھے گئے ہیں۔).... ہر ڈبہ کی اون کا دھاگا علیحدہ ہوگا.... سات گولے سات ڈبوں پہ یکدم شروع کئے جائیں گے۔ بنتی پلین ہوگی۔ (ایک سلائی سیدھی ایک الٹی) پہلی سلائی سیدھی ہوگی۔ پہلے ۱۶ گھر کالی اون سے بُن کر چھوڑ دیں۔ اب سفید دھاگہ لیں اور پچھلے بُنے ہوئے کالے ڈبہ کی اون سے بل دیکر ۱۶ گھر سفید اون سے بُنیں.... ۱۶ سفید بن کر اب پھر کالا دھاگا شروع کریں اور پچھلے بُنے ہوئے سفید دھاگا سے بل دیکر ۱۶ گھر بُن لیں۔ اسی طرح سات ڈبے ختم کریں۔ آخر میں بھی کالا ڈبہ آئے گا۔ ایسا کہ خاکہ سے عیاں ہے۔

اب دوسری سلائی الٹی بنیں۔ (یاد رہے کہ ہر نیا ڈبہ شروع کرنے سے پہلے دھاگوں کو آپس میں اس طرح × اکھٹا بل دے لیں..... ورنہ ڈبے آپس میں جڑیں گے نہیں۔ درمیان میں شگاف پڑ جائیں گے۔).... جب ڈبہ مربع شکل کا ہو جائے تو مکمل کر دیں۔ اور اب ڈبوں کی دوسری لائن کالے پر سفید اور سفید پر کالا رنگ شروع کرنا ہوگا...... ڈبہ بدلنے کے لئے دھاگے توڑنے نہیں بلکہ سارے گھر بغیر بُنے ہی دوسری سلائی پر اُتار لیں۔ اب کالے ڈبہ پر سفید رنگ شروع کرنے کے لئے آٹھواں گولہ جو ابھی بیکار پڑا ہوا تھا استعمال میں لائیں...... باقی ڈبوں پر خود بخود ترتیب وار دھاگے موجود ہونگے۔...... اور اسی طرح بنتی جائیں.... آخر میں کالے ڈبہ کا دھاگا باقی بچ رہے گا..... اسے توڑ ڈالئے یا ساتھ ہی لٹکا رہنے دیں..... جب ڈبوں کی تیسری قطار شروع ہوگی تو یہی دھاگا ساتھ اوپر کو لے جائیں..... اسی طرح جب آخری سفید ڈبہ کا دھاگا باقی بچے تو اُسے بھی ساتھ ہی رہنے دیا جائے۔ تاکہ اگلے اوپر کے ڈبہ میں بغیر توڑے ہی کام آئے... گلے اور کندھے کا بازو بھی کالی اور سفید دھاری ڈال کر بنا لیجئے۔.....

"ص۔م"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ :۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کر دے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۱۱۰۳۱ ۔ میں حمیدہ بیگم زوجہ عطاء اللہ صاحب قوم انجھا۔ پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن موضع ادرحمہ ڈاکخانہ بھاپڑہ ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۸/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں (۱) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ طلائی زیورات وزنی دس تولہ قیمتی اندازاً ایک ہزار روپیہ ۱۰۰۰/- اور حق مہر جو بذمہ شوہر محترم واجب الادا ہے ایک ہزار روپیہ ہے۔ لہذا کل جائداد کی مجموعی قیمت ۲۰۰۰/- دو ہزار بنتی ہے میں اسکے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان حال پاکستان ربوہ کرتی ہوں (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی (۳) اگر اسکے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان حال پاکستان ربوہ ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ۔ حمیدہ بیگم موصیہ مذکورہ سکنہ ادرحمہ۔ گواہ شد۔ رشیدہ بیگم ہمشیرہ موصیہ سکنہ ادرحمہ۔ گواہ شد۔ خدا بخش بقلم خود سیکرٹری وصایا ومال۔ گواہ شد۔ عبد المجید امیر جماعت احمدیہ ادرحمہ۔

نمبر ۱۲۰۳۳ ۔ میں نذیر بیگم زوجہ نذیر احمد قوم جٹ باوہ پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۲۰/۱۱ ڈاکخانہ چک ۱۱۰/۳۱ ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۸/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اسوقت حسب ذیل ہے (۱) حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ (۲) زیور طلائی ۷ تولہ اسکی قیمت ۷۰۰/- روپیہ ہے۔ کل میزان ۱۷۰۰/- روپیہ میں تمام کی ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع بھی کارپرداز کو دیتی رہونگی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اسکے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ تحریر کنندہ نذیر احمد بقلم خود۔ الامۃ۔ نذیر بیگم موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد۔ نذیر احمد خاوند موصیہ مذکورہ۔ گواہ شد۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۳۲۸۲ ۔ میں رحیم بخش ولد نذیر خاں قوم راجپوت پیشہ زمیندارہ عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن گھسیٹ پور ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ غیر منقولہ جائداد ۹ گھماؤں اراضی نہری واقع موضع بہلولپور ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب میں ہندوستان کے قبضہ میں ہے اسکے واپس ملنے یا بدلی ملنے پر میری یہ وصیت اس جائداد پر حاوی ہوگی جسکے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتا ہوں۔ فی الحال میرے پاس ایک عدد بھینس قیمتی مبلغ ۱۵۰/- روپے کی ہے جس پر میرا گذارہ ہے۔ آمد ماہوار مبلغ ۵ روپے ہو جاتی ہے۔ مذکورہ بھینس کی قیمت اور ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتا ہوں۔ میں تا زیست اپنی آمد اور جائداد کی وصیت کرتا ہوں۔ اسکے علاوہ جو جائداد میرے مرنے کے وقت ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ العبد۔ چوہدری رحیم بخش نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ بقلم خود سلطان علی امیر جماعت احمدیہ گھسیٹ پور چک ۶۹ گ ب۔ گواہ شد۔ چوہدری قائم الدین گھسیٹ پور چک ۶۹ گ ب۔

نمبر ۱۳۴۲۷ ۔ میں طاہرہ بیگم نگہت زوجہ عبد الرحمن ایم۔ اے قوم بٹ۔ پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی الٰہی پارک لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۸/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد مندرجہ ذیل ہے (۱) سونے کے کڑے ایک جوڑی وزنی ۷ تولہ ۱۰ ماشہ (۲) سونے کی انگوٹھیاں تین عدد وزنی ایک تولہ چار ماشہ (۳) سونے کے کانٹے دو جوڑی وزنی دو تولہ نو ماشہ۔ ان سب اشیاء کی قیمت تخمیناً ایک ہزار روپیہ ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علاوہ ازیں اپنا مہر مبلغ ایکہزار روپیہ میں نے اپنے خاوند سے وصول کر لیا ہوا ہے جسے خرچ کر چکی ہوں بلکہ ایک سو روپیہ قرض میرے ذمہ ہے جو اگر میری رقم سے منہا کر دیا جائیگا تو میری ملکیتی جائداد مبلغ -/۹۰۰ روپیہ رہ جاتی ہے۔ اسکے علاوہ مبلغ دس روپیہ ماہوار مجھے میرے خاوند سے بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں اپنی جائداد اور ماہوار آمد کے ⅑ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ آئندہ اگر اسکے علاوہ میری کوئی اور جائداد مرنے کے بعد ہوئی تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ۔ زہرہ بیگم نگہت الٰہی پارک مصری شاہ لاہور۔ گواہ شد۔ عبدالرحمن خاوند موصیہ الٰہی پارک لاہور۔ گواہ شد نظام الدین والد موصیہ پوران نگر سیالکوٹ شہر +

نمبر ۱۳۲۴۳ میں مسمات ہاجرہ بیگم احمدی زوجہ چوہدری دل محمد احمدی قوم گوجر پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۰ء ساکن طالب آباد ڈاکخانہ شریف آباد ضلع نواب شاہ صوبہ سندھ (پاکستان) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۴/۵۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اول یہ کہ میری موجودہ جائداد حق مہر مبلغ یکصد روپیہ ہے جو کہ تاحال میرے خاوند مسمی چوہدری دل محمد احمدی کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اور ایک جوڑی زیور بند اور چند عدد نقرئی ڈنڈیاں اور چند عدد نقرئی چوڑیوں پر مشتمل ہے۔ یہ بند اور ڈنڈیاں اور چوڑیاں بہت پرانی اور مستعمل ہیں اور انکی موجودہ قیمت کوئی مبلغ پچاس روپے ہے۔ دوم یہ کہ میں اپنی اس مذکورہ کل جائداد کے ⅑ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر میں اس جائداد میں سے کوئی رقم اپنی وصیت کے سلسلہ میں صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے خزانہ میں داخل کر کے اسکی رسید حاصل کر لوں تو میرے حساب میں میری وصیت کے کل مقررہ حصہ میں سے اس رقم کو منہا کر لیا جائے۔ سوم یہ کہ اگر میں اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کرونگی تو اسکے بارہ میں صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے نظام کے ماتحت جملہ کارپرداز مصالح قبرستان بہشتی مقبرہ ربوہ کو باقاعدہ مفصل اطلاع دونگی۔ اور اسپر بھی میری یہ وصیت باقاعدہ اور مکمل طور پر عائد اور حاوی ہوگی۔ اور اسکے مطابق اسکے ⅑ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ مالک ہوگی۔ الامۃ۔ ہاجرہ بیگم موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ دل محمد بقلم خود خاوند موصیہ۔ گواہ شد تاج الدین سیکرٹری مال جماعت احمدیہ طالب آباد۔

نمبر ۱۳۲۴۴ میں سکینہ بیگم زوجہ ڈاکٹر عبدالستار شاہ قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم ستمبر ۱۹۵۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ (۱) زیورات طلائی وزنی بیس تولے قیمت بازار ایکہزار پانچصد روپیہ۔ (۲) زیورات نقرئی اندازاً پنتالیس تولہ قیمت بازار یکصد تیس روپیہ۔ (۳) ایک عدد مستعمل سنگر سیونگ مشین قیمت دو صد بیس روپیہ (۴) حق مہر بقایا بذمہ خاوند تین صد روپیہ۔ میزان دو ہزار ایک سو پچاس روپیہ۔ میں اس کل جائداد مذکورہ بالا کا ⅑ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر جائداد ہوگی اسکے ⅑ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ:۔ دستخط سکینہ بیگم زوجہ ڈاکٹر عبدالستار شاہ ویٹرنری اسسٹنٹ چک ۲۱ جھنگ برانچ۔ گواہ شد۔ عبدالستار شاہ خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ ظہور احمد پسر موصیہ۔ گواہ شد۔ حکیم عبدالرحمن شاہ +

نمبر ۱۳۲۴۵ میں بشیراں بی بی زوجہ محمد علی قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن پنجگرائیں گھمناں ڈاکخانہ چھاڑہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۲/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر دو صد روپیہ جو کہ لے لیا ہوا ہے اور میرے پاس موجود ہے اسکے ⅑ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں یا مرنے پر ثابت ہو تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد۔ بشیراں بی بی زوجہ محمد علی۔ گواہ شد۔ محمد علی خاوند موصیہ۔ گواہ شد صوفی علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۳۲۴۶ محمد بشیر ولد چوہدری فقیر محمد صاحب مرحوم قوم جٹ وڑائچ پیشہ تجارت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۶/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت جو ہے وہ قادیان میں ہے جس کا پورا علم حضرت میاں بشیر احمد صاحب کو ہے۔ ایک مکان محلہ دارالفضل میں ہے دوسرا مکان محلہ دارالبرکات میں ہے۔ اندازاً ساٹھ کنال اراضی محلہ دارالانوار میں ہے سات کنال اراضی میگ ورکس جو سٹیشن کے پاس ہے اور کھارہ میں بھی ہے جس کا پورا پورا علم والد صاحب مرحوم کو تھا اور بھی ہے جو والدہ صاحبہ کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جائداد تھی۔ کچھ جائداد جس کا مجھے مکمل علم نہیں ہے حضرت میاں بشیر احمد صاحب کے نام ہے جو والد صاحب کی تھی اور چند کنال اراضی موضع شیخوپورہ ضلع گجرات میں ہے جس کی اور میں تفصیل ارسال کروں گا۔ جائداد مذکورہ بالا میں ہم پانچ بھائی چار ہمشیرہ اور والدہ صاحبہ بڑی چھوٹی بھی ہیں۔ جو جائداد مذکورہ بالا میں سے بحصہ شرعی میرے حصہ میں آئیگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اور ایک کنال اراضی ربوہ میں محلہ ص میں ہے جو میرے اکیلے ہی کی ہے اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت اور مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ میرا گذارہ تجارت پر ہے جو ششماہی -/۹۰۰ روپیہ آمدنی ہو جاتی ہے اور سالانہ -/۱۸۰۰ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ آمدنی غیر معین ہے آمدنی کی کمی بیشی کے مطابق ششماہی یا سالانہ حصہ آمد ادا کرتا رہونگا۔ میرے مرنیکے بعد کسی قسم کی بھی جس قدر جائداد ثابت ہو گی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہو گی۔ اور جو جائداد قادیان میں ہے اسکی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اور جو جائداد پاکستان میں ہے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہے یا ہو گی۔

نوٹ:- جو جائداد میری قادیان میں ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی اور جو پاکستان میں جائداد ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ المرقوم ۱۱ جون ۱۹۵۲ء
العبد۔ چوہدری بشیر محمد ولد چوہدری فقیر محمد صاحب مرحوم راولپنڈی۔ مکان ۳۶۴/۱۳ کالج روڈ معرفت شافی کیمسٹ اینڈ ڈرگسٹ۔
گواہ شد۔ چوہدری مبارک احمد ولد چوہدری کرنل نظام الدین صاحب راولپنڈی شہر۔ گواہ شد۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۳۴۶ ۔ محمد عمر انور ولد شیخ عمر الدین صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۳۹ سال پیدائشی احمدی ساکن حال سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۹/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارہ اسوقت تجارتی کاروبار پر ہے جس میں مجھے تقریباً ماہوار -/۲۰۰ روپے آمد ہے۔ لہذا میں اپنی موجودہ آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ضلع جھنگ (پاکستان) وصیت کرتا ہوں۔ میں ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ ہر ماہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ دیتا رہونگا۔ میرے مرنیکے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو گی تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ مالک ہو گی۔
العبد۔ محمد عمر انور بنگوی سرگودھا بلاک ۲ سرگودھا۔ گواہ شد محمود احمد ودود میڈیکل سٹور بلاک ۱۲ سرگودھا ۲/۹/۵۲۔ گواہ شد۔ شاد احمد بلاک ۲ سرگودھا مکان ۱۰۵۹۱ ۲/۹/۵۲۔

نمبر ۸۴۶۵ مسمی محمد علی ولد مستری جمال دین قوم بھٹی۔ پیشہ مزدوری عمر ۲۴ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن کھریپڑ ڈاکخانہ قصور ضلع لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۲/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اسوقت کوئی نہیں ہے صرف سالانہ آمدنی ہے جو قریباً -/۸۰ روپے سالانہ ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آمدنی کی کمی بیشی کے متعلق مجلس کارپرداز مصالح قبرستان بہشتی مقبرہ قادیان کو اطلاع دیتا رہونگا۔ آئندہ جو جائیداد اور پیدا کرونگا اسکی بھی اطلاع دیتا رہونگا اور میرے مرنے پر جس قدر جائداد اور ثابت ہو گی تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد۔ محمد علی ولد مستری جمال دین بھٹی ترکھان موضع کھریپڑ ضلع لاہور بقلم خود۔ گواہ شد۔ مولوی محمد اسحق سیکرٹری جماعت احمدیہ کھریپڑ بقلم خود۔ گواہ شد۔ چوہدری رشید احمد

نمبر ۱۰۹۸۲ شمس الدین ولد محمد بیربل قوم بلوچ پیشہ نوکری عمر ۲۹ برس پیدائشی احمدی ساکن کمال ڈیرہ ڈاکخانہ خود تحصیل کنڈیارہ ضلع نوابشاہ سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۶/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری دوسری کوئی جائداد نہیں صرف تنخواہ ماہوار پچاس روپیہ ملتا ہے جس پر میرا اور میرے اہل کا گذارہ ہوتا ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ میں اپنی پیدا کا ۱/۱۰ حصہ بیت المال میں ارسال کرتا رہونگا اور دوسرے کوئی جائداد ہوئی تو اسکا بھی دسواں حصہ ادا کرتا رہونگا۔ میرے مرنیکے وقت میری جو جائداد ثابت ہوگی اس پر بھی میری وصیت حاوی ہو گی۔ خاکسار شمس الدین احمدی
گواہی۔ میرے سامنے مسمی شمس الدین صاحب نے اپنے اوپر کی تحریر لکھی ہے۔ خاکسار حکیم محمد موسیٰ احمدی پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ کمال ڈیرہ (سندھ)۔ گواہ شد۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۱۰۷۷۱ ۔ غلام محمد ولد الٰہ الدین قوم بٹ راجپوت پیشہ زمیندارہ عمر ۲۶ برس ۔ تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن شمس آباد ڈاکخانہ پتوکی ضلع لاہور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۷-۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری جائداد کوئی نہیں ہے میرا گذارہ الاؤنس پر ہے جو کہ انجمن احمدیہ کیسٹر فنڈ سے مبلغ ۵۰/- روپے ملتے ہیں اسمیں سے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی اگر اسکے بعد میری اور کوئی جائداد ثابت ہو تو اسکی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی ۔ اور میرے مرنیکے بعد بھی جو جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی ۔ العبد ۔ غلام محمد بقلم خود حال مڈل سکول مہاراجکے ڈاکخانہ خاص تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ ۔ گواہ شد ۔ بشیر احمد مجاہد بقلم خود مڈل سکول مہاراجکے ڈاکخانہ خاص تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ ۔ گواہ شد ۔ صوبیدار عطاء اللہ خان بقلم خود مڈل سکول مہاراجکے تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ +

نمبر ۱۱۲۳۹ ۔ آمنہ بیگم بنت حکیم محمد قائم قوم قریشی صدیقی عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن لالہ موسیٰ ڈاکخانہ لالہ موسیٰ ضلع گجرات صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ ستمبر ۱۹۴۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے ۔ سونے کی ایک عدد وزنی ۶ ماشے ۔ کانٹے ۲ عدد وزنی ۸ ماشے ۔ انگشتری ایک عدد وزنی ۲ ماشے ۔ میزان ایک تولہ ۸ ماشے طلائی قیمت بحساب نرخ موجودہ ۱۵۲/- روپے ۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں ۔ اسکے سوا کوئی اور جائداد یا آمدن نہیں ۔ میرا گذارہ والدین کے سر پر ہے ۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی ۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کر دوں تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میری فوتیدگی کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ تاریخ ۶-۹-۴۸ ۔ الامۃ ۔ بقلم خود آمنہ بیگم ۔ گواہ شد ۔ حکیم محمد قائم قریشی صدیقی والد موصیہ امیر جماعت احمدیہ لالہ موسیٰ ۔ گواہ شد ۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا +

نمبر ۱۱۷۳۳ ۔ محمد لطف اللہ خان ولد راجہ محمد عبد اللہ صاحب قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ طالب علمی عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۳۳ جنوبی ڈاکخانہ چک ۳۳ جنوبی ضلع سرگودھا ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۹-۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرے والد صاحب بقید حیات ہیں اور اسوقت میری کوئی جائداد نہیں ہے میں طالب علم ہوں ۔ والد صاحب بزرگوار مجھے جیب خرچ کیلئے سالانہ تیس ۳۰/- روپیہ دیتے ہیں جسکے دسویں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ۔ کمی بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا ۔ تاحین زیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میرے مرنیکے وقت میری جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۔ العبد ۔ محمد لطف اللہ خان جنجوعہ عفی عنہ ولد راجہ محمد عبد اللہ صاحب ہیڈ ٹیچر چک ۳۳ جنوبی ضلع سرگودھا ۔ گواہ شد ۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال حلقہ سرگودھا ۔ گواہ شد ۔ بشیر اصغر قائد خدام الاحمدیہ چک ۳۳ جنوبی سرگودھا ۔

نمبر ۱۱۷۴۲ ۔ رحمت بی بی زوجہ چوہدری محمد عالم صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۱ء ساکن چک ۳۳ جنوبی ڈاکخانہ چک ۳۳ جنوبی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ اکتوبر ۱۹۴۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ (۱) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے ۔ حق مہر جو میرے خاوند محترم کے ذمہ واجب الادا ہے ۔ آپس کے سمجھوتہ پر مبلغ تین سو بیس ۳۲۰/- روپے ہے ۔ میں اسکے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی (۳) اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ہو اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۔ الامۃ ۔ نشان انگوٹھا رحمت بی بی زوجہ محمد عالم صاحب ۔ گواہ شد ۔ محمد عالم سیکرٹری مال خاوند موصیہ ۔ گواہ شد ۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال حلقہ سرگودھا +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۱۱۷۷۵ محمد شفیع ولد مولا بخش صاحب قوم جٹ پیشہ تجارت عمر ۱۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۳۳ جنوبی ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ اکتوبر سنہ ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اسوقت میری کوئی جائداد نہیں مشرقی پنجاب سے لٹ کر آئے ہیں میں نے معمولی سی تجارت شروع کر رکھی ہے جس سے اندازاً دس روپیہ ماہوار منافع ہوتا ہے لیکن آئندہ ترقی کی امید ہے تا زیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت پر جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد۔ محمد شفیع بقلم خود دوکاندار چک ۳۳ جنوبی ضلع سرگودھا۔ گواہ شد۔ محمد شجاعت علی موصی ۲۷۹۶ انسپکٹر بیت المال حلقہ سرگودھا۔ گواہ شد۔ محمد عالم سیکرٹری مال چک ۳۳ جنوبی ضلع سرگودھا۔ گواہ شد۔ بشیر اصغر قائد خدام الاحمدیہ چک ۳۳ جنوبی +

نمبر ۱۳۴۵۹ محمودہ سعدی زوجہ صلح الدین سعدی قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال۔ تاریخ بیعت محمودہ پیدائشی احمدی ساکن چٹاگانگ ڈاکخانہ چٹاگانگ ضلع چٹاگانگ صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۹/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ کلنٹھے تین جوڑی ۴ تولہ ۳ ماشہ۔ کنٹھی ایک عدد ۲ تولہ ۹ ماشہ۔ چوڑیاں آٹھ عدد ۶ تولہ۔ انگوٹھیاں ۲ عدد ۹ ماشہ۔ کل سونا قیمتاً (۱۳ تولہ ۹ ماشہ) اندازاً ۱۱۸۲/- روپیہ آٹھ آنہ ہے۔ حق مہر جو کہ ابھی میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے ۱۵۰۰/- روپیہ ہے۔ کل رقم ۲۶۸۲/- روپیہ آٹھ آنہ بنتی ہے۔ اسکے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں میرے مرنے کے بعد بھی جو میری جائداد اسکے علاوہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ محمودہ سعدی۔ گواہ شد صلح الدین سعدی ۳ اس کیکڑی روڈ چٹاگانگ ۱۳/۹/۵۲۔ گواہ شد۔ عبدالرحیم دودابو حال وارد چٹاگانگ ۱۳/۹/۵۲ +

نمبر ۱۳۴۶۸ محبوب علی ولد امیر علی صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۵۰ سال

بیعت سنہ ۱۹۲۰ء ساکن حال کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۰/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں اسوقت میری ماہوار آمد یکصد روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ادا کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد۔ محبوب علی معرفت لطف احمد طاہر دکن ٹیلرنگ ہاؤس بزنس روڈ کراچی۔ گواہ شد۔ محمد لطیف [illegible] بقلم خود۔ گواہ شد لطف احمد طاہر بقلم خود +

نمبر ۱۳۴۶۱ زینب عرف جیناں بیوہ چوہدری شیر محمد صاحب قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۶۲ سال بیعت سنہ ۱۹۱۵ء ساکن احمد نگر ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اسوقت میری جائداد منقولہ صرف یکصد روپیہ نقد ہے اور جائداد غیر منقولہ ۲½ ایکڑ زمین متروکہ پسرم متوفی سے ¼ حصہ کی شرعاً مالک ہوں۔ میں جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے پانچویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ جائداد منقولہ کا حصہ مبلغ ۲۰/- روپے نقد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر رہی ہوں۔ میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو اسکے ۱/۵ حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد۔ زینب عرف جیناں نشان انگوٹھا۔ گواہ شد ابوالعطاء جالندھری بقلم خود احمد نگر۔ گواہ شد۔ نظام الدین بقلم خود +

نمبر ۱۳۴۶۶ صادقہ قدسیہ زوجہ راجہ غلام حسین صاحب قوم ورک پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن بورے والا منڈی ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۶/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اسوقت پندرہ صد روپیہ (۱۵۰۰/-) بطور حق مہر ہے جو کہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اسکے دسویں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتی ہوں۔ میرے زیورات کی قیمت بھی مذکورہ رقم پندرہ صد روپیہ میں شامل ہے۔ الامۃ صادقہ قدسیہ زوجہ راجہ غلام حسین ایکسائز انسپکٹر بورے والا منڈی۔ گواہ شد۔ غلام حسین خاوند موصیہ [illegible] +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۱۳۴۶۶ - سید محمد عبداللہ شاہ ولد سید غلام محمد قوم سید
پیشہ ضعیف العمر بیکار عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۰۲ء ساکن حال چک جھمرہ
ضلع لائلپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ ۱/۵۲
حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد کوئی نہیں ہے اپنے بڑے بیٹے
کے پاس رہتا ہوں جو مجھے -/۵ روپے ماہوار دیتا ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت
بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں جو انشاء اللہ ماہ بماہ داخل خزانہ
کرتا رہونگا۔ اسکے علاوہ میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ
کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد۔ سید محمد عبداللہ بقلم خود
معرفت سید عبید اللہ شاہ جنرل مرچنٹ چک جھمرہ ضلع لائلپور۔ گواہ شد۔
سید عطاء اللہ نقشہ نویس ربوہ۔ گواہ شد حکیم عبدالرحمن شاہ حال ربوہ +

نمبر ۱۳۸۱ - عنایت اللہ ولد دیوان قوم ہان پیشہ موچی
عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن حال گرمولا چک ۱۶۹ ڈاکخانہ کوٹ
حیات خان ضلع شیخوپورہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ ش/۵
حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے
البتہ میں جوتیاں بنانے کا کام کرتا ہوں جو کہ اوسطاً ماہوار آمد
مبلغ -/۲۵ روپے ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا
ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو
دیتا رہونگا اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرے مرنے کے وقت جو جائداد
متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ
ہوگی۔ العبد۔ عنایت اللہ موصی سیکرٹری جماعت بقلم خود۔ گواہ شد
محمد اسمٰعیل کرٹیال باغانوالہ۔ گواہ شد۔ غلام محمد پریذیڈنٹ جماعت +

نمبر ۱۳۱۶۱ - سلمہ بی بی زوجہ ہدایت علی خان مرحوم اچھوت
پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ڈگری گھمناں ڈاکخانہ
جودھالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ
۳۱ ش/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔
حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/۵۰۰ روپیہ۔ نیز زیور میرے پاس کوئی نہیں اسکے
۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز اگر
کوئی جائداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہو یا اپنی زندگی میں پیدا کروں تو
یہ وصیت اسپر بھی حاوی ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد
خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں تو
ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی
الامۃ سلمہ بی بی بقلم خود۔ گواہ شد۔ ہدایت علی خاوند موصیہ۔ گواہ شد
ہدایت علی خاوند موصیہ بقلم خود +

نمبر ۱۳۴۰۱ - تاج الدین ولد شیخ امیر علی قوم شیخ پیشہ ملازمت
عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن حال حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ش/۵۲ حسب ذیل وصیت
کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ربوہ میں دو کنال زمین
واقع محلہ ج بلاک ۱/۶ قطعہ ۲/۱۰ ہے۔ اسمیں سے نصف اپنی بیٹی جمیلہ کو
دے چکا ہوں ایک کنال میری زمین باقی ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق
صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں لیکن میرا گذارہ اس جائداد پر
نہیں ہے میری ماہوار آمد یہ ہے جو -/۱۴۵ روپے جمع -/۴۰ نفی -/۱۲
یعنی -/۱۷۳ ماہوار ہے اس کا ۱/۱۰ تا زیست ادا کرتا رہونگا تنخواہ کی
کمی بیشی کی حالت میں چندہ تبدیل کر دیا جایا کریگا جو کہ ۱/۱۰ حصہ ہوا کریگا
دفتر کو اطلاع دیجایا کریگی۔ اسکے علاوہ جو جائداد بوقت موت میرے
قبضہ میں ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ العبد۔
تاج الدین اسٹیشن ماسٹر حافظ آباد۔ گواہ شد سلطان احمد انسپکٹر بیت المال
گواہ شد۔ ولایت شاہ انسپکٹر بیت المال +

نمبر ۱۳۴۴۹ - خاتم بی بی زوجہ جلال الدین قوم بھٹی پیشہ
زمیندارہ عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن چار کوٹ ڈاکخانہ راجوری
ضلع ریاسی حال رفیوجی کیمپ کالا جہلم۔ میری موجودہ جائداد زیورات
کوئی نہیں۔ حق مہر مبلغ یکصد روپیہ ہے جو کہ بذمہ خاوند ہے اسکے ۱/۱۰
حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر کوئی اور
جائداد میرے پاس کسی طرح آئی تو اس کا حصہ بھی انشاء اللہ اسی طرح ادا
کرونگی۔ اور میرے مرنے کے بعد جو جائداد ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن
احمدیہ ربوہ پاکستان وارث ہوگی۔ الامۃ۔ خاتم بی بی نشان انگوٹھا
کیمپ کالا بارک ۴۱/B بلاک ۱۔ گواہ شد۔ محمد حسین رفیوجی کیمپ کالا جہلم۔
گواہ شد۔ محمد ثناء اللہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کالا کیمپ۔

نمبر ۹۲۴۴ - نواب الدین ولد میاں محمد اسمٰعیل قوم ککروان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیشہ دکانداری عمرہ ۲ سال پیدائشی احمدی ساکن پیرکوٹ ڈاکخانہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۹/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد کوئی نہیں ہے صرف سالانہ حساب آمدنی یا ششماہی کا حساب دکان کا ہوتا ہے جس پر میرا گزارہ ہے۔ سالانہ آمدنی مبلغ -/۲۰۰ روپیہ ہوتی ہے جو غیر معین ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان حال پاکستان کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائداد پیدا کرونگا اسکی اطلاع دیتا رہوں گا۔ میرے مرنیکے بعد جس قدر جائداد ثابت ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد۔ نواب الدین پیرکوٹ ضلع گوجرانوالہ بقلم خود گواہ شد۔ حکیم محمد اسمٰعیل پریذیڈنٹ جماعت بقلم خود۔ گواہ شد۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا بقلم خود۔

نمبر ۱۰۷۰۱ جنت بی بی زوجہ عبدالرحیم قوم کمہار پیشہ خانہ داری عمرہ ۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قلعہ صوبہ سنگھ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۹/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد صرف ایک لونگ طلائی وزنی ۲ ماشے قیمت -/۲۵ روپے ہے اور حق مہر یکصد روپیہ بذمہ خاوند مذکور کے ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ میرے مرنیکے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہوگی تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ۔ جنت بی بی زوجہ عبدالرحیم نشان انگوٹھہ۔ گواہ شد۔ عبدالرحیم بقلم خود۔ گواہ شد۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا +

نمبر ۱۰۷۱۹ گلاب بی بی زوجہ مہرالدین قوم کمہار پیشہ خانہ داری عمر ۲ سال بیعت ۱۹۳۵ء ساکن حال قلعہ صوبہ سنگھ ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۹/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا حق مہر مبلغ یکصد روپیہ بذمہ میرے خاوند کے واجب الادا ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ میرے مرنیکے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہوگی تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی زیور کوئی نہیں ہے۔ الامۃ۔ گلاب بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ مہرالدین خاوند موصیہ نشان انگوٹھہ۔ گواہ شد۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا +

نمبر ۲۰۱۱ شریف احمد ولد قادر بخش قوم شیخ خوجہ پیشہ تجارت عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹ مومن ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں۔ اسوقت میں معمولی تجارت کر رہا ہوں یا والد صاحب کے ساتھ تجارتی کام سیکھ رہا ہوں اور مجھے جیب خرچ کیلئے پندرہ روپے ماہوار مل جاتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار یا سالانہ آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد۔ شریف احمد بقلم خود کوٹ مومن گواہ شد۔ شیخ مولا بخش پریذیڈنٹ جماعت کوٹ مومن۔ گواہ شد۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال +

نمبر ۳۴۷ محمد شریف خان ولد خان خواجہ محمد جان صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۶۶ سال بیعت ۱۹۳۲ء ساکن سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ یکم فروری ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ صرف -/۲۰ روپے بیس روپے ماہوار تنخواہ ہے اور کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں ہے لہذا -/۲۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر بعد وفات کوئی جائداد ثابت ہو تو اسکے ۱/۱۰ کا صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کا حق ہوگا۔ العبد۔ محمد شریف خان معرفت چوہدری عبدالکریم کلرک گورنمنٹ کالج سرگودھا۔ گواہ شد۔ عبدالکریم سیکرٹری مال سرگودھا۔ گواہ شد۔ محمد ابراہیم وینس بیک ۴۲ جنوبی سرگودھا +

نمبر ۱۲۸۰۷ خواجہ محمد اسمٰعیل ولد خواجہ محمد رمضان صاحب قوم کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ یکم ستمبر ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری منقولہ یا غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں اگر میری وفات کے بعد کوئی جائداد ثابت ہو تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری ماہوار آمد -/۹۴ روپے ہے جسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور اقرار کرتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوں کہ ماہ بماہ اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کو صدر انجمن احمدیہ پاکستان معرفت انجمن احمدیہ کراچی جمع کراتا رہونگا۔ العبد خواجہ محمد اسمٰعیل ڈرافٹ مین پی ڈبلیو ڈی بلاک نمبر ۵۰ نزد چیف کورٹ کراچی۔ گواہ شد عبدالوہاب سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔ گواہ شد نصیر احمد ناگپوری کراچی +

نمبر ۱۲۹۶۴ میں محمد ابراہیم نجار ولد اللہ دتہ قوم نجار پیشہ دوکان عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن دیونا ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم اگست ۱۹۵۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ جائیداد منقولہ یکصد روپیہ کا سامان لکڑی عمارتی و سوختنی ہے۔ میری آمد ماہوار اسوقت اوسطاً ۶۰/- روپیہ ہے۔ جائیداد غیر منقولہ زمین جدی والد صاحب مد عمرہ کے نام ۵ بیگھہ ہے۔ چار بھائیوں کو جب والد صاحب بانٹینگے تو ایک بیگھہ ایک کنال میرے حصہ میں آئیگی جسکی قیمت اندازاً ۷۵/- روپیہ فی کنال کے حساب سے ۲۷۵/- روپے ہوتی ہے۔ ایک دوکان کا ۱/۴ حصہ قیمتی ۳۰/- روپے میری خود پیدا کردہ ہے۔ ہماری دوکان میرے ہی نام پر ہے لیکن میں اپنے تین بھائیوں کو دوکان کا ۳/۴ حصہ دے چکا ہوں۔ میں جائیداد منقولہ کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ میں جائیداد غیر منقولہ جدی جب میرے قبضہ میں آئے تو اسکی بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور دوکان واقع دیونا جرہ کی ۱/۴ اپنے حصہ کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میری آمد ماہوار اوسطاً ۶۰/- روپے ہے اسکی بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میری وفات پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد محمد ابراہیم بقلم خود سکنہ دیونا حال دار ربوہ محلہ دار الرحمت۔ گواہ شد سید صادق علی سیکرٹری مال محلہ دار الرحمت ربوہ۔ گواہ شد سید محمود علی پسر سید صادق علی ربوہ +

نمبر ۱۲۹۱۱ میں کہ عبد الرؤف بی۔ اے ولد بابو فضل کریم قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن لوہہ پیراں ڈاکخانہ سیالکوٹ شہر ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ اگست ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ ایک عدد مکان قیمتی ۴۰۰۰/- چار ہزار روپیہ واقع لوہہ پیراں سیالکوٹ شہر ہے۔ آمد تنخواہ مبلغ یکصد روپیہ ماہوار ہے۔ اس جائیداد اور آمد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہوئی تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ فقط بقلم خود عبد الرؤف بی۔ اے احمدی سیکنڈ ماسٹر ڈی بی ہائی سکول چونڈہ سیالکوٹ۔ گواہ شد محمود احمد مبلغ دیہاتی چونڈہ۔ گواہ شد عبد اللہ ریٹائرڈ انسپکٹر چونگی شہر سیالکوٹ بقلم خود حال چونڈہ ۸/۵/۱۸ +

نمبر ۱۲۹۹۶ میں کہ عطاء محمد ولد رحیم بخش صاحب قوم جنجوعہ پیشہ زمیندار تھا مگر اب بیکار ہوں عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت جولائی ۱۹۳۹ء ساکن چارکوٹ ریاست جموں حال چک جمال ڈاکخانہ خاص ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۳/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

نام اشیاء	قیمت	نام اشیاء	قیمت
کمبل دو عدد	۸-۰-۰	چارپائی	۴-۰-۰
لوئی "	۶-۰-۰	دری	۶-۰-۰
قمیض دھوتی	۱۰-۰-۰	برساتی	۱۰-۰-۰
عینک	۱۵-۰-۰	بالٹی	۲-۸-۰
نقد	۱۰-۰-۰	لوٹا	۲-۰-۰
صندوقچی	۲-۰-۰	دیگچہ	۲-۸-۰
بوٹ دو عدد	۱۶-۰-۰	گلاس	۱-۰-۰
کوٹ دو عدد	۱۶-۰-۰	تھالی دو عدد	۴-۰-۰
سویٹر "	۸-۰-۰	پیالہ ۱ عدد	۱-۰-۰

میزان ۱۲۴-۰-۰

میری اسوقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے اور منقولہ جائیداد کی تفصیل اوپر کر دی ہے۔ پس میں مندرجہ بالا منقولہ جائیداد کی کل قیمت کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت ادا کرتا رہونگا اور وقتاً فوقتاً مجلس کارپرداز کو اطلاع دیتا رہونگا۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد ثابت ہو تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد عطاء محمد قوم جنجوعہ سکنہ چارکوٹ ریاست جموں حال کیمپ کالا ضلع جہلم۔ گواہ شد صوفی احمد اللہ صاحب ولد حسن علی قوم گکھڑ کالا کیمپ ضلع جہلم۔ گواہ شد بقلم خود محمد ثناء اللہ احمدی ... کالا ... ضلع جہلم +

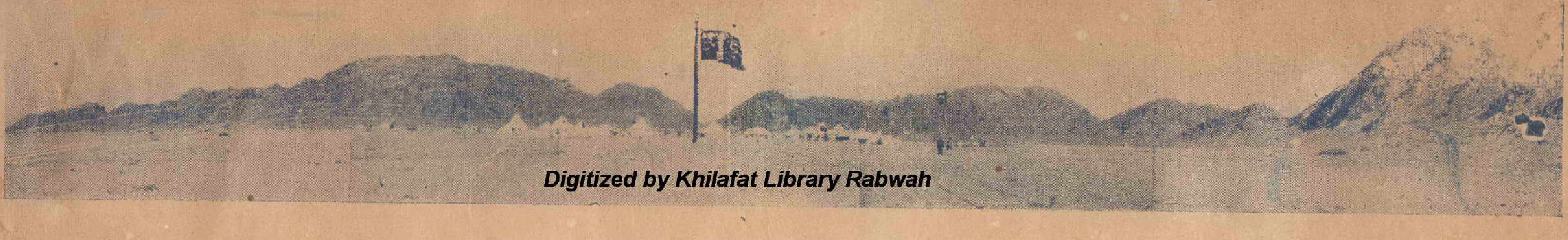

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۴۸ء کا ایک منظر جبکہ آبادی خیموں کی صورت میں شروع ہوئی اور اب خیموں کی جگہ خوبصورت اور وسیع شہر نے لے لی ہے۔
نچلی دو تصاویر میں ملاحظہ فرمائیں -

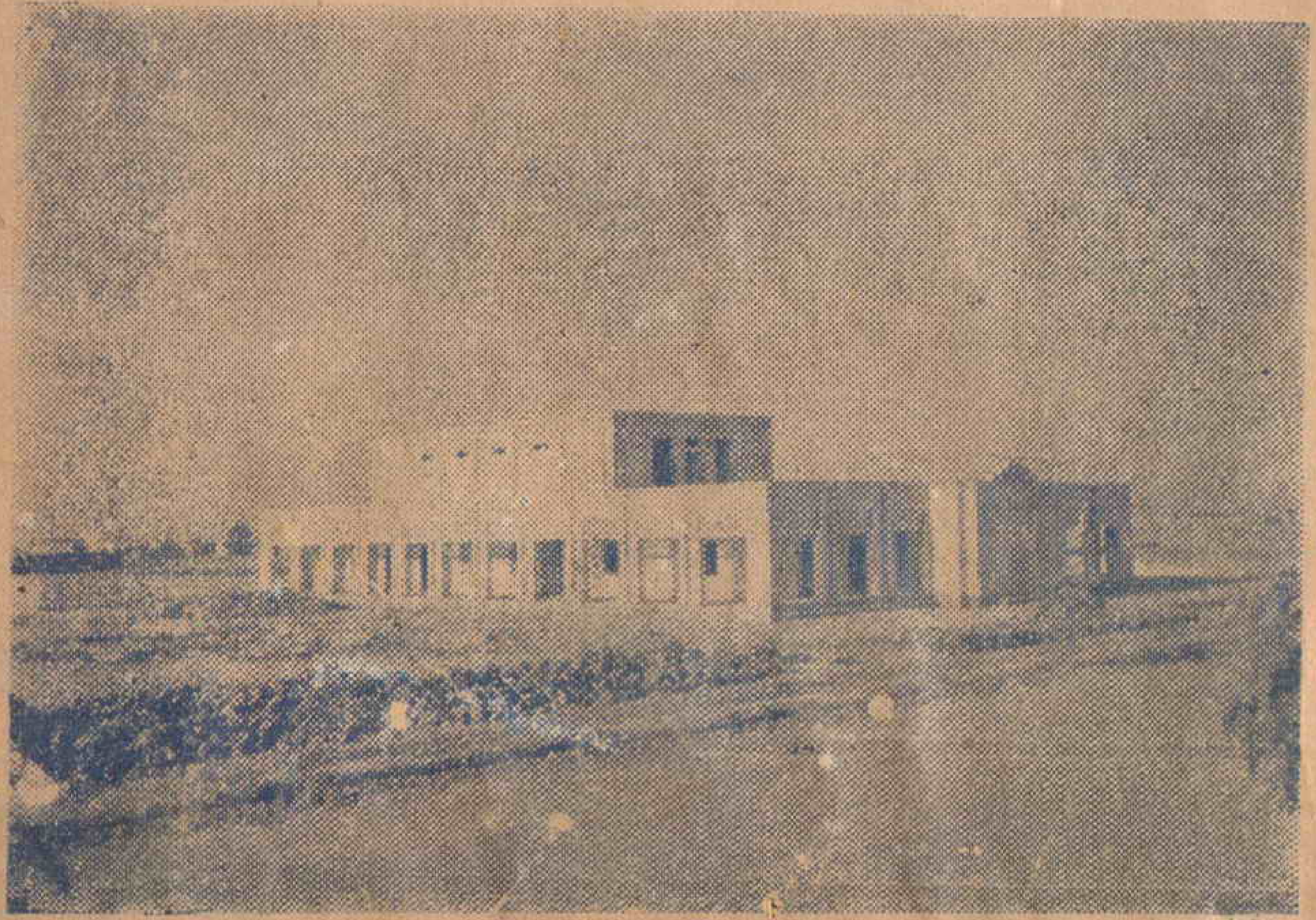

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے دفتر کی خوبصورت وسیع عمارت
جس میں ایک بڑا ہال ہے - ہال کی چھت اوپر نظر
آرہی ہے [illegible] وقت مصباح اسی عمارت [illegible] ہے - [illegible] کے

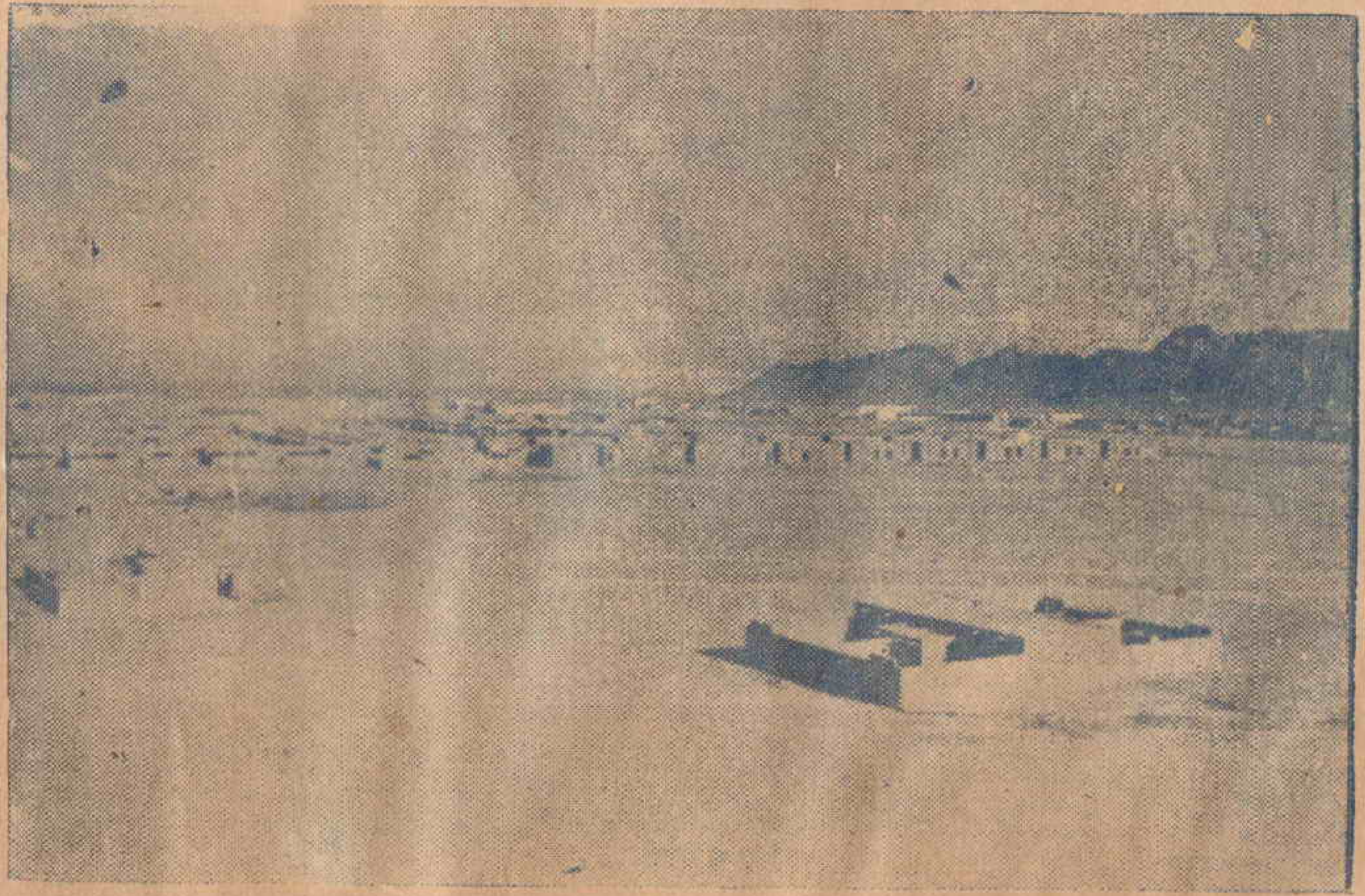

ربوہ ۵۱ء کا ایک منظر- کچے مکانوں کی جگہ پختہ مکانوں نے
لے لی ہے - سامنے تحریک جدید کے پختہ کوارٹرز کی لائن ہے